GOVERNMENT OF TAMILNADU

اُردو

برائے نویں جماعت

URDU READER
Standard 9

Department Of School Education

Untouchability is Inhuman and a Crime

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:35 PM

Government of Tamil Nadu

First Edition - 2018

Revised Edition - 2019

Reprint - 2020, 2021, 2022, 2023, 2024

(Published under New Syllabus)

Content Creation

State Council of Educational Research and Training

© SCERT 2018

Printing & Publishing

Tamil NaduTextbook and Educational Services Corporation

www.textbooksonline.tn.nic.in

9 page 2
Tuesday, February 05, 2019 9:43:10 PM

پیش لفظ

تعلیم کا مقصد نہ صرف علم کا حصول ہے، بلکہ طلبہ کے مستقبل کے خواب کو سچ کر دکھانے کی پہلی منزل بھی ہے۔نصابی کتابیں نہ صرف طلبہ کی رہ نمائی کرتی ہیں، بلکہ اگلی نسل کے لئے بھی ایک مشعل راہ ثابت ہوئی ہیں۔اس کتاب میں والدین، اساتذہ اور طلبہ کے ذہنی خاکوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ درج ذیل مقاصد کی تکمیل کی ایک بہتر کوشش بھی کی گئی ہے۔

اسباق کو رَٹنے کے بجائے تخلیقی راہ بتانا۔

- اردو زبان وادب، نظم، نثر، قواعد اور ان کی لسانی بنیادوں کو بچوں کے ذہنوں میں پیوست کرنا۔
- سائنسی نقطۂ نظر سے تدریس - اس طریقے سے طلباء میں خود اعتمادی پیدا کرنا
- طلباء کے ذہنوں کی گرہوں کو کھولنا اور ان کے مستقبل کو روشن، کامیاب اور تابناک بنانا۔
- حصول علم کے دوران انہیں محدود نگاہ کے نظریہ سے ہٹا کر وسیع النظری کی طرف لے جانا۔
- امتحانوں میں ناکامی کے خوف سے پیدا ہونے والی احساس کمتری کو دور کر کے تعلیم کے عمل کو آسان تر بنانا۔

یہ کتاب کو جدّت پسندی، گہرے فہم اور طالب علموں کی نفسیات کے مطابق تشکیل دی گئی ہے۔

امید قوی ہے کہ یہ مرتب کردہ کتاب آپ کو علم وادب کی ایک نئی دنیا میں لے جائے گی۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:36 PM

قومی ترانہ

جن گن من ادھنا یک جئے ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اتکل ونگا
وندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اچ چھل جل دھی ترنگا
توا شبھ نامے جاگے
توا شبھ آشش ماگے
گاہے توا جئے گاتا
جن گن من گل دایک جے ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جے ہے جے ہے جے ہے
جے جے جے جے ہے

رابندرناتھ ٹیگور

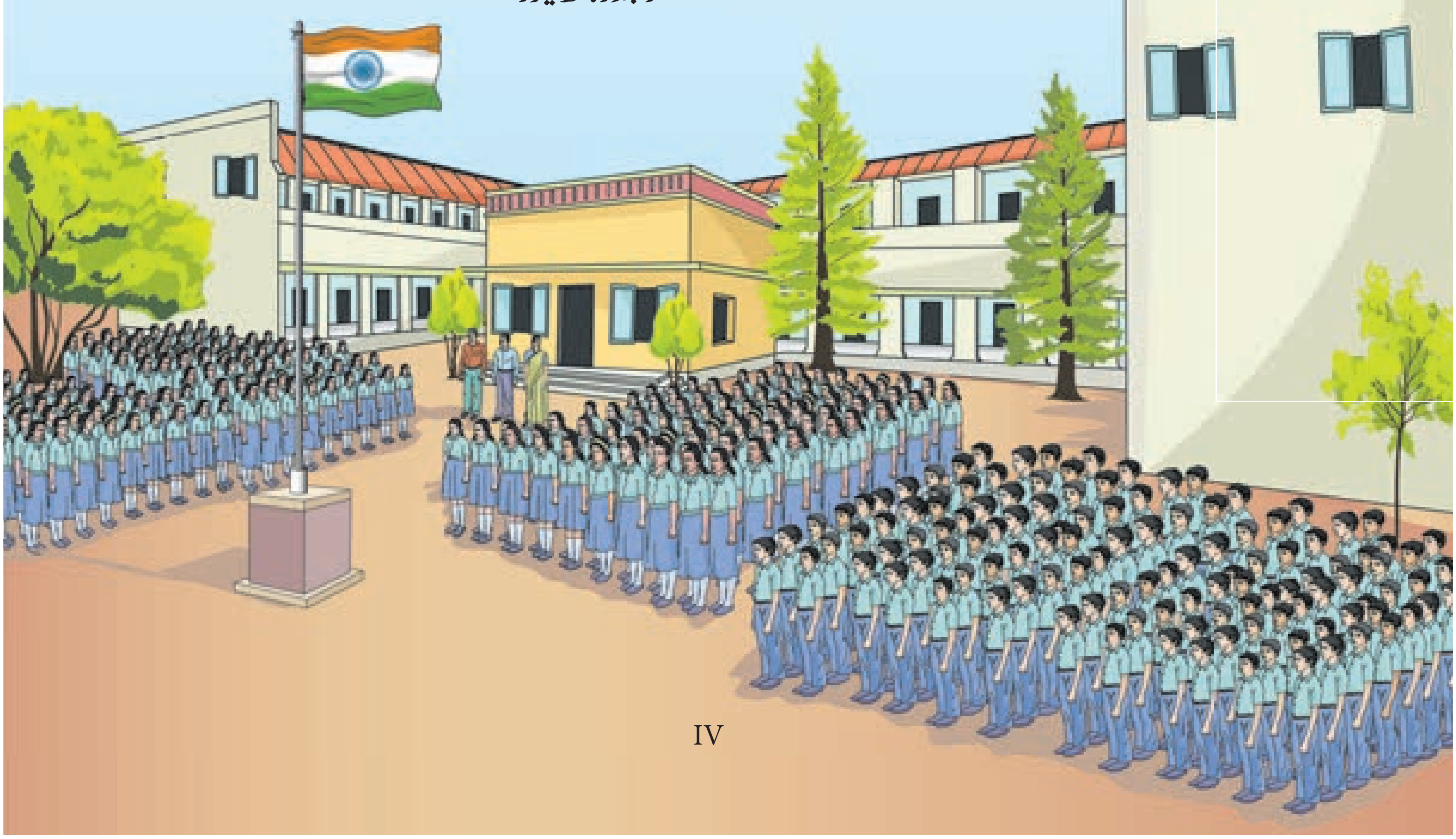

11th Std Telugu Reader Page I - III.indd 3 10-03-2021 14:40:58

تمل زبان کی عظمت

(ترجمہ)

حسینۂ زمین، پرجوش سمندر کو اوڑھے ہوئے ہے۔ خطۂ بھارت، اس حسینہ کا دمکتا ہوا چہرہ ہے۔ علاقۂ دکن اس چہرے کی پروقار ہلال نما پیشانی ہے، جس پر دراوڑ کا مہکتا ہوا تلک لگا ہوا ہے۔

اے قابلِ فخر دوشیزہ تمل! اے دوشیزہ تمل!

تو ہی اس تلک کی خوشبو ہے، جس سے سارا جہاں لطف اندوز ہو رہا ہے۔ دنیا کا چپہ چپہ تیری مہکتی خوبیوں سے معطر ہو رہا ہے۔

ہم تیری پرشکوہ، سدابہار جوانی کے جوہر پہ حیراں، بےخودی کے عالم میں تیری عظمت کے گیت گاتے ہیں۔

اے دوشیزہ تمل زندہ باد! پائندہ باد!

پے۔ سندرم پلّے منون منیم　　　　مترجم : سجاد بخاری

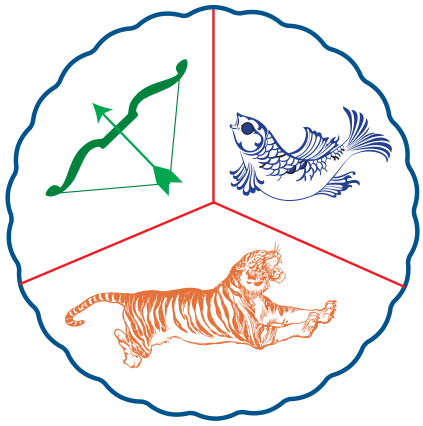

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:38 PM

قومی یکجہتی کا اقرار

''اقرار کرتا ہوں کہ میں ملک عزیز کو متحد رکھنے، اس کی سالمیت کو برقرار رکھنے اور اسے مضبوط بنانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا''۔

''یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں تشدد کا کبھی ساتھ نہیں دوں گا، ہر قسم کی مذہبی، لسانی، علاقائی، سیاسی اور اقتصادی اختلافات کو پرُ امن اور دستوری طریقہ سے حل کرنے کی کوشش کروں گا''۔

اقرار نامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔ سارے ہندوستانی میرے بھائی بہن ہیں۔ مجھے اپنے وطن سے محبت ہے۔ اور میں اس کے بھرپور اور گوناگوں ورثے پر نازاں ہوں۔ میں ہمیشہ اس کا اہل بننے میں کوشاں رہوں گا۔ میں اپنے ماں باپ، اساتذہ اور بزرگوں کا احترام کروں گا اور ہر ایک سے اخلاق کے ساتھ پیش آؤں گا۔ میں اپنے وطن اور اس کے باشندوں کے لئے جاں نثاری کا اقرار کرتا ہوں۔ انہیں کی خوش حالی اور فراغت میں میری مسرت پوشیدہ ہے۔

چھوت چھات ایک غیر انسانی فعل اور جرم ہے

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:39 PM

اس کتاب کا طریقہ استعمال

حصہ نظم

حصہ نظم کا مطالعہ کرنے، نظم سے متعلق دلچسپی پیدا کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔

سیکھنے کے مقاصد

اس سے طلباء کے اندر سیکھنے کی صلاحیتیں اجاگر ہوں گی

نصابی کتاب

علم کے شمع کی لو کو طلباء کے اندر جلانے کے لئے نصابی کتاب کا یہ مواد فراہم کیا گیا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

درس و تدریس کے عمل میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ''کیا تم جانتے ہو'' جیسے عنوانات دئے گئے ہیں

سوالات (محاسبہ)

مختلف سطح کے طلباء کو مدنظر رکھ کر تیار کئے گئے ہیں۔

شاعر یا مضمون نگار کا تعارف کیا گیا ہے تاکہ طلباء کے اندر ان سے متعلق معلومات حاصل کرنے کا ذوق بیدار ہو۔

قواعد

اردو زبان کے بنیادی قواعد کو جاننے کے لئے قواعد دئے گئے ہیں۔

حاصل کلام/حاصل مطالعہ

نظم یا نثر میں جو کچھ سیکھا ہے اس کو سمجھ کر اس کا ما حصل لینا۔

ڈھونڈیے اور تلاش کیجیے

درس و تدریس کے دوران انٹرنٹ اور دیگر الکٹرانک آلات کی مدد لینا۔

لسانی سرگرمیاں:

تلاش کیجیے اور جانئے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:40 PM

فہرست مضامین

اکائی	حصہ	عنوان	مصنف	صفحہ
اکائی I	حصہ نظم	حمد باری تعالیٰ	نعیمہ پرویز	1
	حصہ نثر	حضرت عبداللہ ابن عباسؓ-ایک عظیم مفسّرِ قرآن	حافظ ابرار الحق	5
	حصہ غزل	غزل	مرزا محمد رفیع سوداؔ	11
	سرسری مطالعہ	تنہا پیڑ	اکبر زاہد	16
	قواعد	حروف اور اسکی قسمیں		23
اکائی II	حصہ نظم	شہزادی تاج الملوک کی پیدائش (مثنوی)	پنڈت دیا شنکر نسیمؔ	28
	حصہ نثر	آخری گلاب	ماخوذ	33
	حصہ غزل	غزل	کاظمؔ نائطی	39
	سرسری مطالعہ	مرحوم کی یاد میں	پطرس بخاری	42
	قواعد	حروف کی بعض قسمیں		51
اکائی III	حصہ نظم	رباعیات	خواجہ میر دردؔ، خواجہ الطاف حسین حالیؔ، میر انیسؔ، اکبرؔ الہ آبادی	53
	حصہ نثر	جدید آلات کی روشنی میں انسانی ترقی کا آٹھ جہتی سفر	ٹمل سے ترجمہ: سید مسعود احمد	56
	حصہ غزل	غزل	باشاہ خان افضلؔ	64
	سرسری مطالعہ	جیسی نیت ویسی مراد	عبدالمالک مجاہد	67
	قواعد	جملے کی تعریف اور اس کی قسمیں		71
اکائی IV	حصہ نظم	نعت	حامدؔ باقوی	74
	حصہ نثر	ایثار اور اس کا پھل	محمد جاوید اکرم	79
	حصہ غزل	غزل	جگرؔ مرادآبادی	85
	سرسری مطالعہ	بہادر لڑکے	عماد سہروردی	89
	قواعد	مرکب جملے اور اس کی قسمیں		91

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:40 PM

فہرست مضامین

	حصہ نظم	خوشامد	نظیر اکبر آبادی	92
اکائی V	حصہ نثر	بندرگاہ اور تجارتی مراکز	ٹمل سے ترجمہ: سید مسعود احمد	96
	حصہ غزل	غزل	نیآز وانم باڑی	102
	سرسری مطالعہ	اللہ دے بندہ لے	رضیہ ظہیر سجّاد	105
	قواعد	مرکب جملے اور اس کی قسمیں، صفت		107
	حصہ نظم	مرثیہ	میر انیؔس	112
اکائی VI	حصہ نثر	ہندوستانی فوج میں تمل ناڈو کا حصہ	خطیب انور باشاہ	117
	حصہ غزل	غزل	خطیب قادر بادشآہ، وانم باڑی	124
	سرسری مطالعہ	کامیاب آدمی	رفعت آصفی	128
	قواعد	مرکب جملوں کی قسمیں		132
	حصہ نظم	مٹی	الطاف حسین شادآب بے دھڑک	135
اکائی VII	حصہ نثر	شخصیت - پریار کے عمدہ خیالات	ٹمل سے ترجمہ: سید مسعود احمد	139
	حصہ غزل	غزل	نوآز آمبوری	144
	سرسری مطالعہ	دل ناداں	امیر الضیاء	148
	قواعد	صفت کی تعریف اور اس کی قسمیں		153
	حصہ نظم	قصیدہ درمدح عالم گیر ثانی	مرزا محمد رفیع سوؔدا	155
اکائی VIII	حصہ نثر	پچھتاوا - ڈراما	کے۔ فرحت جبین	160
	حصہ غزل	غزل	امیؔر مینائی	167
	سرسری مطالعہ	وراثت کسے ملے؟	خطیب نادرہ بیگم	170
	قواعد	کلام بلا واسطہ اور کلام بالواسطہ		173

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:41 PM

زبانی یاد کرنے کی نظمیں

سہ ماہی امتحان تک

حمد

رباعیات حالؔی، اکبرؔ الہ آبادی

ششماہی امتحان تک

غزل جگرؔ مرادآبادی

سالانہ امتحان تک

غزل نوازؔ آمبوری

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:41 PM

اکائی 1

حصہ نظم

حمد

نعیمہ پرویز

سیکھنے کے مقاصد

- طلبا کو اردو شاعری کے اصناف سے روشناس کرانا۔
- طلبا میں بارگاہ رب العزت کی حمد و ثنا پیش کرنے کی طرف رغبت دلانا۔
- مدح و ثنا بیان کرنے کا طرز و طریقہ سکھانا۔
- خدا کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا ذوق و شوق پیدا کرنا۔

حمد کی تعریف

حمد اصناف سخن کی ایک مشہور قسم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی مدح و ثنا کے ساتھ اس کی عظمت اور برکتوں کا ذکر ہوتا ہے۔ اور آخر میں اللہ تعالیٰ سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا مانگی جاتی ہے۔

شاعرہ کا تعارف

محترمہ نعیمہ پرویز صاحبہ 25 مئی 1944 کو صوبہ ٹمل ناڈو کے ایک علمی شہر وانمباڑی میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا تعلق ایک معزز و علم پرور خاندان سے ہے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ادیب کامل، مدراس یونیورسٹی سے ادیب فاضل اور میسور یونیورسٹی سے ایم اے اردو کی ڈگری مکمل کرنے کے بعد پنڈت ٹریننگ کا کورس مکمل کیں بچپن ہی سے علمی ذوق رکھتی تھیں۔ چودہ برس کی عمر ہی میں انھوں نے اپنی چھوٹی بہن کے انتقال پر مرثیہ لکھا۔ وہیں سے باقاعدہ اپنی شاعری کا آغاز کیا۔ 1971 میں آپ اسلامیہ گرلز ہائر سکنڈری اسکول میں بطور اردو معلّمہ خدمات انجام دیتی رہیں۔ 31 سال مکمل خدمات کے بعد 2002 میں وہ وظیفہ یاب ہوئیں۔ آپ اختر نجمی اختؔر حیدرآبادی سے اپنی غزلوں کی اصلاح لیتی تھیں۔ آپ غالؔب اور علامہ اقبالؔ سے بہت متاثر ہیں۔ غزلیں، نظمیں، قطعات وغیرہ کئی اصناف سخن پر آپ طبع آزمائی کرتی ہیں۔ چند افسانے بھی لکھے ہیں۔ آپ کے کلام کا شعری مجموعہ 'بیاض نعیمہ پرویز' منظر عام پر آ چکا ہے۔ ٹملناڈو صوبہ کی پہلی صاحب دیوان شاعرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:42 PM

میرے معبود ترا ذکر کئی بار کروں
تیری توحید کا جی بھر کے میں اقرار کروں
چاند سورج کو ستاروں کو ضیابخشی ہے
درد بخشا ہے دلوں کو بھی دوا بخشی ہے
کاش موسیؑ کی طرح میں ترادیدار کروں
میرے معبود ترا ذکر کئی بار کروں

دشت وصحرا میں بیاباں میں ترا جلوہ ہے
گلستانوں میں خیاباں میں ترا جلوہ ہے
ترے جلوؤں کا زمانے کو پرستار کروں
میرے معبود ترا ذکر کئی بار کروں

توہے یکتائے زمانہ یہ ہے ہستی تیری
لامکاں تیرا، مکاں تیرا، یہ بستی تیری
میری ہمت کہاں، ظاہر ترے اسرار کروں
میرے معبود ترا ذکر کئی بار کروں

حاصل کلام

اس حمد سے ہمیں خدا کی واحدانیت کا پتہ چلتا ہے اور عبادت کے لائق خدائے واحد ہی ہے اس کا یقین ہوتا ہے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:42 PM

معنی و اشارے

معبود ـ عبادت کے لائق، بہ معنی خدا
ذکر کرنا ـ یاد کرنا
توحید ـ خدا کے ایک ہونے کا اقرار
جی بھر کے ـ دل کے اطمینان کے ساتھ
اقرار ـ وعدہ
ضیاء ـ روشنی، چمک
بخشنا ـ دینا، عطا کرنا
کاش ـ افسوس
دیدار کرنا ـ دیکھنا، نظارہ کرنا
دشت ـ جنگل
صحرا ـ میدان
بیابان ـ گھنا جنگل
گلستان ـ پھولوں کا باغ
پرستار کرنا ـ پوجا کرنا
یکتا ـ اکیلا
ہستی ـ شخصیت
لا ـ نہیں
لامکاں ـ کوئی ٹھکانہ نہیں
ٹھکانہ ـ گھر
بستی ـ شہر
ظاہر ـ دکھاوا، نظر میں آنا
اسرار ـ راز، چھپی ہوئی حقیقت

100
95
75
25
5
0
9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:42 PM

I۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے :

1۔ میرے معبود .... بار کروں

2۔ .... میں اقرار کروں

3۔ .... میں ترا دیدار کروں

4۔ لامکاں تیرا .... تیری

5۔ .... اسرار کروں

II۔ ان مصرعوں کی تشریح کیجئے :

1۔ چاند سورج کو ستاروں کو ضیاء بخشی ہے ۔ درد بخشا ہے دلوں کو بھی دوا بخشی ہے

2۔ گلستانوں میں خیاباں میں ترا جلوہ ہے ۔ تیرے جلوؤں کا زمانے کو پرستار کروں

3۔ تو ہے یکتائے زمانہ یہ ہے ہستی تیری ۔ لامکاں تیرا، مکاں تیرا، یہ بستی تیری

III۔ الفاظ کے معنی بتائیے :

توحید، اقرار، ضیاء، دیدار، دشت، صحرا، بیاباں، گلستان، خیاباں، جلوہ، پرستار، اسرار

IV۔ درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجئے

1۔ شاعر کس کا ذکر بار بار کرنے کی تمنا کرتا ہے؟

2۔ کون عبادت کے لائق ہے؟ کس کی توحید کا اقرار ضروری ہے؟

3۔ ضیاء خدا کی طرف سے کس کس کو ملی ہے؟

4۔ درد اور دوا دینے کی ذات کونسی ہے؟

5۔ خدا کا جلوہ کہاں کہاں نظر آتا ہے؟

6۔ یکتائے زمانہ، مکین و لامکان کون ہے؟

7۔ کون راز کو ظاہر کرنے کی ہمت اور طاقت نہیں رکھتا ہے؟

V۔ مفصّل جواب دیجئے۔

1۔ اس حمد میں خدا کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے کن کن صفات کا تذکرہ کیا ہے۔ وضاحت کے ساتھ لکھئے۔

2۔ شاعر اس حمد میں خدا کی تعریف و توصیف کس طرح بیان کرتا ہے وضاحت کے ساتھ لکھئے۔

عملی سرگرمیاں

I۔ آپ کے ایک پسندیدہ شاعر کی لکھی ہوئی حمد تلاش کر کے اپنی کاپیوں میں لکھئے؟

2۔ حمد لکھنے والے بعض شعراء کی تصویریں اکٹھا کر کے اپنی کاپی میں چسپاں کیجئے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:42 PM

اکائی 1

حصہ نثر

عبداللہ بن عباسؓ .... ایک عظیم مفسرِ قرآن

حافظ ابرار الحق حسن

سیکھنے کے مقاصد

- صحابیِ رسولؐ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے مقام و مرتبہ کو سمجھنا۔
- اساتذہ کا ادب اور خدمت کر کے ان کی دعا حاصل کرنے کی ترغیب دینا۔
- صحابہ رضی اللہ عنہم کی بہترین صفات کو اپنانے کا طلباء کو شوق دلانا۔

مدینے کی گلیوں میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے۔ ایک لڑکا بیان کرتا ہے کہ میں بھی اُن میں شامل تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں نے تعجب خیز نظر سے دیکھا کہ رسولِ خدا ﷺ پیچھے کی طرف سے آ رہے تھے۔ میں لپک کر پاس کے ایک گھر کے دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ میرا خیال تھا کہ خدا کے نبیؐ جو بہت بڑی ہستی ہیں، آئیں گے اور گزر جائیں گے۔ انہیں لڑکوں سے بات کرنے کی فرصت کہاں! مگر عجیب صورتِ حال پیش آئی۔ حضورؐ سیدھے اسی دروازے میں آئے اور آ کر مجھے پکڑ لیا۔ میں کانپ گیا، لیکن حضورؐ نے پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور فرمایا کہ جاؤ ذرا معاویہؓ کو بلا لاؤ۔ وہ حضورؐ کے کاتبِ وحی تھے۔ دوڑا دوڑا میں ان کے پاس پہنچا، اور کہا کہ چلئے، آپ کو رسولِ خدا یاد فرماتے ہیں۔

یہ جس لڑکے کا ذکر ہوا، وہ عبداللہ بن عباسؓ تھے۔

عبداللہ نام، ابوالعباس کنیت، والد کا نام عباسؓ اور والدہ کا نام امّ الفضلؓ لبابہ تھا۔ جناب ہاشم کے پڑپوتے تھے۔ حضورؐ کے چچا زاد بھائی اور امّ المؤمنین میمونہؓ کے خواہر زادہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ولادت ہجرت سے تین سال قبل مکہ کی اس گھاٹی میں ہوئی جہاں مشرکین مکہ نے حضورؐ اور سارے بنو ہاشم کو محصور کر دیا تھا۔ والد حضرت عباسؓ نے تو بظاہر فتحِ مکّہ سے کچھ پہلے اسلام قبول کیا، اگرچہ پہلے سے رسولِ خدا ﷺ سے محبت تھی اور طرف داری کرتے تھے۔ دوسری طرف عبداللہؓ بن عباسؓ کی والدہ حضرت ام الفضلؓ ابتدا ہی سے ایمان لے آئی تھیں۔ اُنہیں کی پرورش کا قدرتی اثر یہ پڑا کہ عبداللہؓ بن عباسؓ ایک پُر جوش مسلمان ثابت ہوئے۔

حضرت عباسؓ گھر والوں سمیت ہجرت کر کے مدینے آ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی عمر اس وقت گیارہ برس سے زیادہ نہ تھی۔ والد بچے کو بارگاہِ رسالتؐ میں اس خیال سے بھیجا کرتے تھے کہ وہ اچھی اچھی باتیں سیکھے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:43 PM

ایک موقع پر حضورؐ نے اُن کے حق میں یہ دُعا فرمائی کہ ''اے خدا ! اسے برکت عطا کر، اور اسے علم کی روشنی پھیلانے کا ذریعہ بنا ''۔

یہ دعا ایسی قبول ہوئی کہ تفسیر قرآن، احادیث نبویؐ اور نسب دانی کا اُن سے زیادہ کوئی ماہر نہ تھا، شعر وسخن، ادب، حساب اور فرائض میں بلند درجہ رکھتے تھے۔

وہ قرآن، حدیث اور فقہ کے علوم کا درس دیتے تھے جسے سننے کے لئے ایک ہجوم جمع ہوتا۔ ایک موقع پر اُن کا درس سن کر شفیقؒ کہنے لگے کہ انہوں نے سورۂ نور کی تفسیر جس اچھوتے انداز سے بیان کی ہے۔ اس کو اگر فارس و روم کے لوگ سن لیتے تو پھر اُن کو اسلام سے کوئی چیز نہ روک سکتی۔

طاؤسؒ کہتے ہیں کہ ''میں نے آنحضرت ﷺ کے پانچ سو اصحابؓ کو دیکھا ہے کہ جب وہ کسی معاملے میں ابن عباسؓ سے مباحثہ کرتے تو آخر میں ابنِ عباسؓ کی رائے ہی پر فیصلہ ہوتا۔

حضرت عمر فاروقؓ ابن عباسؓ کو اصحابِ بدر جیسے بزرگوں کے ساتھ مجالس میں بٹھاتے تھے اور فرماتے کہ ان کی زبان سائل اور ان کا ذہن رَسا ہے۔ الغرض یہ حبرِ امت کہلائے، یعنی بہت بڑے عالم فاضل۔

ابوصالحؒ تابعی کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ عباسؓ کی ایک ایسی علمی مجلس دیکھی کہ اگر قریش اس پر فخر کرتے تو برحق ہوتا۔ اس مجلس کا نقشہ یوں تھا کہ ابنِ عباسؓ کے مکان کے سامنے آدمیوں کی بہت بڑی بھیڑ تھی۔ میں نے شائقین کے ہجوم کی اطلاع دی تو وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ پھر وضو کیا، اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ فرمایا ''جاؤ قرآن کے بارے میں جو جو سائل ہوں اُن کو بلا لاؤ۔''

میں بلا لایا۔ سارا گھر اور حجرے لوگوں سے بھر گئے۔ سوالات کئے گئے اور آپ نے اچھی طرح جوابات دئے۔ پھر مجھ سے کہا کہ '' حرام اور حلال کے فقہی مسائل کے طالبوں کو بلا لاؤ ''۔ ایک بڑی جماعت آ گئے آئی۔ پھر فرائض کے سائلوں کو طلب فرمایا۔ پھر شعر و سخن واور ادب وانشاء کے طلبہ کو بلوایا، اور سب کے سوالوں کے جواب میں مناسب تقریر کی۔

اسی طرح جنگوں کے واقعات اور عرب کے تاریخی حالات پر بحث فرماتے۔ یاد رہے کہ حضرت ابن عباسؓ عہدِ رسالتؐ کے مشہور مفسر ہیں جنہیں آیات کے متعلق یہ علم تھا کہ کون سی آیت کن حالات میں نازل ہوئی اور کس آیت کے ذریعے اللہ نے کس آیت کو بدل دیا۔

آپ کی تفسیری روایات '' تفسیرِ ابنِ عباسؓ '' کے نام سے آج تک موجود ہیں۔ احادیث کی کھوج لگانے اور معلومات حاصل کرنے کے لئے بڑی محنت کی اور خود چل کر ہر اُس صحابی تک پہنچے جس کو کوئی حدیث یاد تھی۔ ابنِ عباسؓ کی مرویات کی تعداد 2660 ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ایک شرف یہ ہے کہ آپ نے خادمِ رسولؐ ہونے کی سعادت بھی پائی۔ ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت میمونہؓ کے گھر تشریف فرما تھے۔ ابن عباسؓ نے آپؐ کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ حضور ﷺ کو معلوم ہوا، تو بہت خوش ہوئے اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:43 PM

ایک مرتبہ رسولِ خدا ﷺ آخرِ شب میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ابنِ عباس ؓ بھی آ کر پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے ہاتھ سے پکڑ کر ساتھ کھڑا کر لیا۔ پھر جیسے ہی حضورؐ نے نماز شروع کی تو ابنِ عباس ؓ ادب کی وجہ سے پیچھے ہٹ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ سلام پھیر کر حضورؐ نے پوچھا کہ تم پیچھے کیوں چلے گئے؟ جواب دیا کہ کس کی مجال ہے کہ آپؐ کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہو۔ مسئلہ تو اپنی جگہ تھا، حضورؐ اس جواب سے بہت خوش ہوئے۔ ان کے لئے فہم و فراست کی دعا فرمائی۔

حضور ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ انتقال کے بعد آپؐ کے واقعات کو جب یاد کرتے تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ ایک دن یکا یک کہا کہ ''جمعرات کا دن، جمعرات کا دن''۔ اتنا کہا اور زار و قطار رونے لگے۔ سامنے پڑے ہوئے سنگریزے آنسوؤں سے بھیگ گئے، بعد میں لوگوں نے پوچھا کہ یہ جمعرات کی کیا بات تھی؟ فرمایا: اسی دن تو آنحضرتؐ کی بیماری نے زور پکڑا تھا۔

حضرت ابن عباس ؓ بڑے ذہین، معاملہ فہم، دور اندیش اور حالات کو گہرائی سے سمجھ کر بر وقت صحیح فیصلہ کرنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے بڑوں کو بھی بہت ہی حکیمانہ مشورے دیے ہیں۔ حضرت حسین ؓ کو مشورہ دیا کہ آپ کوفہ نہ جائیں۔ غدّاری کا خطرہ ہے۔ جانا ہی ہو تو بیوی بچوں کو نہ لے جایئے کہیں آپ بھی حضرت عثمانؓ کی طرح شہید نہ کر دیے جائیں مگر حسین ؓ اس مشورے کو قبول نہ کر سکے اور جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ خلیفۂ چہارم حضرت علیؓ کے دور میں بصرہ کے گورنر مقرر ہوئے یہاں انہوں نے نہروان کا معرکہ سر کیا، نیز خارجیوں نے ایران کے جن علاقوں میں اپنے ہنگائے کھڑے کر دیے تھے، ان پر قابو پایا۔ بعد ازاں حضرت علی مرتضیٰؓ نے ان کو پورے ایران کا حاکمِ اعلیٰ بنا دیا تھا۔

انہوں نے جنگِ جمل میں بھی بہترین خدمات انجام دیں اور مختلف بغاوتوں کے خاتمہ میں مضبوطی دکھائی۔

وہ حضرت علیؓ کی شہادت تک اس عہدے پر قائم رہے اس کے بعد مکہ مکرمہ جا کر گوشہ نشین ہو گئے، بعد میں مکہ سے طائف منتقل ہو گئے۔

68ھ میں ایک روز سخت بیمار ہو گئے اور ایک ہفتہ بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ محمد بن حنفیہؒ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد کہا کہ ''آج دنیا سے حبرِ امت اٹھ گیا''۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

لپک کر	دوڑ کر	ہستی	شخصیت
کانپ جانا	ڈر جانا، گھبرا جانا	کاتبِ وحی	وحی کے لکھنے والے
خواہرزادہ	بھانجے	امّ المؤمنین	مومنوں کی ماں یعنی حضور ﷺ کی اہلیہ
ولادت	پیدائش	گھاٹی	دو پہاڑوں کے درمیان کا حصہ
محصور کرنا	قید کرنا	سمیت	ساتھ
ہجرت	مکہ چھوڑ کر مدینہ جانا	بارگاہ	دربار
تفسیرِ قرآن کرنا	قرآن کے معنی اور مطلب بتانا	احادیثِ نبوی	نبیؐ کی باتیں

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:44 PM

فقہ	:	مسائل کا علم	نسبِ دانی	:	نسب کا علم، یعنی رشتوں اور خاندان کا علم
فرائض	:	وراثت کا علم	درس	:	سبق
ہجوم	:	بھیڑ	اچھوتے	:	نرالے
مباحثہ کرنا	:	بحث کرنا	اصحاب بدر	:	جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہؓ
سائل	:	پوچھنے والا	ذہن رسا	:	بات کی گہرائی تک پہنچنے والا ذہن
حبرِ امّت	:	امت کے بہت بڑے عالم	حجرے	:	کمرے
روایات	:	احادیث	کھوج لگانا	:	تحقیق کرنا
خادمِ رسولؐ	:	رسول اللہؐ کے خدمت گار	سعادت	:	نیک بختی
مجال	:	ہمت	شانہ بشانہ	:	کندھے سے کندھا ملا کر، برابر سرابر
سنگ ریزے	:	کنکرے	ذہین	:	عقل مند
دور اندیش	:	جو شخص انجام کو سوچتا ہو، معاملہ فہم	شائقین	:	شوق رکھنے والے
غداری	:	دھوکہ دینا، بے وفائی کرنا	معرکہ	:	جنگ، لڑائی
گوشہ نشین	:	اپنے گھر بیٹھنے والا			

II اضداد اپنی کاپی میں لکھیے اور یاد کیجیے:

فرصت	×	مصروفیت	حلال	×	حرام
قبل	×	بعد	سعادت	×	شقاوت
فتح	×	شکست	غداری	×	وفاداری
برکت	×	بے برکتی	حاکم	×	محکوم
روشنی	×	تاریکی	خادم	×	مخدوم / آقا

پہیلی بوجھئے

ایک ملزم ایسا
خود کو قید کرے ہے
قید سے جب وہ چھوٹے
چلنا چھوڑ اڑے ہے

اترو لیچہ

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:44 PM

III درجِ ذیل الفاظ کی واحد اور جمع کی پہچان کر کے الگ جدول میں بھرتی کیجئے

مسلمانان	گھاٹیاں	معرکہ	حکام
حاکم	معرکے	گھاٹی	مسلمان
آداب	خدام	شائقین	حجرے
شائق	حجرہ	خادم	ادب
آیات	احبار	علماء	مجلس
مجالس	عالم	آیت	حبر
کاتبین	دروس	شعر	فتوحات
فتح	اشعار	درس	کاتب

IV صحیح الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) حضرت عبداللہ بن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کے .... بھائی تھے۔ (چچازاد ماموں زاد خالہ زاد)

(2) ایک مرتبہ رسولِ خداؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ابنِ عباسؓ بھی آ کر .... کھڑے ہو گئے۔ (سامنے دائیں پیچھے)

(3) حضرت ابنِ عباسؓ قرآن کے بڑے .... تھے۔ (محدث مفسر معلم)

(4) حضرت ابنِ عباسؓ کی وفات .... میں ہوئی۔ (طائف مکہ مدینہ)

(5) عبداللہ بن عباسؓ .... کے دور میں بصرہ کے گورنر رہے۔ (حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ)

V جوڑ ملائیے:

(الف)	(ب)
عبداللہ بن عباسؓ	عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ تھیں
حضرت میمونہؓ	حضورؐ کے چچازاد بھائی تھے
حضرت ابنِ عباسؓ کا لقب	ام الفضل لبابہؓ تھا
حضرت ابنِ عباسؓ کی والدہ کا نام	گیارہ برس تھی
ہجرت کے وقت حضرت ابنِ عباسؓ کی عمر	حبر امت تھا

کیا تم جانتے ہو؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں رسول و نبی بنایا گیا؟

دنیا سے کفر و ضلالت مٹانے اور ساری انسانیت کو راہِ حق پر لانے کے لئے آپؐ کو رسول و نبی بنایا گیا۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:44 PM

VI ان مترادفات سے جملے بنائیے:

1	عشق ومحبت	رسول اللہ ﷺ سے عشق ومحبت ایمان کی علامت ہے
2	عیش وعشرت	
3	زور وشور	
4	ظلم وجور	
5	لہو ولعب	
6	بلند وبرتر	

VII مختصر جوابات لکھئے اور یاد کیجیے:

(1) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے والد اور والدہ کا نام لکھئے؟

(2) حضرت محمد ﷺ سے عبداللہ بن عباسؓ کی کیا رشتہ داری تھی؟

(3) ہجرت کے وقت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی عمر کیا تھی؟

(4) کس کی دعا سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ بڑے عالم بنے؟

(5) عبداللہ بن عباسؓ کس خلیفہ کے دور میں کہاں کے گورنر مقرر ہوئے؟

(6) آخری زمانے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہاں مقیم رہے؟

(7) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

VIII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو کن کن علوم میں مہارت تھی؟

(2) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کس لقب سے مشہور ہوئے؟

(3) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت حسینؓ کو کیا مشورہ دیا؟

لسانی سرگرمیاں : تحریری صلاحیت : تصویر کو تحریر میں تبدیل کرنا۔

ذیل میں ایک تصویر دی گئی ہے۔ اس سے متعلق پانچ جملے لکھئے۔

.1 ....

.2 ....

.3 ....

.4 ....

.5 ....

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:45 PM

اکائی **1**

غزلیات

غزل

مرزا محمد رفیع سودا

سیکھنے کے مقاصد

- اردو غزل سے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- مشہور شاعروں سے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- قافیہ اور ردیف کی پہچان کرنا۔
- غزل میں موجود الفاظ کے معنی کو سمجھنا۔

غزل کی تعریف

غزل اردو شاعری کی ایک مشہور اور مقبول صنف ہے۔ غزل کے ہر شعر میں الگ الگ مضامین باندھے جاتے ہیں۔ اس کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ عام طور پر غزل میں عشقیہ مضامین باندھے جاتے ہیں۔

شاعر کا تعارف

نام: مرزا محمد رفیع۔ سوؔدا تخلص، 1713ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت پائی۔ شعر و سخن کا بچپن ہی سے شوق تھا۔ شاہ حاتم کے شاگرد ہوئے۔ پہلے فارسی میں شاعری کرنا شروع کی۔ مگر بعد میں خان کے مشورے پر اردو میں شاعری کرنے لگے اور اس میں اتنی شہرت حاصل کی کہ ان کی غزلیں گھر گھر، کوچے و بازار، خاص و عام کی زبانوں پر جاری تھی۔

سوؔدا اردو کے مسلم الثبوت استاد ہیں، انہوں نے جملہ اصنافِ سخن پر طبع آزمائی کی ہے۔ سوؔدا زبان پر حاکمانہ قدرت رکھتے تھے۔ انہوں نے زبان کی بڑی خدمت کی اور اردو کو فارسی، ہندی الفاظ اور محاورات سے مالا مال کیا۔

سوؔدا نے غزلیں، رباعیات، مراثی، قصیدے اور ہجو گوئی بھی کی ہے۔ قصیدے اور ہجو گوئی میں ان کا کوئی جواب نہیں، ان کے قصائد، تشبیہات، استعارات، ندرتِ تخیل اور جدّتِ طبع کے اعلیٰ نمونہ ہیں۔ ان کا انتقال 1781ء میں لکھنؤ میں ہوا۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:45 PM

گدا دستِ اہلِ کرم دیکھتے ہیں
ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں

نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے
سو اک قطرہ مئے میں ہم دیکھتے ہیں

غرض کفر سے کچھ نہ دیں سے ہے مطلب
تماشائے دیر و حرم دیکھتے ہیں

حبابِ لب جو ہیں اے باغباں ہم
چمن کو ترے کوئی دم دیکھتے ہیں

نوشتے کو میرے مٹاتے ہیں رو رو
ملائک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں

خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھادے
جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں

مگر تجھ سے رنجیدہ خاطر ہے سوداؔ
اسے تیرے کوچے میں کم دیکھتے ہیں

غزل کی مختصر تشریح:

مرزا محمد رفیع سوداؔ اردو کے مشہور شاعر گذرے ہیں، آپ اپنی غزل کے پہلے شعر میں یہ کہتے ہیں کہ فقیروں کی نظر ہمیشہ رحم وکرم کرنے والوں پر ہوتی ہے جب کہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اپنے ہی بازوئے طاقت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

دوسرے شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ جس طرح ایران کا بادشاہ جمشید کے پاس ایک جادوئی پیالہ تھا جس میں وہ شراب پیتا تھا اور اس پیالہ سے سلطنت کے سارے حالات کو دیکھ لیتا تھا اسی طرح ہم اپنے ایک قطرۂ شراب سے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔

تیسرے شعر میں شاعر طنز کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہمارا حال یہ ہوگیا ہے کہ ہمیں نہ کفر میں فرق ہے اور نہ دین سے مطلب ہے، بس ہم مسجد اور مندر کو ایک تماشائی بن کر دیکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

اس کے بعد شاعر کہتا ہے کہ ہم پانی کے بلبلے کی طرح ہیں، جس طرح وہ چند لمحوں کے لئے پانی پر ابھرتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:46 PM

اسی طرح ہم تیرے چمن یعنی دنیا میں زندگی گذار کر چلے جاتے ہیں۔

اس کے بعد شاعر کہتا ہے کہ فرشتے تقدیر یعنی اچھے برے اعمال کو لکھ کر لوح وقلم میں محفوظ کرتے ہیں لیکن ہم اسے رورو کر مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

شاعر اپنے دوستوں کی رنجشوں اور مصیبتوں سے پریشان ہوکر خدا سے یہ دعا کرتا ہے کہ ایسے برے دن وہ ہمارے دشمنوں کو بھی نہ دکھائے۔

آخر میں شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اے سوؔدا، تیرا محبوب تجھ سے نالاں ہے۔اسی لئے وہ تیری گلی میں بہت کم نظر آتا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

گدا	:	فقیر
دست	:	ہاتھ
اہلِ کرم	:	کرم کرنے والے
دم	:	ہمت ، طاقت
جامِ جم	:	جمشید بادشاہ کے شراب کا جادوئی پیالہ
مئے	:	شراب
جم	:	ملکِ ایران کے جمشید بادشاہ کا نام یا لقب
دیر	:	مندر
حباب	:	پانی کا بلبلہ
لب	:	ہونٹ
ملائک	:	فرشتے
رنجیدہ	:	افسوس ہونا۔دل کو تکلیف پہنچنا
نوشتے	:	انسان کی تقدیر۔بیتی زندگی

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:46 PM

II متضاد الفاظ لکھئے:

1	دیر	x	
2	انس	x	
3	دشمن	x	
4	مٹانا	x	
5	کفر	x	

III صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ گدا دستِ اہلِ ....کرم دیکھتے ہیں (کرم، رحم، ستم)

2۔ ہم اپنا ہی دم اور................................ (قدم، وہم، عدم)

3۔ سوا اک قطرۂ ....میں ہم دیکھتے ہیں (مئے، پانی، دودھ)

4۔ مگر تجھ سے رنجیدہ خاطر ہے.................... (غالبؔ، میرؔ، سودا)

IV اشعار مکمل کیجئے:

1۔ نہ دیکھا جو کچھ ....

2۔ .... مئے میں ہم دیکھتے ہیں

3۔ خدا دشمنوں کو ....

4۔ جو کچھ دوست اپنے سے ....

V مندرجۂ ذیل اشعار کی بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

1۔ گدا دستِ اہلِ کرم دیکھتے ہیں
ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں

2۔ خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھادے
جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:46 PM

VI مختصر جوابات لکھئے:

1۔ کون کس کی طرف دیکھتے ہیں؟

2۔ جامِ جم سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

3۔ شاعر ایک قطرہ مئے میں کیا دیکھتا ہے؟

4۔ نوشتے کو مٹا دینے سے کیا ہوگا؟

5۔ کس کے کوچہ میں کم دیکھا جا رہا ہے؟

VII ’’غزل‘‘ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے:

VIII ہم قافیہ الفاظ تلاش کیجئے؟

1	کرم	رحم	فہم	عزم
2	حباب			
3	چمن			
4	بتانا			
5	وطن			
6	رات			

عملی کارکردگی:

(1) سوؔدا کی تصویر تلاش کر کے اپنی کاپیوں میں چسپاں کیجئے؟

(2) سوؔدا کی کوئی پسندیدہ غزل لکھئے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:46 PM

اکائی 1

سرسری مطالعہ

تنہا پیڑ (افسانہ)

اکبر زاہد

سیکھنے کے مقاصد

- افسانہ سے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- افسانہ کے مختلف پہلوؤں کو پہچاننا۔
- افسانہ کی منظر کشی کو سیکھنا اور اپنے انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرنا۔
- الفاظ اور اس کے معنی و مطلب و سمجھنا۔

افسانہ کی تعریف

اردو نثر نگاری کی ایک قسم ہے جس میں مصنف اپنے خیالات کو مختصر کہانی کی شکل میں اور مختلف پس منظر کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

آج بوڑھا عبدالمنان پھر اداس تھا

وہ چپ چاپ اپنے بستر پر بیٹھا خلا میں کسی انجانی شئے کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ رہا تھا، جھریوں بھرے چہرے پر بے پناہ کرب تھا اور آنکھیں گہری اُداسی کی مظہر تھیں، وہ یوں چپ چاپ بیٹھا ہوا تھا، جسے وہ کوئی جیتا جاگتا، انسان نہیں بلکہ پتھر کی ایک بے جان مورت ہو۔

اس کا وارڈ میرے کمرے کے بالکل سامنے تھا اور میرے کمرے کا دروازہ چونکہ کھلا ہوا تھا، اس لئے میں بخوبی وارڈ کا نظارہ کرسکتا تھا اور پھر بوڑھے عبدالمنان کا بستر تو میرے کمرے کے سامنے لگا ہوا تھا، میرے کمرے کا نمبر پانچ تھا اور میں اس کمرے میں اپنے علاج کے سلسلے میں مقیم تھا، میری پشت پر ایک رسولی آ گئی تھی جسے آپریشن کر کے نکال دیا گیا تھا۔

میں آہستہ سے اپنے بستر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگا، خانم نے بڑھ کر مجھے سہارا دیا اور میں اس کا سہارا لے کر آہستہ سے کھڑا ہو گیا۔

’’مجھے اس سامنے والے وارڈ میں لے چلو‘‘۔ میں نے خانم سے کہا۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:47 PM

’’مگر آپ ....آپ کو تو آرام کرنا چاہئے‘‘ خانم نے احتجاج کیا۔

یہ بیویاں بھی عجیب ہوتی ہیں، جانتی نہیں کہ اپنے شوہر کا حکم بجالانے ہی میں شوہر کو آرام ملتا ہے، چنانچہ میں نے کہا’’ وہی کرنے جارہا ہوں‘‘

’’مگر آپ وہاں کیوں جانا چاہتے ہیں،‘‘ بیگم کا احتجاج برقرار تھا۔ ’’مجھے اس بوڑھے سے ملنا ہے، ذرا مجھے وہاں تک پہنچادو‘‘۔

خانم مجھے سہارا دے کر سامنے والے وارڈ میں بوڑھے کے قریب لے گئی۔ ہم دونوں کے قریب پہنچنے پر بھی بوڑھے کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ آئی’’ کیا بات ہے جناب؟ آپ کچھ اداس نظر آرہے ہیں۔‘‘

بوڑھا چونک پڑا، اور پھر ہمیں اپنے قریب دیکھ کر سنبھل کر بیٹھ گیا اور بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

’’کیا فرمایا آپ نے‘‘ ’’میں پوچھ رہا تھا کہ آپ کچھ اُداس نظر آرہے ہیں، آپ شاید اکیلے ہیں، اگر ہمارے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا جھجک کہئے۔ شاید ہم آپ کی کچھ خدمت کرسکیں۔ میں نے نرم لہجے میں کہا۔

’’شکریہ نوجوان! میں بالکل ٹھیک ہوں۔‘‘ اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی اور پھر خانم پر سرسری نظر ڈال کر پوچھا۔

’’شاید یہ آپ کی شریکِ حیات ہیں۔‘‘

میں نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر میرے آپریشن کی تفصیلات سنا کر پوچھا۔

’’آپ یہاں کس سلسلے میں......میرا مطلب ہے، آپ کو کیا مرض ہے۔‘‘

’’مجھے تنہائی کا مرض ہے۔‘‘ وہ ایک سرد آہ بھر کر کہنے لگا۔

’’تنہائی کا! میں حیران رہ گیا، کیا تنہائی بھی کوئی مرض ہے، میں نے خانم کی طرف دیکھا، وہ بھی بت بنی کھڑی تھی۔

’’جناب! یہ تو کوئی بات نہیں۔‘‘ میں نے بالآخر کہہ ہی دیا۔ ’’نہیں جناب! تم کو ابھی اس کا احساس نہیں ہے، تم نہیں جانتے تنہائی کا عذاب کتنا جان لیوا ہوتا ہے، یہ بڑا ہی خطرناک مرض ہے۔ میری دعا ہے کہ تم کو اس مرض سے واسطہ نہ پڑے، بوڑھے نے درد آمیز، لہجے میں کہا، میں نے اسے تسلیاں دیں اور کہا کہ یہ محض اس کا وہم ہے، ورنہ تنہائی کوئی مرض نہیں۔

’’آپ جب بھی محسوس کریں مجھے آواز دے دیجئے، میں بالکل اس سامنے والے کمرے میں ہوں‘‘۔ میں نے ہمدردی سے کہا۔ اور پھر اس سے اجازت لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا، بوڑھے کے ہونٹوں پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

میرے آپریشن کو صرف دو دن ہوئے تھے اور آپریشن کے بعد جب سے مجھے ہوش آیا میں نے بوڑھے عبدالمنان کو ہمیشہ اداس ہی دیکھا تھا، کتنی عجیب بات بتائی تھی۔ اس نے‘‘۔ تنہائی کا مرض! کیا یہ بھی کوئی مرض ہے، میں گہری سوچ میں کھو گیا۔

’’کہاں کھو گئے؟‘‘ خانم کے سوال نے مجھے چونکا دیا۔ ’’دیکھئے!‘‘ وہ کہہ رہی تھی ’’آپ زیادہ مت سوچئے، آپ کو آرام کرنا چاہئے، کیوں بلا وجہ دوسروں کے متعلق سوچ کر اپنے آپ کو پریشان کررہے ہیں۔‘‘

اب میں خانم کو کیسے سمجھاؤں کہ انسان پیدا ہی اس لئے ہوتا ہے کہ دوسروں کے دکھ درد کو اپنائے۔ اگر میں اس بوڑھے کو

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:47 PM

خوشیاں نہیں دے سکتا تو کم از کم اس کا درد تو بانٹ سکتا ہوں، لیکن یہ خانم میری بات نہیں سمجھے گی، کیوں کہ اسے اپنے شوہر کی صحت سب سے زیادہ عزیز ہے۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔

کمرہ نمبر چھ میں ایک چھوٹی سی لڑکی اپنی ماں کے ساتھ مقیم ہے، اسے اپنڈکس کا آپریشن ہوا تھا، اس کی ماں میری خانم سے بات چیت کررہی ہے اور پوچھ رہی ہے کہ مجھے کیا ہوا تھا، خانم اسے تفصیلات بتارہی ہے، لڑکی کا نام اروشی ہے اور آج ہی اس کا آپریشن ہوا ہے۔

یہ ہسپتال بھی عجیب جگہ ہے، یہاں سب آپس کے دکھ درد میں شریک ہیں، ہسپتال سے باہر کسی اور جگہ ملیں تو شاید ایک دوسرے کی خیریت بھی نہ پوچھیں، مصیبت لوگوں کو کس قدر قریب کردیتی ہے، اس کا اندازہ مجھے ہسپتال آکر ہی ہوا۔

اچانک میرے زخم میں زبردست ٹیسیں ہونے لگی، میں کراہنے لگا، خانم فوراً میری طرف متوجہ ہوگئی۔''

''کیا ہوا...'' ''زخم میں درد ہورہا ہے۔'' میں نے کہا، ''کیا بہت زیادہ تکلیف ہے۔'' اس نے پریشان ہوکر پوچھا ''ہاں .....''

یہ سنتے ہی خانم بھاگی، تھوڑی بعد سسٹر مینا اپنے ہاتھ میں ایک انجکشن لئے نمودار ہوئی، میں نے درد کی شدت سے آنکھیں بند کرلیں اور اس کے ساتھ ہی میں نے بازو میں سوئی کی چبھن محسوس کی، پھر مجھے ایسا لگا، جیسے میرا ذہن ہواؤں میں اڑ رہا ہو، رنگ برنگ کی تتلیاں اڑ رہی تھیں۔ اور میں بالکل کسی پرندے کی طرح پرواز کر رہا تھا، پھر سب کچھ آپس میں گڈ مڈ ہوگیا۔ میں خلا میں اوپر نیچے ہونے لگا اور پھر ایسا لگا جیسے ساری دنیا گھوم رہی ہو، اس کے بعد آہستہ آہستہ میں گہری نیند میں کھوگیا۔

جب میں جاگا تو خانم کے علاوہ میرے دوسرے عزیز بھی کمرے میں موجود تھے، سب تشویش بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے تھے، میں نے انہیں دیکھ کر مسکرانے کی کوشش کی، خانم میرے سرہانے بیٹھی تھی، وہ میرا سر سہلانے لگی۔

''اب طبیعت کیسی ہے؟'' اس نے پیار سے پوچھا۔

میں کافی حد تک سکون محسوس کررہا تھا۔ ''اب بہتر محسوس کرتا ہوں۔'' میں نے جواب دیا'' آپ سب لوگ کب آئے''۔ میں نے اپنے عزیزوں کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔ ''ابھی تھوڑی دیر ہوئی۔'' میری خوش دامن صاحبہ نے کہا ''اب اٹھئے۔ اور تھوڑا سوپ پی لیجئے'' میری خانم نے کہا۔ میں سہارا لے کر اٹھ بیٹھا، خانم نے گرم گرم سوپ کا پیالہ میرے ہاتھوں میں سما دیا اور میں چسکیاں لینے لگا، سوپ ختم کرکے پیالہ واپس کرتے وقت اتفاقاً میری نگاہیں سامنے والے وارڈ پر پڑ گئیں، بوڑھا عبدالمنان ابھی تک اسی طرح بیٹھا ہوا دور خلاؤں میں کسی چیز کو تک رہا تھا، میں حیران رہ گیا۔

''میں کتنی دیر تک سوتا رہا ہوں''۔ میں نے خانم سے پوچھا۔ ''آپ شاید چار گھنٹے تک سوئے ہیں''۔ خانم نے جواب دیا۔'' اس بوڑھے سے کوئی ملنے آیا کہ نہیں۔'' میں نے خانم سے دریافت کیا۔

'' نہیں! نرس کہہ رہی تھی کہ اس سے کوئی بھی ملنے نہیں آیا۔ صرف کھانے کے اوقات کوئی ملازم اسے کھانا دے جاتا ہے۔''

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:48 PM

خانم نے بتایا   ''اوہ .... !''

تھوڑی دیر بعد میرے عزیز بھی چلے گئے، اب کمرے میں ہم دونوں ہی رہ گئے تھے، رات ہو چکی تھی، سسٹر مینا ایک بار پھر آئی اور ٹمپریچر دیکھنے لگی۔   ''کتنا ٹمپریچر ہے سسٹر''؟   میں نے پوچھا۔   ''ایک سو دو ....''

'' سسٹر..... یہ سامنے والا جو بوڑھا ہے، کیا اسے بھی ٹمپریچر رہتا ہے.... میں نے پوچھا۔

''نہیں تو ....'' سسٹر مینا شاید میرے اس سوال پر حیران رہ گئی۔ ''وہ یہاں کیوں ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ اسے کیا مرض ہے؟''۔

'' اوہ.....وہ ..... اسے کچھ بیماری نہیں ہے، وہ شاید کسی کامپلکس میں مبتلا ہے، کسی سے کچھ بات نہیں کرتا۔'' نرس نے کہا۔اور باہر چلی گئی، خانم نے مجھے لٹا دیا اور چادر اوڑھا دی۔

''اب آپ سو جایئے۔''   ''نیند نہیں آئے گی خانم''۔ میں نے کہا

'' آپ سونے کی کوشش تو کیجئے، میں دروازہ بند کرکے لائٹ آف کر دیتی ہوں۔''

خانم نے دروازہ بند کر دیا تو بوڑھا عبدالمنان بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا، خانم نے لائٹ بند کرکے دھیمی روشنی والا بلب جلا دیا تھا، میں آنکھیں بند کرکے سونے کی کوشش کرنے لگا، لیکن نیند شاید کوسوں دور تھی، باہر کسی مریض کے کراہنے کی آواز آ رہی تھی، سسٹر مینا، وارڈ بوائے سے کچھ کہہ رہی تھی اور وارڈ بوائے زور زور سے بول رہا تھا، تبھی اچانک کسی کی آواز آئی۔

''تم لوگ اتنی آواز سے گفتگو کر رہے ہو؟ جانتے نہیں کہ یہاں مریض رہتے ہیں، انہیں سونے دو۔''

یہ ڈاکٹر نذیر کی آواز تھی جو ڈاکٹر ریڈی کے اسسٹنٹ تھے۔ ڈاکٹر ریڈی میرے معالج ہیں۔ باہر ایک لخت خاموشی چھا گئی تھی، اس کے چند لمحوں بعد میرے کمرے کا دروازہ کھلا۔ خانم اٹھ بیٹھی، ڈاکٹر نذیر اندر داخل ہوئے اور میرے ہاتھ کو چھو کر کہا۔

''ڈاکٹر ! پھر تکلیف ہو رہی ہے،'' میں نے شکایتاً کہا۔

'' ارے بھئی ! تکلیف تو ہوگی ہی، چار فٹ گہرا نشتر لگایا ہے۔'' ڈاکٹر نذیر بڑے ہی ہنس مکھ آدمی ہیں، ہمیشہ ہنستے رہتے ہیں اور بہت باتونی بھی ہیں۔

''چار فٹ گہرا''! میں نے حیرت سے پوچھا۔   '' اور کیا............جھانک کر دیکھو تو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی بہت بڑا غار ہو۔'' ڈاکٹر نذیر نے ہنستے ہوئے کہا، میں کھسیا گیا، کہیں انسانی جسم میں چار فٹ سوراخ بھی کیا گیا ہے۔

''فکر مت کرو بھائی، بہت جلدی ٹھیک ہو جاؤ گے...''   کتنے دن لگیں گے ڈاکٹر؟

'' کم از کم دو ماہ تو زخم بھرنے میں لگ جائیں گے، اچھا میں ایک انجکشن لگا دیتا ہوں، اس سے نیند آ جائے گی۔''

تھوڑی دیر بعد میں انجکشن کے زیر اثر گہری نیند سو رہا تھا، دوسری صبح جب بیدار ہوا، تو روم بوائے، مارشل کمرہ صاف کر رہا تھا، کمرہ صاف کرنے کے بعد وہ گرم پانی بالٹی میں بھر کر لے آیا مجھے نہلانے کے لئے۔ مارشل بڑی احتیاط سے نہلاتا ہے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:48 PM

پہلے تولئے کو گرم پانی میں ڈبو کر نچوڑ لیتا ہے اور پورے جسم کو پونچھتا جاتا ہے، پھر سوکھے تولئے سے جسم کو صاف کر دیتا ہے، نہلا کر کپڑے بدلنے کے بعد میں پھر اپنے بستر پر دراز ہو گیا، اس دوران میرا بستر بھی تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اجلی، بے داغ چادر بچھی ہوئی تھی، نئے بستر کو دیکھ کر مجھے ایک عجیب سکون ملا۔

بستر پر دراز ہوتے ہی میری نگاہ سامنے والے وارڈ پر پڑی، بوڑھا عبدالمنان اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا ملا۔ وہی اداسی، اس کے چہرے پر طاری تھی اور وہ اسی طرح دور خلاؤں میں گھورتا ہوا ملا۔ یہ بوڑھا میرے اعصاب پر چھاتا چلا جا رہا ہے، آج میں ضرور اس سے اس کے حالات پوچھوں گا، میں نے دل ہی دل میں ایک فیصلہ کر لیا۔

تھوڑی دیر بعد جب چیف راؤنڈ پر آ کر جا رہا تھا تو میں خانم کے سہارے سامنے والے وارڈ میں چلا آیا اور بوڑھے کے بستر کے قریب پہنچ گیا۔ ''صبح بخیر جناب!'' میں نے مسکرا کر کہا۔ ''صبح بخیر، نوجوان، کیسے ہو؟'' بوڑھے نے میری طرف دیکھ کر پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

''اچھا ہوں! آپ کہیئے، تنہائی کا مرض دور ہوا کہ نہیں۔'' میں نے خوش دلی سے پوچھا۔

''نوجوان! اب تو موت ہی یہ مرض دور کرے گی۔'' بوڑھے نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔

'' آپ اتنے مایوس کیوں ہیں''. میں نے ہمدردی سے کہنا شروع کیا۔ ''خدا پر بھروسہ رکھیئے، وہ سب ٹھیک کر دے گا۔'' ہم حقیر سے بندے ہیں، اس کا نام زبان پر لانے سے پہلے اپنی کوتاہیوں کو دیکھنا پڑتا ہے۔'' بوڑھے عبدالمنان نے کہنا شروع کیا۔

'' آپ کا کوئی نہیں ہے۔'' میں نے پوچھا۔ ''آپ کی بیگم، کوئی بیٹا، کوئی عزیز؟ !''۔

''بیگم عرصہ ہوا داغِ مفارقت دے گئی، دو بیٹیاں ہیں جو اپنے شوہروں کے ساتھ مشرقِ وسطیٰ میں ہیں، دو بیٹے ہیں اور یہ بھی اپنی بیویوں کے ساتھ نیویارک اور لندن میں رہتے ہیں۔'' بوڑھے عبدالمنان نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

'' اور آپ ...... آپ کیا کرتے رہتے ہیں۔''

'' میں .... بس ان سب کو یاد کرتا رہتا ہوں۔'' اس نے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

'' آپ کی کوئی تجارت، کوئی مصروفیت؟''

''پرکھوں کی جائیداد باقی ہے اور اس کی آمدنی اتنی ہے کہ میری سات پشتیں گذارہ کر سکتی ہیں''۔ اس نے بتایا، میں حیران رہ گیا۔ ''پھر .... آپ اس نرسنگ ہوم میں کیا کر رہے ہیں۔ نرس بتا رہی تھی کہ آپ کو کوئی مرض بھی نہیں ہے''۔ میں حیرانی سے پوچھا۔ '' میں کیا کرتا نوجوان ..... ایک بات میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں، کیا تم پندرہ کمروں والے ایک بہت بڑے مکان میں تنہا رہ سکتے ہو؟ کیا دنیا میں صرف روپیہ پیسہ ہی سب کچھ ہے۔؟ رشتے ناطے کچھ اہمیت نہیں رکھتے؟ ارے .... پوری حویلی مجھے کاٹنے کو دوڑتی ہے، وہاں کون ہے میرا ...... میرے بچے مجھ سے کوسوں دور ہیں، برس دو برس میں کبھی آتے بھی ہیں تو زیادہ تر وقت سیر و تفریح میں نکال دیتے ہیں، مجھ بوڑھے سے گھڑی دو گھڑی بات کرنے کی انہیں فرصت نہیں رہتی، وہاں مجھ پر تنہائی کا عذاب مسلط رہتا ہے، یہاں .... یہاں کم از کم میرے اطراف مریض تو ہیں، جو مجھ سے بڑی اپنائیت کے ساتھ بات چیت کرتے

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:49 PM

ہیں۔اب تم کو ہی دیکھ لو۔میرے درد کو بانٹتے پھر رہے ہو۔یہ جو سامنے والے کمرے میں بچی ہے وہ مجھے داداجان کہہ کر بلاتی ہے ..... داداجان اف ! کتنا سکون ہے اس لفظ میں ..... '' بوڑھا بولتے بولتے رک گیا اور اپنی آنکھیں بند کرلیں۔اس کے زرد چہرے پر ہلکی سی سرخی آ گئی تھی اور وہ اطمینان کی سانسیں لے رہا تھا۔

'' بابا ! خاموش کیوں ہو گئے، کچھ بولئے نا! میں نے آہستہ سے بوڑھے کو آواز دی۔

''بابا ! وہ بڑبڑایا ....پھر آنکھیں کھول کر حیرت سے مجھے دیکھنے لگا ..... '' بابا !''

'' تم نے مجھے بابا کہا.... میرے بیٹے ! کتنا عرصہ ہوا ہے اس لفظ کو سن کر .... بابا ....ایک بار پھر کہو بابا....!

''بابا ! بابا ..... ''میں نے مسکرا کر کہا۔

'' بیٹے ..... ''وہ مجھ سے لپٹ گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ..... میرے بچے ! میرے بیٹے ...تم واپس آ گئے میرے بیٹے ! تم کتنے اچھے ہو، تمہیں میرا کتنا خیال ہے ... آہ !

'' ہاں بابا.... میں تمہارا بیٹا ہوں .... تم میرے بابا ہوں ...میرے اپنے بابا...میں نے فرطِ محبت سے بوڑھے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔اور اسے محبت کے ساتھ سہلانے لگا، بوڑھے کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے اور میں ان آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے جذب کرتا رہا۔ اور خانم حیرت سے مجھے دیکھتی رہی۔

بوڑھے عبدالمنان کی اُداسی دور ہو چکی تھی اور اس کی اداس آنکھوں میں زندگی کی لہر دوڑ رہی تھی۔اور میں جان چکا تھا کہ تنہائی کا مرض کیا ہوتا ہے، دور سسٹر مینا کسی بات پر قہقہے لگا رہی رہے، وارڈ کے سارے مریض جیسے ہنس رہے ہیں، مجھے لگا جیسے آج ساری کائنات خوش ہو، میں نے مسکرا کر خانم کو دیکھا، اب وہ بھی مسکرا رہی ہے، شاید وہ بھی جان گئی ہو کہ تنہائی کتنا جان لیوا مرض ہے۔

حاصل مطالعہ

اس افسانہ میں انسان کے حالات اور زندگی کے مختلف تبدیلیوں کی خاکہ کشی کی گئی ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

اداس	:	غمگین، رنجیدہ
ٹکٹکی باندھے ہوئے	:	نظریں جمائے ہوئے
احتجاج	:	ہڑتال

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:49 PM

بھرائی ہوئی آواز	:	دکھ بھری آواز
کرب	:	تکلیف
مقیم	:	قیام کرنے والا۔ٹھہرنے والا
ٹھیس	:	تکلیف
شدت	:	سختی
عزیز	:	رشتہ دار
خوش دامن	:	ساس
ٹمپریچر	:	تپش
معالج	:	علاج کرنے والا، حکیم یا ڈاکٹر
ہنس مکھ	:	ہنستا چہرہ۔ خوش مزاج
کوتاہی	:	کمی
داغِ مفارقت	:	جدائی کا صدمہ
فرطِ محبت	:	محبت کی زیادتی

II مندرجۂ ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

1۔ افسانہ نگار کے کمرے کے سامنے کس کا وارڈ تھا؟

2۔ بوڑھے کی اداسی کی وجہ کیا تھی؟

3۔ بوڑھے کو کون سا مرض لاحق تھا؟

4۔ ڈاکٹر ریڈی کے اسسٹنٹ کا نام لکھیے؟

5۔ تنہائی کا مرض کب دور ہوگا؟

6۔ بوڑھے عبدالمنان کی بیٹیاں اور بیٹے کہاں رہتے تھے؟

7۔ بوڑھا عبدالمنان حسرت سے کس کو یاد کرتا رہتا تھا؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:49 PM

اکائی 1
اردو قواعد

قواعد

حروف اور اس کی قسمیں

حرف کی تعریف: حروف وہ غیر مستقل الفاظ ہیں جو تنہا بولنے یا لکھنے میں کوئی معنی نہیں دیتے، مگر الفاظ اور جملوں کے درمیان آ کر معنی دیتے ہیں۔ جیسے: کو، تک، پر، میں، کا، کے، کی

حروف کی چار قسمیں ہیں:

- حروف ربط
- حروف عطف
- حروف تخصیص
- حروف فجائیہ

(1) **حروف ربط:** وہ غیر مستقل الفاظ ہیں جو ایک لفظ کا علاقہ کسی دوسرے لفظ سے ظاہر کرتے ہیں۔ ربط کے معنی تعلق کے ہیں۔ ایک لفظ کا تعلق دوسرے لفظ سے کراتے ہیں۔

حروف ربط یہ ہیں: ’’ نے کا کے کی کو پر سے تک ‘‘

ان الفاظ کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) کا کے کی یہ حروف ربط ہیں۔ جیسے آپ کا گھوڑا۔ اس کے کپڑے ۔ ان کی کتابیں۔

(2) نے : یہ حرف ربط ہے اور فاعل کی علامت ہے اور فعل متعدی میں فعل فاعل کے ساتھ آتا ہے۔

جیسے میں نے کہا۔ کلیم نے خط لکھا

(3) کو ، سے : یہ حروف ربط ہیں۔ یہ مفعول کے ساتھ آتے ہیں۔

جیسے: اس کو دے دو، مجھ سے کہو۔ ان جملوں میں ’’ اس، مجھ ‘‘ مفعول ہیں۔

(4) تک ، پر ، سے، میں: یہ حروف ربط ہیں۔ مگر یہ ظرفی اور طوری حالت کے لئے آتے ہیں۔

جیسے چنئی تک گیا۔ چھت پر دیکھو۔ حوض میں ڈال دو۔ مسجد سے گھر تک ۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:50 PM

ان کے علاوہ بہت سے الفاظ ہیں جو انہیں معنوں میں ربط کا کام دیتے ہیں۔ جیسے۔ سمجھے۔ آگے۔ نیچے۔ پاس۔ اوپر۔ باہر۔ ساتھ۔ سامنے۔ مارے۔ واسطے۔ لئے۔

مثالیں : درخت کے پیچھے بیٹھا ہے۔ اس مثال میں ''پیچھے'' حرف ربط ہے۔

اسی طرح فارسی عربی الفاظ بھی حروف ربط کا کام دیتے ہیں جیسے بغیر۔ اندر نزدیک سوا۔ طرح۔ بعد، قبل، گرد، درمیان۔ برابر وغیرہ۔ جیسے اس کے بغیر، گھر کے اندر، میرے نزدیک وغیرہ۔ ان الفاظ کے بعد بھی صرف اضافت '' کے ۔ رے'' آتا ہے۔

ہندی کے بعض حروف دو دو مل کر آتے ہیں اور ایک حرف کا کام دیتے ہیں۔ جیسے۔ وہ چھت پر سے گر پڑا۔

(2) **حروف عطف کی تعریف:** حروف عطف وہ ہیں جو دو جملوں کے درمیان آتے ہیں اور دونوں کو ملانے کا کام دیتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: اور۔ پھر۔ پھر بھی۔ مگر

مثال: (1) جوان اور بوڑھے سب شامل تھے۔ (2) کتاب واپس کر دی گئی پھر بھی وہ مجھ سے مانگ رہا ہے۔

(3) سبق یاد کر چکا پھر دوبارہ پڑھ رہا ہوں۔ (4) ہرکارہ آیا اور خط دے گیا۔

(5) جماعت کے تمام لڑکے آئے مگر احمد نہیں آیا۔

حروف عطف کی کئی قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

(1) **حروف استدراک:** وہ حروف جو دو جملوں کے درمیان آ کر پہلے جملے کے شک کو دور کرتے ہیں جیسے پر، لیکن، مگر بلکہ۔

مثال: یہ سب سچ ہے مگر وہ نہیں مانتا اس نے بہت کچھ کہا مگر میں نے اس کی ایک نہ مانی۔

وہ لوگ ایک بات پر نہیں ہیں بلکہ دو دو باتیں کرتے ہیں۔ اسے سب چیزیں دکھائیں لیکن اس نے ایک بھی پسند نہ کی۔

(2) **حروف استثناء :** وہ حروف ہیں جو کسی کلمہ یا جملہ کو دوسرے کلموں یا جملوں سے الگ الگ کرتے ہیں جیسے سوا ، مگر، جزء ، بجز۔

مثالیں: سب آئے وہ نہ آیا۔ سب آئے مگر وہ نہیں آیا۔

(3) **حروف شرط :** وہ حروف ہیں جو ایک کام کو دوسرے کام کے ساتھ مشروط کرتے ہیں جیسے اگر۔ کو۔ جب جو۔ حروف شرط کے ساتھ حروف جزاء '' تو '' ''تب '' بھی آتے ہیں۔ حرفِ شرط کے ساتھ دو جملے آتے ہیں اور دونوں جملوں کے ملے بغیر بات پوری نہیں ہوتی۔ ان میں سے پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:50 PM

جب موسم آئے گا تو پھل لگیں گے۔اس جملے میں ''جب'' حرف شرط، ''موسم آئے گا'' شرط، تو حرف جزا اور پھل لگیں گے جزا ہے۔

(4) **حروف علت:** یہ وہ حروف ہیں جس سے سبب یا علت ظاہر ہوتی ہے۔اس کے حروف یہ ہیں:۔کیونکہ۔اس لئے۔

مثالیں: دولت کا اعتبار نہیں کیونکہ وہ کسی ایک کے پاس نہیں رہتی۔

رام اسکول نہ آسکا کیونکہ وہ بیمار ہے۔ راجو کے والد نے اسے آنے سے روک دیا، اس لئے وہ یہاں نہیں آیا۔

(5) **حروف ندا** : یہ وہ حروف ہیں جو کسی کو پکارنے یا مخاطب کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔اور وہ یہ ہیں

اے، او، اجی، ارے، ابے وغیرہ۔

مثالیں: اے،میرے مالک او، لڑکے ادھر آؤ اجی، سنتے ہو

ارے، بابا تو نے کیا کیا ابے، بے وقوف

(6) **حرفِ بیانیہ** : ایک جملے کا بیان دوسرے جملے میں ہونا اسے حروف بیانیہ کہتے ہیں اور وہ ''کہ'' کا لفظ ہے۔

مثالیں: کیا تم نے پوچھا کہ وہ کب آئینگے اس نے کہا کہ وہ کل آنے والے ہیں۔

سوالات:

(1) حروف کسے کہتے ہیں؟

(2) حروف کی کتنی قسمیں ہیں؟

(3) حروف ربط کی تعریف کیجئے؟

(4) ایسے حروف جو ربط کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں لکھئے؟

(5) حروف عطف سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(6) حروف عطف کی کتنی قسمیں ہیں؟

(7) حروف استدراک کسے کہتے ہیں؟

(8) حروف استثناء کتنے ہیں اور کون سے ہیں؟

(9) حرف ندا کسے کہتے ہیں؟

(10) حروف علت کی تعریف کیجئے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:50 PM

عملی مشق:

قوسین میں دیے گئے ہدایات کے مطابق جوابات لکھئے:

(1) آپ نے جو کیا ہے کیا وہ صحیح ہے (اس جملے میں حرف کی کون سی قسم استعمال کی گئی ہے)

(2) ان کی کتاب (حرف ربط کی نشان دہی کیجئے)

(3) حرف ربط میں فاعل کی علامت کو کون سا حرف ظاہر کرتا ہے؟

(4) بتائیے کہ حرف ربط میں مفعول کے ساتھ کون سا حرف مستعمل ہے؟

(6) میز پر کتاب رکھ دو ۔ آفس تک جا کر آؤ (ان جملوں میں ” پر ۔ تک “ کون سے حروف ہیں)

(7) ظرفی اور طوری حالت میں استعمال ہونے والے حروف لکھئے۔

(8) اکبر مدرسہ نہیں آیا کیونکہ وہ بیمار ہے (حرف کی کون سی قسم ہے)

(9) حرف علت نام کیوں دیا گیا؟ اس کی مثالیں دو۔

لسانی سرگرمیاں:

نیچے دیے ہوئے جدول میں چند حروف دیے گئے ہیں انہیں پہچانیے اور حروف کے اقسام بتائیے:

کو	کے	کا	کے	کی	تک	پر
میں	نے	آگے	پیچھے	پاس	بن	رے
پھر	اور	و	مگر	کیونکہ	اس لئے کہ	اے اللہ
کہ	اجی	ابے	ارے	لہذا	لیکن	بلکہ

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:50 PM

خط نویسی کا ایک نمونہ

فیس کی معافی کی درخواست کرتے ہوئے میر مدرس کے نام ایک خط لکھیے۔

ترپاتور
06-06-2019

من جانب

سید توصیف
نویں جماعت۔ سکشن۔اے
عثمانیہ ہائر سکنڈری اسکول۔ترپاتور

بخدمت

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب
عثمانیہ ہائر سکنڈری اسکول۔ترپاتور

عرض داشت : فیس کی معافی کی درخواست کے سلسلے میں

گرامی قدر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض خدمت یہ ہے کہ میں سید توصیف آپ کی اسکول میں نویں جماعت، سکشن۔اے۔کا طالب علم ہوں۔ میں پہلی جماعت سے اسی اسکول میں تعلیم حاصل کرتا آرہا ہوں۔ میرے والد صاحب ایک معمولی دوکان میں کام کرتے ہیں۔ بڑی مشکل سے گھر کا گذارا ہو پاتا ہے۔اور مجھے علم حاصل کرنے کا بڑا شوق ہے۔

لہذا آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ازراہِ کرم میری اسکول کی فیس معاف فرما کر تعلیم جاری رکھنے کا موقع عنایت فرمائیں۔

عین نوازش ہوگی۔شکریہ

والسلام
آپ کا تابعدار شاگرد
سید توصیف

لفافہ پر مکتوب الیہ کا پتہ:

جناب صدر مدرس صاحب
عثمانیہ ہائر سکنڈری اسکول۔
راجن گلی، ترپاتور۔ 635 601

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:51 PM

اکائی 2
حصہ نظم

شہزادہ تاج الملوک کی پیدائش

پنڈت دیا شنکر نسیم

شاعر کا تعارف

تاریخ پیدائش: 1811ء   تاریخ وفات: 1843ء

پنڈت دیا شنکر نام، نسیمؔ تخلص تھا۔مثنوی گلزار نسیم نے انہیں شہرت بخشی،اس مثنوی کی خوبی یہ ہے کہ اس میں اختصار ہے اور الفاظ کا کھیل ہے۔22 سال کی عمر میں اپنی یہ مثنوی لکھی،ایک دیوان بھی یادگار کے طور پر چھوڑا۔ان کے کلام میں بے ثباتی،خودداری اور قناعت کے نقوش ملتے ہیں۔کم عمری ہی میں چل بسے۔

مثنوی کی تعریف

مثنوی ایک مربوط اور طویل نظم ہوتی ہے جس کے ہر شعر میں الگ الگ قافیہ اور ردیف ہوتے ہیں۔ لیکن بحر (شعر کا وزن) ایک ہوتی ہے۔مثنوی میں عام طور پر قصے،کہانیاں،تاریخی واقعات، اخلاق و تصوف اور فلسفہ کے مضامین ہوتے ہیں۔

پورب میں ایک تھا شہنشاہ — سلطان زین الملوک ذی جاہ
لشکر کش و تاج دار تھا وہ — دشمن کُش و شہر یار تھا وہ
خالق نے دیئے تھے چار فرزند — دانا، عاقل ، ذکی، خردمند
نقشہ ایک اور نے جمایا — پس ماندہ کا پیش خیمہ آیا
وہ نور کہ صدقے مہر انور — وہ رُخ کہ نہ ٹھہرے آنکھ جس پر
خوش ہوتے ہی طفلِ مہ جبیں سے — ثابت یہ ہوا ستارہ بیں سے
پیارا یہ وہ ہے کہ دیکھ اسی کو — پھر دیکھ نہ سکے گا کسی کو

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:51 PM

نظروں سے گرا وہ طفلِ ابتر　　مانند سرشک دیدۂ تر

پردے سے نہ دایہ نے نکالا　　پتلی سا نگاہ رکھ کے پالا

جب نامِ خدا جواں ہوا ہو　　مانند نظر رواں ہوا ہو

دیکھا تھا شکار گاہ سے شاہ　　نظارہ کیا پسر کا ناگاہ

صاد آنکھوں کی دیکھ کر پسر کی　　بینائی کے چہرے پر نظر کی

لبِ شہ ، ہوئی خموشی　　کی نورِ بصر نے چشمِ پوشی

دیکھی آنکھ جو شاہ نے رونمائی　　چشمک سے نہ بھائیوں کو بھائی

ہر چند کہ پادشہ نے ٹالی　　اس ماہ کو شہر سے نکالا

گھر گھر یہی ذکر تھا یہی شور　　تاراج ہوا نورِ دیدۂ کور

آیا کوئی لے کے نسخۂ نور　　لایا جا کے سرمۂ طور

تقدیر سے چل سکا نہ کچھ زور　　بینا نہ ہوا وہ دیدۂ نور

ہوتا ہے وہی جو خدا چاہے　　مختار ہے جس طرح بنائے

اشعار کی تشریح

ملک فارس میں ایک شہنشاہ رہتا تھا، اس کے چار بچے تھے اور اسے ایک اور اولاد ہونے والی تھی۔ حسبِ معمول بادشاہ نے زائچوں سے اس اولاد کے متعلق فال نکالا۔ پتہ چلا کہ لڑکا نیک بخت اور چاند کی طرح ہوگا اور بڑا ذہین وفطین بھی۔ لیکن تھوڑا سا بدنصیب، کیونکہ جب اسے باپ یعنی بادشاہ دیکھے گا تو وہ نابینا ہو جائے گا۔ بادشاہ یہ سن کر سوچ میں پڑ گیا۔ الغرض لڑکے کی پیدائش ہوئی اور اس کا نام تاج الملوک رکھا گیا اور اسے بڑے احتیاط کے ساتھ بادشاہ کی نظروں سے دور رکھ کر پرورش کی جاتی رہی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک دن شکار کے موقع پر بادشاہ نے اپنے لڑکے کو شکار گاہ میں دیکھ ہی لیا، کچھ ہی لمحوں میں وہ نابینا ہو گیا۔ یہ خبر سارے ملک میں پھیل گئی۔ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹرں سے بادشاہ کی آنکھ کی روشنی واپس لانے کی کوشش کی گئی مگر تقدیر کی بات تھی کہ تمام نسخے ناکام ہو گئے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

پورب	مشرق	چشمک	آنکھ کی روشنی
سلطان	بادشاہ	جبیں	خوبصورت، چاند کی طرح چمک دار
ذی جاہ	بلند مقام والا۔ عزت والا	ابتر	خراب
لشکر	فوج	سرشک	چکر آنا
لشکر کش	فوج کا حملہ کرنا	دیدہ	آنکھ
دشمن کش	دشمن پر حملہ کرنے والا	تپلی سی نگاہ رکھنا	سخت دیکھ بھال کرنا، کڑی نگاہ رکھنا
شہر یار	شہر والے۔ دوست	گلِ فام	پھول کی طرح
فرزند	بیٹا	رواں	گزرنا
دانا	چالاک	شکارگاہ	شکار کرنے کی جگہ
عاقل	عقل والا	صاد آنکھیں	خوب صورت آنکھیں
زکی	پاک باز	بینائی	روشنی
ذکی	ذہین	چشم پوشی	نظر انداز کرنا
خردمند	عقل مند	شور	ہنگامہ
پس ماندہ	کمزور	نورِ دیدۂ کور	آنکھوں کی روشنی
پیش خیمہ	آگے بڑھنا	مختار	سارے اختیارات کا مالک یعنی خدائے تعالیٰ
مہر انوار	چاند کی طرح چمک دار		

II مندرجۂ ذیل الفاظ کی واحد جمع بنائیے:

1	سلطان	
2	فرزند	
3	ذکی	
4	طفل	
5	خرد	

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:52 PM

III مترادفات اپنی کاپی میں لکھ کر یاد کیجیے:

(فطین   عقل مند   فوج   دوست   پسر   ذی شان)

1	فرزند	
2	یار	
3	لشکر	
4	ذی جاہ	
5	دانا	
6	ذہین	

IV اضداد لکھ کر یاد کیجیے:

1	پسر	
2	مادر	
3	خردمند	
4	گل	
5	بینا	
6	آقا	
7	تندرست	

V۔ اشعار کے الفاظ کی الٹ پھیر درست کیجیے:

(1)	پورب میں شہنشاہ ایک تھا ذی جاہ، سلطان زین الملوک	
(2)	دانا، عاقل، ذکی، خردمند دئے تھے فرزند چار خالق	
(3)	سے تقدیر نہ چل سکا کچھ زور وہ دیدۂ نور سے نہ ہوا بینا	

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:52 PM

VI بحوالۂ متن ان اشعار کی تشریح کیجیے:

(1) نور آنکھ کا کہتے ہیں پسر کو
چشمک تھی نصیب اس پدر کو

(2) نظروں سے گرا وہ طفلِ ابتر
مانند سرشک دیدۂ تر

(3) تھا افسر خسرواں وہ گل نام
پالا تاج الملوک رکھ کے نام

VII مندرجۂ ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

(1) مثنوی کی تعریف کیجیے؟
(2) اردو میں کس کس شاعر کی مثنویاں مشہور ہیں؟
(3) زین الملوک کے کتنے بیٹے تھے؟
(4) پانچویں بیٹے کی پیدائش پر نجومیوں نے بادشاہ سے کیا کہا؟
(5) بادشاہ زین الملوک کیوں اندھا ہوگیا؟

VII ''مثنوی'' کا خلاصہ لکھیے اور یاد کیجیے؟

عملی مشق

ذیل میں دیے گئے (نامکمل پیراگراف) کو مکمل مضمون کی شکل دے کر اس کا ایک عنوان منتخب کیجیے:

ملک فارس میں .... تھا، خدا نے اسے .... اولاد دیے تھے۔ آخر میں ایک ....ہونے والا تھا.................. بادشاہ نے زائچوں سے .... کنڈلی ....معلوم یہ ہوا کہ بچہ ....ہوگا۔ مگر بڑا ہی .... ہوگا۔ ....اس کو دیکھ نہیں سکے گا۔

(چار لڑکا شہنشاہ گیتی پناہ تھی خوب صورت بشکل چاند بدنصیب بادشاہ)

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:52 PM

اکائی 2
حصہ نثر

آخری گلاب

ماخوذ

سیکھنے کے مقاصد

- سماج کے آداب کی پہچان کروانا
- چھوٹی بچت کے فوائد پر روشنی ڈالنا
- امداد باہمی کے فوائد کو اجاگر کرنا۔
- مضمون میں موجود اہم الفاظ کے معنی کو جاننے کی کوشش کرنا۔

فیاض بھولی بھالی صورت اور بڑی بڑی آنکھوں والا لڑکا تھا۔لیکن انتہائی شریر۔کبھی کسی پڑوسی کے دروازے پر دستک دے کر بھاگ جاتا۔کبھی محلّے کے نل پر پانی کے انتظار میں کھڑی ہوئی عورتوں کی آنکھ بچا کر قطار میں رکھے ہوئے گھڑوں کو آگے پیچھے کر دیتا۔اور وہ عورتیں آپس میں الجھ جاتیں۔غرض اپنی نت نئی شرارتوں سے فیاض چھوٹے بڑے، ہر ایک کو تنگ کیا کرتا تھا۔خاص طور پر اپنے پڑوس میں رہنے والی دادی نصیبہ کو تو بے حد ستایا کرتا تھا۔چھٹیوں میں کبھی ان کی چھت پر پتنگ بازی کرتا تو کبھی ان کے آنگن کے باغ میں اودھم مچاتا اور کیاریاں اجاڑتے پھرتا۔نصیبہ دادی ڈنڈا لے کر اس کے پیچھے پڑ جاتیں اور وہ دوڑ کر ان کی پہنچ سے دور نکل جاتا۔

بے چاری نصیبہ دادی! وہ اپنے گھر میں اکیلی تھیں۔ایک بوڑھی ملازمہ ان کے ساتھ رہتی تھی، ان کے شوہر کا انتقال ہوئے مدت ہو چکی تھی، ان کا بیٹا شاداب اور اس کی فیملی، امریکہ چلے گئے تھے۔ایک تو وہ دمے کی مریضہ تھیں، اس پر فیاض کی شرارتیں الگ۔

ایک دن، حسبِ عادت فیاض اپنے دوست وحید کے ساتھ نصیبہ دادی کی چھت پر جا دھمکا۔اور شور مچاتا رہا۔لیکن نہ تو دادی ڈنڈا لے کر آئیں، نہ ہی بوڑھی ملازمہ نے انہیں ٹوکا۔پھر فیاض نے نصیبہ دادی کے پیڑ کے سارے کچے پکے جام (امرود) توڑ ڈالے۔اس پر بھی کوئی نہ آیا۔پہلے تو فیاض کو حیرت ہوئی پھر وہ جام کھانے میں منہمک ہو گیا۔کھاتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ شاید دادی کو بھی شرارتیں سہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔اچانک اس کی نظریں صدر دروازے پر پڑی۔جہاں صبح کا اخبار اور دودھ کی بوتل جوں کا توں رکھا ہوا تھا۔اچانک فیاض کو خیال آیا دادی کہیں باہر تو نہیں گئیں۔پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔پھر اس نے سوچا ”کہیں باہر جاتیں تو باہر“

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:52 PM

صدر دروازے پر قفل ضرور ڈالتیں ....تو پھر..................یقیناً کچھ گڑ بڑ ہے''

وہ دونوں صدر دروازے کے قریب آئے، دیکھا کہ دروازہ بند ہے اس نے وحید سے کہا'' تم یہیں ٹھہرو......میں ذرا چاروں طرف سے گھر کو دیکھ لیتا ہوں''۔

لیکن ذرا سنبھل کر'' وحید نے کہا'' دادی کے ڈنڈے سے بچنا۔''

فیاض مکان کے پچھواڑے میں گیا۔ پچھلا دروازہ بھی اندر سے بند تھا۔ پھر تو وہ دیوار چڑھ کر صحن میں اتر گیا۔ گھر میں داخل ہوا۔ ایک کمرے سے کسی کے کراہنے کی آواز آرہی تھی۔ لپک کر وہ اس کمرے میں گیا۔ تو دیکھا نصیبہ دادی کمبل اوڑھے پلنگ پر کراہتے پڑی ہیں۔ قریب پہنچ کر اس نے پوچھا'' کیا بات ہے دادی آپ بیمار ہیں؟ دادی نے آنکھیں کھولیں۔ پہلے تو فیاض حیرت سے دیکھتا رہا پھر ایک ہمدرد کو پا کر انہیں اطمینان بھی ہوا۔'' ہاں بیٹا، کل سے شدید بخار ہے۔ چل پھر نہیں سکتی''۔ انہوں نے تکلیف سے کہا۔

'' آپ کی ملازمہ کہاں ہے؟''۔

'' وہ چھٹی پر گئی ہے ....شاید آج شام تک آجائے'' دادی نے بڑی مشکل سے کہا'' ٹھیک ہے آپ گھبرائیے نہیں۔ میں ابھی ڈاکٹر کو لے آتا ہوں اس نے صدر دروازہ کھولا اور وحید کو اندر بلایا اور کہا۔'' تم دادی کی ذرا دیکھ بھال کرو۔ یہ دودھ گرم کر کے پلاؤ۔ میں ڈاکٹر کو لے آتا ہوں''۔

فیاض دوڑتا ہوا اپنے گھر پہنچا۔ اپنے مٹی کے غلے کو توڑ کر پیسے نکالا۔ کوئی ڈیڑھ دو سو روپے تھے۔ اتنی رقم ڈاکٹر کی فیس اور دواؤں کے لئے کافی تھی۔ ڈاکٹر نے دادی کا معائنہ کیا۔ انجکشن دئے۔ اور دوائیں لکھ دیں۔ انھوں نے بتایا کہ کہ دادی کو نمونیا ہو گیا ہے۔ ان کا علاج اور ان کی دیکھ بھال ضروری ہے۔'' فیاض نے ڈاکٹر کی فیس ادا کی۔ اور بازار سے دوائیں لے آیا۔ دونوں بچے دادی کے پاس ہی بیٹھے رہے۔ دوا ، دارو کرتے رہے۔ دادی کی نظریں بار بار کھڑکی کی طرف اٹھ جاتیں جس میں سے باغ میں کھڑے گلاب کے پودے اور ان پر کھلے ہوئے سرخ گلاب کے پھول صاف نظر آرہے تھے۔

نصیبہ دادی انہیں دیکھ دیکھ کر بڑ بڑانے لگتیں۔'' یہ اس موسم کے آخری گلاب ہیں۔ یہ گلاب میری زندگی ہیں۔'' فیاض نے پوچھا'' کیا بڑ بڑا رہی ہو دادی؟''

'' آں ..... وہ چونک پڑیں پھر انہوں نے کہا'' بیٹا! وہ گلاب دیکھ رہے ہونا۔ یہ میری زندگی ہیں، یہ اس موسم کے آخری گلاب ہیں ایک ایک کر کے جھڑ جائیں گے۔

'' تو کیا ہوا.....اگلی بار نئے پھول آجائیں گے'' بچوں نے کہا۔

'' بچو! جانے کیوں مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جب یہ سارے پھول جھڑ جائیں گے تو میں بھی نہ بچوں گی''۔ '' ایسا مت کہئے دادی''۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:53 PM

دونوں نے ایک ساتھ کہا ''کہیں ایسا بھی ہوتا ہے .....یہ آپ کا خیال ہے''۔

نصیبہ دادی کو یہ وہم ہو گیا کہ ان پھولوں کے ختم ہوتے ہی ان کی زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا۔ فیاض اور وحید اگر چہ دادی کی دل جوئی میں لگے ہوئے تھے لیکن فیاض دادی کے وہم سے متعلق کچھ پریشان سا تھا۔اس کی نظریں بھی بار بار، ان سرخ گلابوں کی طرف اٹھ جاتیں۔شام کو بوڑھی نوکرانی آئی۔تو وہ دونوں نکل پڑے۔ چلتے چلتے وحید نے پوچھا۔ ''فیاض ....ڈاکٹر کی فیس تمہارے پاس کہاں سے آئی؟''

میرے غلّے سے! فیاض نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔

''تم نے تو وہ رقم اپنی سالگرہ پر کوئی یادگار تحفہ خریدنے کے لئے رکھا تھا''

''ہاں اگر دادی ٹھیک ہو جائیں تو میری سالگرہ کا سب سے بڑا تحفہ یہی ہوگا۔بس دادی جی زندہ رہیں۔ انھیں جینا ہی ہوگا''۔فیاض نے ایک عزم کے ساتھ کہا۔دونوں بچے اپنے اپنے گھر لوٹ گئے۔

نصیبہ دادی روزانہ گلاب کے پھولوں کو دیکھتی رہتیں۔ایک ایک کر کے پھول جھڑتے جا رہے تھے۔دونوں بچے اپنی معصوم باتوں سے ان کے وہم کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے۔ایک پودے پر جب آخری گلاب رہ گیا تو فیاض نے کہا ''دیکھنا دادی.....اس پھول کے جھڑنے تک آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔ہم نے دعائیں مانگی ہیں۔یہ پھول جلد جھڑے گا نہیں۔ بس! آپ اپنے دل سے وہ وہم نکال دیجئے''

بچوں کی محبت بھری باتیں سن کر دادی کی آنکھیں بھر آئیں۔''اچھا بچو! جذبات کے مارے وہ کچھ کہہ نہ سکیں۔

روزانہ صبح دادی کھڑکی پر نظریں ڈالتیں تو باہر گلاب کو مسکراتا جھومتا پاتیں۔اس مسکراتے ہوئے پھول کو دیکھ کر دادی کے بجھے ہوئے دل میں جینے کی امنگ جاگنے لگی۔وہ دھیرے دھیرے سے ٹھیک ہونے لگیں۔وہ سرخ گلاب مسکرا مسکرا کر، ان کے حوصلے بڑھاتا اور اس پر دونوں کی پیار بھری باتیں الگ۔دادی جلد ہی صحت یاب ہو گئیں۔چلنے پھرنے لگیں۔

ایک دن ہی صبح ہی صبح نصیبہ دادی اٹھ کر باغ میں گئیں تا کہ اس گلاب کا شکریہ ادا کر سکیں۔قریب پہنچ کر دیکھا کہ وہ ایک پلاسٹک کا نقلی گلاب ہے۔جسے چابکدستی کے ساتھ شاخ پر باندھ دیا گیا ہے۔جو بارش اور ہواؤں میں بھی مسکراتا کھڑا رہا۔انہوں نے سوچا ہو، نہ ہو۔ یہ فیاض کی شرارت ہے۔اس انوکھی شرارت پر ان کی آنکھیں بھر آئیں اور ان کا دل فیاض کے لئے محبت سے بھر گیا۔

حاصل مطالعہ

اس سبق کے ذریعہ چھوٹی بچت کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ہمدردی کیسے کی جانی چاہئے۔اس سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔یہی نہیں، بلکہ ساتھ ہی نفسیاتی طور پر ایک بیمار شخص کا علاج کس طرح کیا جا سکتا ہے، یہ بھی اس سبق میں بتایا گیا ہے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:54 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

قطار	:	عمودی لائین ۔ عمودی ترتیب
وہم	:	وسوسہ۔ برا خیال
غلہ	:	ننھا ڈبہ یا مٹی کا برتن جس میں بچے پیسے جمع کرتے ہیں۔
عزم	:	پکا ارادہ
منہمک	:	مصروف ہونا، جٹ جانا

II مندرجۂ ذیل مرکبات کے معانی پر غور رتے ہوئے یاد کیجئے:

حسبِ عادت	:	عادت کے مطابق
صدر دروازہ	:	بڑا دروازہ جس سے لوگ گھر میں آتے جاتے رہتے ہیں۔
دل جوئی	:	تسلی، دلاسہ
بجھا ہوا دل	:	مایوس۔ اداس دل
صحت یاب	:	صحت مند۔ تندرست
چابک دستی	:	ہوشیاری۔ چالاکی۔ کاریگری
یادگار	:	یاد رہنے والی نشانی
چابک دست	:	ہوشیار، مشّاق

III الفاظ کے مترادفات دئے گئے ہیں، آپ بھی اپنی طرف سے ایک عدد مترادف لکھئے:

صحت یاب	=	صحت مند	شفایاب
وہم	=	وسوسہ	گمان
چابک دست	=	ہوشیار	چالاک

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:54 PM

IV اضداد کو جوڑیے :

الف	ب
وہم	خام دست
چابک دست	علیل
صحت یاب	یقین

V ذو معانی الفاظ یاد کیجیے:

غلہ : پیسے جمع کرنے کا برتن، گولک، ہنڈی

غلہ : اناج

یادگار : نشانی

یادگار : پرانی عمارت، آثار

VI مثال کے مطابق نیچے دیے گئے الفاظ سے تعلق رکھنے والے الفاظ سبق سے ڈھونڈ کر نکالیے:

1	باغ	کیاریاں	گلاب کے پودے	گلاب	جام کے پیڑ	جام	موسم	پھولوں کا جھڑنا
2	گھر							
3	علاج							

VII ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

1	پتنگ بازی	
2	چابک دستی	
3	معائنہ	
4	وہم	
5	عزم	

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:54 PM

VIII ان الفاظ پر غور کیجئے اور مطلب بیان کیجئے۔

1	روزِ جزا	=	روز	+	جزا	=	قیامت کا دن
2	حالِ دل	=		+		=	
3	رنگِ دل	=		+		=	
4	حسبِ عادت	=		+		=	
5	راہِ اعتدال	=		+		=	
6	دینِ اسلام	=		+		=	

IX مندرجۂ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

1 نصیبہ دادی کیوں تنہا رہتی تھیں؟

2 نصیبہ دادی کے ساتھ فیاض کس طرح پیش آتا تھا؟

3 فیاض کی شرارت کے باوجود نصیبہ دادی کیوں باہر نہ آئیں؟

4 فیاض نے ڈاکٹر کی فیس کس طرح ادا کی؟

5 نصیبہ دادی کو کس بات کا وہم ہو گیا تھا؟

X تفصیلی جوابات لکھئے۔

1 فیاض کے کردار پر بحث کیجئے؟

2 نصیبہ دادی کا وہم کیا تھا اور اسے کیسے دور کیا گیا؟

3 نصیبہ دادی کی صحت یابی کی وجہ کیا تھی؟

4 بچوں کی تیمارداری کا حال لکھئے؟

5 فیاض نے نصیبہ دادی کے وہم کا کیا علاج ڈھونڈ نکالا؟

XI اس سبق کے لئے ان میں سے کوئی اور عنوان منتخب کیجئے

(1) فیاض اور دادی (2) گلاب اور زندگی (3) انوکھی شرارت

عملی مشق:

اپنے شہر کی بوڑھی، لاوارث، بیوہ عورت کی مدد کیجئے اور اس پر اپنے الفاظ میں چند مختصر باتیں لکھئے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:54 PM

اکائی 2

غزلیات

غزل

کاظم نائطی

شاعر کا تعارف

کاظم نائطی ٹمل ناڈو کے ایک معتبر اور قادر الکلام شاعر ہیں، مدراس میں اردو شعر و ادب کی روایت کو آگے بڑھانے میں آپ کی خدمات کا اعتراف ناگزیر ہے۔ آپ نے شاعری کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ غزل میں آپ کا رنگ سخن روایت سے مضبوط بھی ہے اور آزاد بھی۔ مدراس اور بیرون مدارس کے معتبر جرائد و رسائل میں آپ کی غزلیں جگہ پا چکی ہیں۔ آپ کی غزلوں میں موضوعات کا تنوع اور فن کی نت نئی جھلکیاں قاری کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہیں۔ یہی کاظم نائطی کی کامیابی کا راز ہے۔

ابھی ہیں پیالے ابل جانے والے
بہکنے لگیں گے سنبھل جانے والے

چلو اپنے چہرے کی تصویر اتاریں
یہ منظر ہیں ہر دم بدل جانے والے

دعاؤں سے اور منتوں سے ہماری
وہ کس دن ہیں ایام ٹل جانے والے

کوئی بات رستے میں روکے ہوئے ہے
مگر ہم تھے آگے نکل جانے والے

جو کھوٹے ہیں سکے کھرے سے بھلے ہیں
نظر چوکنے پر ہیں چل بس جانے والے

خدا کی طرف اب تو ڈھل جاؤ کاظمؔ
یہ چاند اور ستارے ہیں ڈھل جانے والے

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:54 PM

غزل کی مختصر تشریح: شاعر کہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی ہر دم بدلتی رہتی ہے جیسے انسانوں کے حالات بدلتے رہتے ہیں، اس لئے چہرے کی تصویر کو محفوظ کر لینا چاہئے کیوں کہ یہ نقشہ ہر لحظہ بدل رہا ہے، مصیبت کے دن کب ٹلیں گے پتہ نہیں، ہم آگے تو نکل جانا چاہتے ہیں مگر ہے کوئی راستہ روکے ہوئے۔ ذرا سی بھول چوک پر کھوٹے سکے بھی کھرے سکوں کی طرح چل جاتے ہیں۔

آخر میں شاعر اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے نصیحت کرتے ہیں کہ اب تو خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ! اس لئے کہ دنیا کی ہر چیز یہاں تک کہ چاند اور ستارے بھی ڈھل جانے والے ہیں تو انسان کی عمر کا کیا کہنا وہ بھی ایک دن ڈھل جائے گی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

پیالہ	:	کٹورا
بہکنا	:	پھسل جانا
منت	:	احسان
یوم	:	دن
ٹل جانا	:	گزر جانا
کھوٹے	:	نقلی
کھرے	:	اصلی
نظر چوکنا	:	نظر نہ پڑنا

II ان الفاظ کی جمع لکھئے

1	پیالہ	
2	منت	
3	یوم	
4	کھوٹا	
5	کھرا	

III اضداد لکھئے:

1	کھرا	
2	ٹل	
3	دعا	
4	بہکنا	
5	یوم	

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:55 PM

IV ذیل کے مصرعوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجئے

(1) ابھی ہیں پیالے .... جانے والے

.... لگیں گے سنبھل جانے والے

(2) دعاؤں سے اور .... سے ہماری

وہ کس دن ہیں ایام ٹل ....

V ذیل کے اشعار کی لفظی ترتیب درست کیجئے؟

(1) سکے کھرے سے جو کھوٹے ہیں بھلے ہیں

چل جانے نظر چوکنے پر ہیں والے

(2) رستے میں بات کوئی روکے ہوئے ہے

آگے نکل جانے والے مگر ہم تھے

VI بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) چلو اپنے چہرے کی تصویر اتاریں

یہ منظر ہیں ہردم بدل جانے والے

(2) جو کھوٹے ہیں سکے کھرے سے بھلے ہیں

نظر چوکنے پر ہیں چل بس جانے والے

VII ذیل کے سوالوں کا مختصر جواب لکھئے؟

(1) شاعر اپنے چہرے کی تصویر کیوں نکالنا چاہتا ہے؟

(2) کس کی تاثیر سے ایام ٹل جائیں گے؟

(3) رکاوٹ کے باوجود شاعر کس طرف نکل جانا چاہتا ہے؟

(4) کھوٹے سکے کب بدل جائیں گے؟

(5) شاعر کس کی طرف مائل ہونے کی تلقین کرتا ہے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:55 PM

اکائی 2

سرسری مطالعہ

مرحوم کی یاد میں

پطرس بخاری

ایک دن مرزا صاحب اور میں ، برآمدے میں ساتھ ساتھ کرسیاں ڈالے چپ چاپ بیٹھے تھے، اور ہم دونوں اپنے اپنے خیالات میں غرق تھے۔ مرزا صاحب تو خدا جانے کیا سوچ رہے تھے، لیکن میں زمانے کی ناسازگاری پر غور کر رہا تھا۔ دور سڑک پر تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ایک موٹر گذر جاتی تھی، میری طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ میں جب کبھی کسی کی موٹر کار دیکھتا ہوں مجھے زمانے کی ناسازگاری کا خیال ضرور ستاتا ہے، اور میں کوئی ایسی ترکیب ضرور سوچنے لگتا ہوں جس سے دنیا کی تمام دولت سب انسانوں پر تقسیم کی جاسکے۔ اگر میں سڑک پر پیدل جا رہا ہوں، اور کوئی موٹر اس ادا سے گذر جائے تو اس دن گھر میں آ کر علمِ کیمیا کی وہ کتاب نکال لیتا ہوں جو میں نے ایف۔ اے میں پڑھی تھی اور اس غرض سے اس کا مطالعہ کرنے لگتا ہوں کہ شاید بم بنانے کا کوئی نسخہ ہاتھ آجائے۔

میں کچھ دیر تک آہیں بھرتا رہا۔ مرزا صاحب نے کچھ توجہ نہ کی، آخر میں نے خاموشی کو توڑا۔ اور مرزا صاحب سے مخاطب ہو کر بولا۔

''مرزا صاحب، میں ایک موٹر خریدنے لگا ہوں۔''

''مرزا بولے ''کیا کہا تم نے؟ کیا خریدنے لگے ہو؟''

میں نے کہا۔ ''سنا نہیں تم نے۔ میں ایک موٹر کار خریدنے لگا ہوں۔

لیکن روپے کا بندوبست کیسے کرو گے؟ ''میں اپنی کئی قیمتی اشیاء بیچ سکتا ہوں۔''

مرزا بولے ''کون کون سی مثلاً'' میں نے کہا۔ ''ایک تو میں اپنا سگریٹ کیس بیچ ڈالوں گا۔''

مرزا کہنے لگے۔ ''چلو دس آنے تو یہ ہو گئے، باقی ڈھائی تین ہزار کا انتظام بھی اسی طرح ہو جائے گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

مرزا بولے۔ ''تمھیں ایک ترکیب بتاؤں...... ایک سائیکل لے لو۔''

میں نے کہا۔ ''وہ روپے کا مسئلہ تو پھر بھی جوں کا توں رہا۔ کہنے لگے مفت۔

میں نے حیران ہو کر پوچھا۔ ''مفت'' ....وہ کیسے؟

کہنے لگے۔ ''مفت ہی سمجھو .... آخر دوست سے قیمت لینا بھی کہاں کی شرافت ہے، البتہ تم احسان قبول کرنا

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:55 PM

گوارا نہ کرو تو اور بات ہے؟'' ''ہے کس کی......؟'' مرزا بولے''میرے پاس ایک بائیسکل پڑی ہے وہ تم لے لو''۔

یقین مانئے مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔شرم کے مارے پسینہ پسینہ ہو گیا۔

میں نے کہا''مرزا مفت نہ لوں گا۔یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔'' سچ مچ مجھے اس کی قیمت بتا دو۔

مرزا بولے''قیمت کا ذکر کر کے گویا تم مجھے کانٹوں میں گھسیٹتے ہو اور جس قیمت پر میں نے خریدی تھی، وہ تو بہت زیادہ تھی، اور اب تو وہ اتنے کی ....رہی نہیں۔

میں نے پوچھا۔''تم نے کتنے میں خریدی؟'' کہنے لگے۔میں نے پونے دوسو روپے میں خریدی تھی، میں نے کہا۔''کیا بہت پرانی ہے۔؟

بولے۔''نہیں ایسی پرانی بھی کیا ہوتی، میرا لڑکا اس پر کالج آیا کرتا تھا اور اسے کالج چھوڑے ابھی دو سال بھی نہیں ہوئے، لیکن اتنا ضرور ہے وہ آج کل کی سائیکلوں سے ذرا مختلف ہے، آج کل تو سائیکلیں ٹین کی بنتی ہیں جنھیں کالج کے سر پھرے لونڈے سستی سمجھ کر خرید لیتے ہیں، پرانی سائیکلوں کے ڈھانچے مضبوط ہوا کرتے تھے۔''

میں نے کہا۔نا مرزا قیمت تو تمہیں لینی پڑے گی .....اچھا تم یوں کرو ....

میں تمہاری جیب میں کچھ روپے ڈال دیتا ہوں ....تم گھر جا کر گن لینا.....اگر تمہیں منظور ہوئے تو کل سائیکل بھیج دینا.............ورنہ روپے واپس بھیج دینا ۔ مرزا بولے ''بھئی جیسے تمہاری مرضی، میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں کہ قیمت ویمت جانے دو۔لیکن میں جانتا ہوں، تم نہ مانو گے۔''

باہر آیا، چالیس روپے مٹھی میں بند کر کے مرزا کی جیب میں ڈال دئے اور کہا''مرزا اس کو قیمت نہ سمجھنا، لیکن ایک مفلس دوست کی حقیری سی رقم سمجھ کر منظور کرنا۔تمہیں اپنی توہین معلوم نہ ہو تو کل سائیکل بھجوا دینا۔

مرزا چلنے لگے تو میں نے پھر کہا، مرزا کل صبح ہی صبح بھجوا دینا، رخصت ہونے سے پہلے میں نے ایک دفعہ پھر کہا۔

مرزا کہنے لگے''ذرا اُسے جھاڑ پونچھ لینا...............اور تیل وغیرہ ڈال دینا۔میرے نوکر کو فرصت ہوئی تو میں خود ہی ڈلوا دوں گا

..........ورنہ تم خود ڈال لینا۔''

میں نے کہا۔ ''ہاں، ہاں، وہ سب کچھ ہو جائے گا۔تم کل ضرور بھیج دینا، اور دیکھنا آٹھ بجے یا ساڑھے آٹھ بجے تک پہنچ جائے .....اچھا خدا حافظ۔

رات کو بستر پر لیٹا تو سائیکل پر سیر کرنے کے مختلف پروگرام تجویز کرتا رہا، یہ ارادہ تو پختہ کر لیا کہ دو تین دن کے اندر اردگرد کی

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:56 PM

تمام مشہور تاریخی عمارات اور کھنڈرات کو نئے سرے سے دیکھ ڈالوں گا، اس کے بعد اگلے گرمی کے موسم میں ہو سکے تو سائیکل پر کشمیر وغیرہ کی سیر کروں گا صبح صبح ہوا خوری کے لئے ہر روز نہر تک جایا کروں گا۔ ڈوبتے ہوئے آفتاب کی روشنی جب سائیکل کے چمکیلے حصوں پر پڑے گی تو بائیسکل جگمگا اٹھے گی، اور ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے ایک راج ہنس زمین کے ساتھ اڑ رہا ہو.....صبح اُٹھا تو اٹھتے ہی نوکر نے یہ خوشخبری سنائی کہ حضور، وہ سائیکل آ گئی ہے۔ میں نے کہا '' اتنے سویرے؟''

نوکر نے کہا۔'' وہ تو رات ہی آ گئی تھی، آپ سو گئے تھے، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا اور ساتھ ہی مرزا کا آدمی ایک اوزار بھی دے گیا ہے۔ نوکر سے کہا سائیکل کو کسی کپڑے سے خوب اچھی طرح جھاڑ لو، اور یہ موڑ پر جو سائیکل والا بیٹھا ہے اس سے جا کر سائیکل میں ڈالنے کا تیل لے آؤ، اور دیکھو، اور جہاں جہاں تیل دینے کی ضرورت ہو وہاں تیل دے دینا، اور بائسیکل باہر نکال رکھو۔ ہم ابھی کپڑے پہن کر آتے ہیں۔ ذرا جلدی جلدی چائے پی، غسل خانے میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ'' چل چل چنبیلی باغ میں'' گاتا رہا۔ اس کے بعد کپڑے بدلے۔

اوزار کو جیب میں ڈالا اور کمرے سے باہر نکلا۔ برآمدے میں آیا تو دیکھا کہ ایک عجیب وغریب مشین پر نظر پڑی، ٹھیک طرح پہچان نہ سکا کہ کیا چیز ہے، نوکر سے دریافت کیا'' کیوں بے! یہ کیا چیز ہے؟''

نوکر بولا '' حضور یہ سائیکل ہے۔'' میں نے کہا بائسیکل؟ کس کی بائسیکل ؟

کہنے لگا، مرزا صاحب نے آپ کے لئے بھجوائی ہے۔ میں نے کہا۔ '' اور جو سائیکل رات کو انہوں نے بھجوائی تھی وہ کہاں گئی؟'' کہنے لگا ''یہی تو ہے''۔

میں نے کہا'' کیا بکتا ہے جو بائسیکل مرزا صاحب نے کل رات کو بھیجی تھی وہ بائسیکل یہی ہے؟۔

میں'' جی ہاں''............''اچھا .... '' پھر اُسے دیکھنے لگا۔

''اس کو صاف کیوں نہیں کیا''۔ ''حضور دو تین دفعہ صاف کیا ہے۔''

''تو یہ میلی کیوں ہے؟'' نوکر نے اس کا جواب دینا شاید مناسب خیال نہیں کیا۔

''اور تیل لایا؟'' ''ہاں حضور لایا ہوں۔'' دیا۔؟

'' حضور وہ تیل دینے کے چھید ہوتے ہیں، وہ نہیں ملتے۔'' ''کیا وجہ ''؟

''حضور دُھروں رنگ جما ہے، وہ سوراخ کہیں بیچ میں دب دبا گئے ہیں۔''

آخر کار بائسیکل پر سوار ہوا، پہلا ہی پاؤں چلایا تو معلوم ہوا کہ جیسے کوئی مُردہ ہڈیاں چٹخا چٹخا کر اپنی مرضی کے خلاف زندہ رہا ہو .... گھر سے نکلتے ہی کچھ تھوڑی سی اترائی تھی۔ اس پر سائیکل خود بخود چلنے لگی، لیکن اس رفتار سے جیسے تارکول زمین پر بہتا ہے اور

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:56 PM

ساتھ ہی ساتھ مختلف حصوں سے طرح طرح کی آوازیں برآمد ہونا شروع ہوئیں۔ ان آوازوں کے مختلف گروہ تھے، چیں چاں، چوں کی قسم کی آوازیں زیادہ تر گدی کے نیچے اور پیچھے پہیوں سے نکلتی تھی .... کھٹ، کھڑ، کرڑ کھرڑ کے قبیلے کی آوازیں مڈگارڈوں سے آتی تھیں۔ چر چرخ قسم کے سر زنجیر اور پیڈل سے نکلتے تھے، زنجیر ڈھیلی ڈھیلی تھی، جب کبھی میں پیڈل پر زور ڈالتا تھا ۔زنجیر میں ایک انگڑائی سی پیدا ہوجاتی تھی جس سے وہ تن جاتی تھی اور چڑ چڑا کر بولنے لگتی تھی اور پھر ڈھیلی ہوجاتی، علاوہ دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں کو بھی حرکت کرتا تھا، چنانچہ سڑک پر جو بھی نشان بن جاتا تھا اس کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی مخمور سانپ لہرا کر نکل گیا ہے۔

مڈگارڈ تھے تو سہی، لیکن پہیّوں کے عین اوپر نہ تھے، ان کا فائدہ صرف یہ ہوتا تھا کہ انسان شمال کی سمت سیر کو نکلے اور آفتاب مغرب میں غروب ہورہا ہو تو مڈگاروں کی بدولت دھوپ سے بچے رہیں گے۔

اگلے پہیے کے ٹائر میں اک بڑا سا پیوند لگا تھا، جس کی وجہ سے پہیہ ہر چکر میں ایک دفعہ اوپر کو اٹھ جاتا تھا۔ اور میرا سر یوں جھٹکے کھا رہا تھا جیسے کوئی متواتر ٹھوڑی کے نیچے مکے مارے جارہا ہو۔ پچھلے اور اگلے پہیے کو ملا کر چوں چوں پھٹ پھٹ چوں چوں کی صدا نکل رہی تھی۔ جب اتار پر سائیکل ذرا تیز ہوتی تو فضا میں ایک بھونچال سا آ گیا اور بائیسکل کے کئی پرزے جو، اب تک سو رہے تھے بیدار ہوکر گویا ہوئے۔

ادھر ادھر کے لوگ چونکے،، ماؤں نے اپنے بچوں کو سینوں سے لگالیا، کھرڑ کھرڑ کے بیچ میں پہیوں کی آواز جدا سنائی دے رہی تھی۔ اس قدر تیز رفتاری بائیسکل کی طبع نازک پر گراں گذری، چنانچہ اس میں یک لخت دو تبدیلیاں واقع ہوگئیں، ایک تو ہینڈل ایک طرف کو مڑ گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں جاتا تو سامنے تھا لیکن مرا تمام جسم دائیں طرف کو مڑا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ سائیکل کی گدی دفعتاً چھ انچ کے قریب بیٹھ گئی۔ چنانچہ جب پیڈل چلانے کے لئے میں ٹانگیں نیچے اوپر کررہا تھا تو میرے گھٹنے ٹھوڑی تک پہنچ جاتے تھے۔ کمر دوہری ہوکر باہر کو نکلی ہوئی تھی اور ساتھ ہی اگلے پہیوں کی اٹھکھیلوں کی جہ سے سر برابر جھٹکے کھا رہا تھا۔

گدّی کا نیچا ہونا از حد تکلیف دہ ثابت ہوا۔ اس لئے میں نے مناسب یہی سمجھا کہ اس کو ٹھیک کرلوں، چنانچہ میں نے بائسیکل کو ٹھہرالیا اور نیچے اترا۔ سائیکل کے ٹھہر جانے سے یک لخت جیسے دنیا میں خاموشی سی چھا گئی ، ایسا معلوم ہورہا تھا کہ جیسے میں ریل کے اسٹیشن سے باہر نکل آیا ہوں۔ جیب کے اندر سے میں نے اوزار نکالا، گدّی کو اونچا کیا اور کچھ ہینڈل کو ٹھیک کیا۔ اور دوبارہ سوار ہوگیا۔

دس قدم بھی نہ چلنے پایا تھا کہ ہینڈل یک لخت نیچے ہوگیا، اتنا کہ گدّی اب ہینڈل سے فٹ بھر اونچی تھی، میرا تمام جسم آگے کو جھکا ہوا تھا، تمام بوجھ دونوں ہاتھوں پر تھا جو ہینڈل پر رکھے ہوئے برابر جھٹکے کھا رہے تھے۔ آپ میری حالت کو تصور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ میں دور سے ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے کوئی عورت آٹا گوندھ رہی ہو۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:57 PM

جب دو میل گذر گئے اور سائیکل کی اٹھک بیٹھک نے ایک مقررہ باقاعدگی اختیار کر لی تو فیصلہ کیا کہ کسی مستری سے پیچ کسوا لینے چاہئیں۔ چنانچہ سائیکل کو ایک دوکان پر لے گیا۔

سائیکل کی کھڑ کھڑ سے جتنے لوگ کام کر رہے تھے، سب کے سب سر اٹھا کر میری طرف دیکھنے لگے، لیکن میں نے جی کڑا کر کے کہا، ''ذرا اس کی مرمت کر دیجئے۔''

ایک مستری آگے بڑھا، لوہے کی اک سلاخ اس کے ہاتھ میں تھی جس سے اس نے مختلف حصوں کو ٹھوک بجا کر دیکھا۔ معلوم ہوتا تھا، اس نے بڑی تیزی سے حالات کا جائزہ لگایا، لیکن پھر بھی مجھ سے پوچھنے لگا ''کس کس پرزے کی مرمت کرائیے گا''۔

میں نے کہا'' بڑے گستاخ ہو تم، دیکھتے ہو کہ صرف ہینڈل اور گدّی کو اونچا کروا کے کسوانا ہے، بس اور کیا؟ ان کو مہربانی کر کے فوراً ٹھیک کر دو، اور بتاؤ کتنے پیسے ہوئے۔''

مستری کہنے لگا۔ ''مڈگارڈ بھی ٹھیک کر دوں؟''

میں نے کہا ''ہاں وہ بھی ٹھیک کر دو۔''

تھوڑی دیر میں ہینڈل اور گدّی پھر اونچی کر کے کس دی گئی، میں چلنے لگا تو مستری نے کہا'' میں نے کس دیا ہے لیکن سب کے سب گھسے ہوئے ہیں، ابھی تھوڑی دیر میں سب ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

میں نے کہا، بدتمیز کہیں کا، دو آنے مفت میں لے لئے؟

بولا ''جناب آپ کو یہ سائیکل بھی تو مفت میں ملی ہوگی، یہ آپ کے دوست مرزا صاحب کی ہے نا؟'' للّو! یہ وہ سائیکل ہے جو پچھلے سال مرزا صاحب یہاں بیچنے کو لائے تھے، پہچانی تم نے؟ بھئی صدیاں گذر گئیں لیکن اس سائیکل کی خطا معاف ہونے میں نہیں آئی۔

میں نے کہا ''واہ مرزا صاحب کے لڑکے اس پر کالج آیا جایا کرتے تھے، ان کو ابھی کالج چھوڑے ہوئے دو سال بھی نہیں ہوئے۔ مستری نے کہا'' ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن مرزا صاحب خود جب کالج میں پڑھتے تھے تو ان کے پاس بھی تو یہی سائیکل تھی۔ میری طبیعت یہ سن کر کچھ مردہ سی ہوگئی۔ میں سائیکل کو ساتھ لئے آہستہ آہستہ پیدل چل پڑا۔ لیکن پیدل چلنا بھی مشکل تھا، اس سائیکل کے چلانے میں ایسے ایسے پٹھوں پر زور پڑتا تھا جو عام سائیکلوں کے چلانے میں استعمال نہیں ہوتے۔، اس لئے ٹانگوں، کندھوں، کمر اور بازوؤں میں اس قدر درد ہو رہا تھا جو برداشت کے قابل نہ تھا۔ مرزا کا خیال رہ رہ کر آتا تھا۔ لیکن میں ہر بار کوشش کر کے اس کو دل سے ہٹا دیتا تھا۔

میں نے بہتر یہی سمجھا کہ جس طرح ہو سکے اب اس سائیکل کو اونے پونے دام میں بیچ کر جو وصول ہو اسی پر صبر وشکر کروں، بلا

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:57 PM

سے دس پندرہ روپے کا خسارہ ہی سہی۔ چالیس کے چالیس روپے تو ضائع نہ ہوں گے۔ راستے میں سائیکلوں کی ایک دوکان آئی وہاں ٹھہر گیا۔

دوکاندار بڑھ کر میرے پاس آیا، لیکن میری زبان کو جیسے قفل لگ گیا تھا۔ عمر بھر کسی چیز کے بیچنے کی نوبت نہ آئی تھی، مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ ایسے موقع پر کیا کہتے ہیں، آخر بڑے سوچ و بچار کے بعد اور بڑے تامل کے بعد منھ سے صرف اتنا نکلا کہ '' یہ سائیکل ہے''۔

دوکاندار کہنے لگا۔'' پھر ؟ ''

میں نے کہا۔ ''لو گے؟'' کہنے لگا ۔ '' کیا مطلب؟ '' میں نے کہا بیچتے ہیں ہم۔

دوکاندار نے مجھے ایسی نظروں سے دیکھا کہ مجھے یہ محسوس ہوا جیسے مجھ پر چوری کا شبہ کر رہا ہے۔ پھر سائیکل کو دیکھا .... پھر مجھے دیکھا ....پھر سائیکل کو دیکھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فیصلہ نہیں کر سکتا، آدمی کون سا ہے، اور سائیکل کون سی ہے؟ آخر کار بولا۔ '' کیا کریں گے آپ اس کو بیچ کر ..... ؟ '' میں نے کہا اس پر سوار ہوگا اور کیا کرے گا؟

دوکاندار بولا ''اچھا ہو ....

خدا بخش! ذرا یہاں آنا، یہ سائیکل بکنے آئی ہے۔

جن حضرت کا نام خدا بخش تھا، انھوں نے دور ہی سے دیکھا '' جیسے بو سونگھ رہے ہوں ...... ''

اس کے بعد دونوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ آخر میں وہ جن کا نام خدا بخش نہیں تھا، میرے پاس آئے اور کہنے لگے ۔

'' آپ سچ مچ بیچ رہے ہیں؟ '' میں نے کہا تو اور کیا محض آپ سے ہم کلام ہونے کا فخر حاصل کرنے کے لئے میں گھر سے یہ بہانہ کر کے لایا تھا۔؟ کہنے لگا۔ تو کیا لیں گے آپ؟

میں نے کہا ''تم ہی بتاؤ؟ '' کہنے لگا۔ ''سچ مچ بتاؤں۔''؟ میں نے کہا۔ '' ہاں ۔''

کہنے لگا ''تین روپے دوں گا اس کے۔''

میرا خون کھول اٹھا، اور میرے ہاتھ پاؤں اور ہونٹ غصے کے مارے کانپنے لگے۔ میں نے کہا۔

''او صنعت و حرفت سے پیٹ پالنے والے، نچلے طبقے کے انسان ! مجھے اپنی توہین کی پرواہ نہیں، لیکن تو نے اپنی بیہودہ گفتاری سے اس بے زبان چیز کو جو صدمہ پہنچایا ہے، اس کے لئے میں تجھے قیامت تک معاف نہیں کر سکتا۔'' یہ کہہ کر میں سائیکل پر سوار ہو گیا۔ اور اندھا دھند پاؤں چلانے لگا۔

مشکل سے بیس قدم گیا ہوں گا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا میری سائیکل کا اگلا پہیہ بالکل الگ ہو کر لڑھکتا ہوا سڑک کے اس پار جا پہنچا

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:58 PM

ہے، اور باقی سائیکل میرے پاس پڑی رہی۔ میں نے فوراً اپنے آپ کو سنبھالا، جو پہیہ الگ ہوگیا تھا اس کو ایک ہاتھ میں اٹھایا ، دوسرے ہاتھ میں باقی ماندہ سائیکل کو تھاما اور چل کھڑا ہوا۔

لوگوں کے ناشائستہ کلمات بھی سنائی دے رہے تھے، ایک آواز آئی '' بس حضرت غصہ تھوک ڈالئے ''۔ ایک بزرگوار اپنے لختِ جگر کی انگلی پکڑے جا رہے تھے، میری طرف اشارہ کر کے کہنے لگے ''دیکھو بیٹا یہ سرکس کی سائیکل ہے، اس کے دونوں پہیے علاحدہ ہو چکے ہیں۔ لیکن میں چلتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد آبادی سے دور نکل گیا، اب میری رفتار میں ایک عزیمت پائی جاتی تھی۔ میرا دل جو کئی گھنٹوں سے ایک کشمکش میں مبتلا تھا، پیچ و تاب کھا رہا تھا، اور اب بہت ہلکا ہو گیا تھا، میں برابر چلتا رہا، حتیٰ کہ ایک دریا پر جا پہنچا، پل کے اوپر کھڑے ہو کر میں نے دونوں پہیوں کو ایک ایک کر کے اس بے پروائی کے ساتھ دریا میں پھینک دیا جیسے کوئی خط لیٹر بکس میں ڈالتا ہے، اور واپس شہر کو روانہ ہو گیا۔ سب سے پہلے مرزا کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، مرزا بولے، اندر آجاؤ۔

میں نے کہا '' آپ ذرا باہر تشریف لائیے، آپ جیسے خدا رسیدہ بزرگ کے گھر میں وضو کئے بغیر کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟

مرزا صاحب باہر تشریف لائے تو میں نے وہ اوزار ان کی خدمت میں پیش کیا جو انہوں نے سائیکل کے ساتھ مفت مجھ کو عنایت فرمایا تھا اور کہا۔

مرزا صاحب آپ ہی اس اوزار سے شوق فرمایا کیجئے، میں اب اس سے بے نیاز ہو چکا ہوں۔

گھر پہنچ کر میں نے پھر علمِ کیمیا کی اس کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا جو میں نے ایف.اے. کے کورس میں پڑھی تھی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

تخیل	:	خیال
ایثار	:	قربانی ، ترجیح دینا
ممنونیت	:	احسان مندی
یگونہ	:	کس قدر
معترض	:	اعتراض کرنے والا
مجمل	:	مختصر
ادق	:	زیادہ مشکل

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:58 PM

عیار	:	دھوکہ باز
اونے پونے	:	کم قیمت
گفت وشنید	:	کہا سنا، سننا، بات چیت کرنا
اضطراری	:	بے قراری، مجبوری
نغمہ	:	ترانہ، گیت
ندامت	:	شرمندگی
درشتی	:	سختی، بے رحمی
فٹن	:	چار پہیوں کی بگھی
بھونچال	:	زلزلہ
ممسک	:	بخیل کنجوس
خسارہ	:	نقصان
منقطع	:	قطع کیا گیا۔ اختتام کو پہنچا ہوا

II محاوروں کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھ کر یاد کیجئے:

1	مینخ نکالنا	عیب نکالنا
2	کانٹوں میں گھسیٹنا	شرمندہ کرنا
3	زبان کو قفل لگانا	بالکل خاموش ہوجانا
4	طاق ہونا	ماہر ہونا
5	دانت پچی کر لینا	دانت جوڑ لینا

100 95 75 25 5 0
9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:58 PM

III مختصر جوابات لکھ کر یاد کیجیے:

(1) مصنف نے ایف اے میں کون سی کتاب پڑھی تھی؟

(2) روپئے کے بندوبست کے بارے میں پطرس نے مرزا سے کیا کہا؟

(3) مرزا نے سائیکل کتنے میں خریدی؟

(4) نوکر نے صبح کیا خوشخبری سنائی؟

(5) مستری نے سائیکل خریدنے کے لئے کتنے پیسے طلب کئے؟

IV۔ افسانہ ' مرحوم کی یاد میں ' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

انگریزی کے بعض الفاظ جو اردو زبان میں عام فہم ہیں۔

اردو کے الفاظ	انگریزی کے الفاظ	اردو کے الفاظ	انگریزی کے الفاظ
مدیر	Editor	اخبار	News paper
تعلیم	Education	شاعری	Poetry
معتمد	Secretary	شاعر	Poet
ناظم	Principal	قومی	National
صحافت	Journalism	بین الاقوامی	International
رسالہ	Magazine	املأ نویسی	Dictation
نثر	Prose	مضمون نویسی	Composition
سوانح حیات	Biography	مضمون	Essay

اسی طرح کے اور الفاظ تلاش کیجئے۔ ان کے انگریزی نام اور اردو کے متبادل الفاظ کو اپنی کاپی میں لکھئے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:58 PM

حروف کی بعض قسمیں

(3) حروفِ تخصیص: ذیل کے حروف جب کسی اسم یا فعل یا ضمیر کے ساتھ آتے ہیں تو معنی میں ایک طرح کی خصوصیت پیدا کردیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: ہی، تو، بھی، وہی، کبھی، ابھی، جبھی، کہیں، وہیں

مثالیں: کل سے آپ ہی کا انتظار ہے   کبھی تو تم آ ہی جاؤنا   کبھی تم بھی آجایا کرو

حرفِ تخصیص " ہی " بعض اسماء و ضمائر کے ساتھ مل کر مرکب الفاظ بنتے ہیں۔

1	کب	ہی کے ساتھ مل کر	کبھی
2	جب	ہی کے ساتھ مل کر	جبھی
3	تب	ہی کے ساتھ مل کر	تبھی
4	اب	ہی کے ساتھ مل کر	ابھی
5	سب	ہی کے ساتھ مل کر	سبھی
6	کہاں	ہی کے ساتھ مل کر	کہیں
7	وہاں	ہی کے ساتھ مل کر	وہیں
8	وہ	ہی کے ساتھ مل کر	وہی
9	یہ	ہی کے ساتھ مل کر	یہی
10	اس	ہی کے ساتھ مل کر	اسی
11	تم	ہی کے ساتھ مل کر	تمہیں
12	ہم	ہی کے ساتھ مل کر	ہمیں
13	تجھ	ہی کے ساتھ مل کر	تمہیں
14	مجھ	ہی کے ساتھ مل کر	مجھی
15	جوں	ہی کے ساتھ مل کر	جوں ہی / جونہی
16	یوں	ہی کے ساتھ مل کر	یونہی

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:58 PM

(4) حروفِ فجائیہ:

وہ الفاظ ہیں جو کبھی جوش اور جذبے میں بے تحاشا زبان سے نکل جاتے ہیں۔ جیسے ہائے، اوہو، ہیں وغیرہ۔ مختلف جذبات اور تاثرات کے لئے الگ الگ حروف استعمال میں آتے ہیں۔

تحسین وآفرین : داد یا شاباشی کے لئے استعمال ہونے والے مختلف الفاظ یہ ہیں:

بارک اللہ　　ماشاءاللہ　　سبحان اللہ　　واہ واہ

شاباش　　جزاک اللہ　　چشم بدور

نفرت کے لئے : استغفراللہ　　لاحول ولاقوۃ　　تھوتھو　　تف تف　　چھی

تعجب کے لئے : اللہ اکبر　　اللہ اللہ

پناہ مانگنے کے لئے : الامان　　الحفیظ　　توبہ الٰہی　　معاذاللہ

تنبیہ کے لئے : خبردار　　دیکھو　　سنو　　سمجھے

سوالات:

(1) حروف تخصیص کسے کہتے ہیں؟

(2) حروف تخصیص کی وجہ بتائیے؟

(3) حروف فجائیہ کب استعمال کئے جاتے ہیں؟

(4) تنبیہ کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ یا حروف کون کون سے ہیں؟

(5) داد یا تحسین کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ یا حروف کون کون سے ہیں؟

(6) الحفیظ　الامان　حروف فجائیہ کی کون سی قسم ہے؟

(7) نفرت ظاہر کرنے والے الفاظ یا حروف لکھئے؟

(8) ارے۔ ارے۔ اللہ اللہ۔ حروف فجائیہ کی کون سی شکل ہے؟

(9) تنبیہ یا خبردار کرنے کے الفاظ کی مثالیں لکھئے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:59 PM

اکائی 3
حصہ نظم

رباعیات

سیکھنے کے مقاصد

- طلباء اردو ادب کے اصناف شاعری کو سیکھنا
- رباعی کے مشہور شعراء کے بارے میں جانکاری حاصل کرنا
- نظم اور رباعی کا فرق معلوم کرنا

مثنوی کی تعریف

رباعی چار مصرعوں والی نظم ہے جس میں پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے میں قافیہ اور ردیف کی پابندی کی جاتی ہے۔ چوتھا مصرعہ جاندار ہوتا ہے، جو رباعی کے مطلب کو سموئے ہوتا ہے۔

خواجہ میر درؔد

رتبہ جسے دیتا ہے خدا دیتا ہے
وہ دل میں فروتنی کو جا دیتا ہے
کرتے ہیں تہی مغز ثنا اپنی
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے

سوالات:

(1) خدا کسے رتبہ دیتا ہے؟

(2) فروتنی کو دل میں جا دینے سے کیا مراد ہے؟

(3) ”تہی مغز“ کیا کہتے ہیں؟

(4) خالی ظرف کی صدا دینے سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:59 PM

خواجہ الطاف حسین حاؔلی

دنیائے دنی کو نقش فانی سمجھو
روداد جہاں کو اک کہانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا
ہر سانس کو عمر جاودانی سمجھو

سوالات:

(1) دنیا دنی کو نقشِ فانی کیوں سمجھنا چاہئے؟
(2) ہر بڑا کام کے شروع سے پہلے عمرِ جاودانی کو سانس کیوں سمجھنا چاہئے؟
(3) کون سی چیز ایک کہانی ہے؟
(4) رباعی کا لب ولباب بیان کیجئے؟

میر انیؔس

گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں
یا معدن و کوہ دشت و دریا دیکھوں
ہرجا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیران ہوں کہ دوآنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

سوالات:

(1) اللہ کی قدرت کے نمونے کہاں کہاں دکھائی دیتے ہیں؟
(2) شاعر کس بات سے حیران ہے؟
(3) ''معدن وکوہ'' کے معنی لکھئے؟
(4) رباعی کا مقصد بیان کیجئے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:59 PM

اکبرالہ آبادی

حاصل کرو علم، طبع کو تیز کرو
باتیں جو بری ہوں ان سے پرہیز کرو
قومی عزت ہے نیکیوں سے اکبر
اس میں کیا ہے کہ نقل انگریز کرو

سوالات:

(1) شاعر اکبر آبادی نے کن باتوں کو حاصل کرنے کی صلاح دی ہے؟

(2) بری باتوں سے پرہیز کرنے کا مطلب کیا ہے؟

(3) بری باتوں کو چھوڑنے کا حکم شاعر کیوں دیتے ہیں؟

(4) ''نقلِ انگریز'' نقصان ہے یا فائدہ؟

لسانی سرگرمی

عملی مشق :

آپ کسی مشہور شاعر کی دو رباعیاں اپنی کاپی میں لکھئے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:13:59 PM

اکائی 3
حصہ نثر

جدید آلات کی روشنی میں انسانی ترقی کا آٹھ جہتی سفر

ٹمل سے ترجمہ: سید مسعود احمد

سیکھنے کے مقاصد

- الیکٹرانک آلات کی ضرورت اور انٹرنٹ کی اہمیت وفوائد۔
- اردو ادیبوں کو سائنسی سوچ اور غور وفکر کی طرف راغب کروانا۔
- سماج کو فائدہ پہنچانے والے عناصر کا علم حاصل کرنا۔
- اردو ادب میں جاندار اقسام کو سائنٹفک طریقے سے جوڑنا۔
- سائنسی ایجادات کو نظموں کے پیرائے میں سمجھانے کا ملکہ پیدا کرنا۔
- بلاواسطہ مقاصد کے حصول کے لئے مختلف سوالات تیار کروانا۔

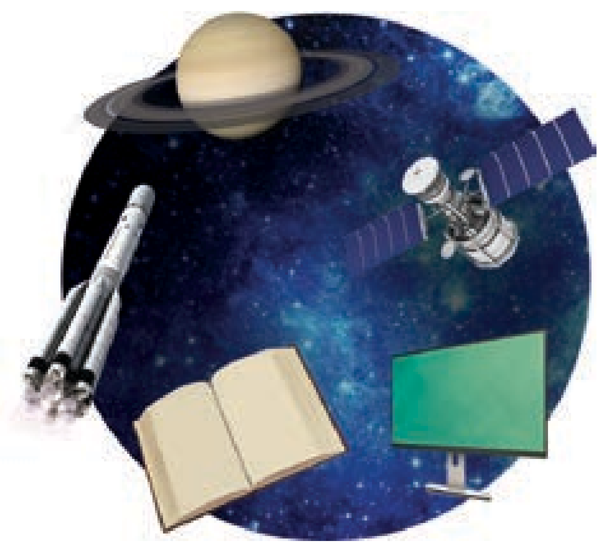

جدید سائنسی آلات اور انٹرنٹ (بافتی جال) کا استعمال:

آج کے اس ٹکنیکی دور میں انسانی زندگی کا تصور مشینی آلات کے بغیر محال ہوتا جا رہا ہے۔ دور حاضر کے سائنسی ایجادات نے انسانی زندگی کو مشینی آلات کے استعمال پر مجبور کر دیا ہے چنانچہ انٹرنٹ وقت اور محنت کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے، اس میں جہاں بہت سارے فائدے ہیں وہیں چند نقصانات بھی ہیں، اس کے بے شمار فائدوں کے مدنظر جدید سائنسی آلات اور انٹرنٹ کا صحیح استعمال انسان کو ترقی کے منازل تک پہنچاتا ہے۔

بسوں میں ٹکٹ حاصل کرنے، ہوٹلوں میں بل ادا کرنے کے لئے جو آلات استعمال کئے جاتے ہیں اس کا آپ نے مشاہدہ کیا ہی ہوگا، یہ کرنٹ سے چلنے والی ایک عام مشین ہے جس میں انٹرنٹ نہیں ہوتا، جہاں جیسے ضرورت ہوتی ہے اسے ویسے استعمال کرلیا جاتا ہے۔ ایسے کئی مشینیں ہیں جسے ہم روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتے آرہے ہیں۔

پہلے پہل پوسٹ آفسوں میں جب اس کا استعمال عام ہوا تو لوگوں نے یہ سمجھا کہ اس کے وجود سے دنیا سمٹ کر رہ گئی ہے اور ہم ایسا سوچ کر خوش ہوا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ اس کے سبب خطوط نویسی کا سلسلہ کم ہوگیا، اور مختصر پیغامات (میسج) کے آنے جانے سے ٹیلی گرام کا نظام بھی ختم ہوگیا۔ نیز سماجی کارکنان کے ذریعہ ویڈیو کانفرنس جیسے آلہ کے وجود سے گویا دنیا ہتھیلی میں آگئی اور دنیا کے کونے کونے میں رونما ہونے والے اس کارنامے سے دور دراز مقام پر بیٹھا شخص بآسانی اس کا مشاہدہ کرسکتا ہے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:00 PM

اب انٹرنٹ دنیا کے تمام شعبوں میں اپنی جگہ بنا چکا ہے اور بینک کے مختلف کارڈس نے زندگی کی ضرورتوں کی تکمیل کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ نیز سائنس کی ترقی سے انسانی سفر کے اوقات میں نمایاں کمی آگئی گویا فاصلے سمٹ گئے ، اس نے ہمارے وقت کو کئی طریقے سے بچالیا جیسے گیس کا بکنگ کرانا، انٹرنٹ کی مدد سے کرنٹ بل باندھنا، سفر پر روانگی کے لئے ریزرویشن کرنے کے لئے قطار پر کھڑے نہ ہونا، بازاروں میں گھوم گھوم کر سامان کی خریداری کی تکلیفوں سے بچنا۔ ہر گلی میں سرکاری وغیر سرکاری اے ٹی ایم کارڈس کا استعمال لوگوں میں عام ہو چکا ہے۔ اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ ان سارے آلات کے استعمال کا راز کمپیوٹر اور انٹرنٹ میں چھپا ہوا ہے جو جدید سائنسی آلات پر مشتمل ہیں۔

زیراکس مشین: (دستاویزات نقل کرنے والا آلہ)

تعلیم، تجارت، سرکاری ونجی دفاتر کے تمام شعبوں میں دستاویزات کی نقل اتارنے کے لئے بطورِ آلہ جسے استعمال کرتے ہیں اس کو زیراکس کہتے ہیں۔

نیویارک سے تعلق رکھنے والا ایک قانون ساز چسٹر کارلسن (Chester Carlson) نے جب اپنے کام کے طرز کو کاغذات میں بند (محفوظ) کرنا چاہا تو اسے بہت دقت ہوئی جس کے سبب اس نے اس مشین کو ایجاد کرنے کا فیصلہ کیا، گو یا یہی اس کے وجود کا سبب بنا۔

1938ء میں اس نے پہلے پہل ایک صاف تھالی پر گندھک لگوا کر روشنی کی شعاعیں اس پر گزاریں، اور اس نے اس کا نام زیروگرافی دیا، جسے لاطینی زبان میں خشک تحریر کہتے ہیں۔

1959ء میں اس نے اس آلہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور کئی کارخانوں نے اس روشنی کی شعاعوں کو مشینی آلات میں تبدیل کر کے اسے زیروکس سے موسوم کیا۔

فیکس (FAX)

کسی ایک مقام سے دور دراز مقامات پر دستاویز کی نقل کو فوری طور پر بھیجنے کا نام فیاکس ہے۔ 1846ء میں اسکاٹ لینڈ کے ایک شہری الکسینڈر ربیان (Alexander Bain) نے بجلی کے استعمال سے مضمون کی طباعت میں کامیابی حاصل کر کے انعام پایا اور ملکِ اٹلی کے ایک ماہر طبیعیات (Giovanni Casalli) نے پانتیلیگراف نامی ایک آلہ ایجاد کیا جو فیکس کہلاتا ہے، اس کی اس ایجاد کی بنیاد ہی پر 1865 میں پیرس شہر سے لیان شہر تک فیکس کا عمل شروع ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ ٹیلی فون کے ایجاد سے گیارہ سال قبل ہی اسے تیار کر لیا گیا تھا، لیکن چند سائنسدانوں کی محنت اور لگن سے اس آلہ میں جدّت لائی گئی۔ 1985ء میں امریکی ہانک مکنیوسکی نامی ایک سائنسدان نے کمپیوٹر سے فیاکس کو جوڑ دیا اور اسے ایک نیا نام ''گامافیکس'' دے کر تجارتی غرض سے منظر عام پر لایا۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:00 PM

خودکار روپیوں والا آلہ ATM (Automated Teller Machine)

سرکاری ملازمین کی تنخواہیں، سرکاری وظیفے اور سرکاری امداد، محنت سے کمائی ہوئی دولت، ان سب کو تجوریوں میں محفوظ رکھنا تقریباً ختم ہو چکا ہے، اس کے برعکس بینک کو گئے بغیر روپے کو بینک کے کھاتوں میں سیدھے جمع کروانا اور ضرورت پر نکالنا، اس عمل کے لئے ایک بجلی سے چلنے والے آلے کا استعمال عمل میں آچکا ہے اسی کو ATM کہتے ہیں۔

آیئے اس کا مطالعہ کریں:

جان سپرڈ باران کہتا ہے کہ میں مسلسل اسی سوچ میں تھا کہ انگلینڈ کے کسی بھی گوشہ میں رہوں اور بینک گئے بغیر میرے کھاتے سے روپیہ نکالنا چاہوں تو کیا کروں؟ کہتا ہے کہ ذہن میں ایک بات آئی ''ایک معمولی سی چاکلیٹ کو ایک مشین باہر لاتی ہے تو روپیہ باہر کیوں نہیں لایا جاسکتا !!'' اسی سائنسدان کی ماتحتی میں 27 جون 1967 میں بارک لیس بینک نے خودکار روپیوں والا آلہ (ATM) کی دریافت کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی، اس وقت بینک کھاتے کے کارڈس کے بجائے بینک سے شناختی سکے دئے جاتے تھے اور اس میں موجود لکیر کو مشین پہچان کر کے روپئے باہر کرتی تھی، یہ شناختی سکے جو بینک سے دئے جاتے تھے، ان کو استعمال کر کے ایک ہی مرتبہ مشین سے روپئے نکالے جاسکتے تھے، اور ان سکوں کو مشین اپنے اندر محفوظ کر لیتی تھی، چونکہ اس میں سہولتیں کم تھیں اس لئے مشین کی شناخت کے لئے اعداد و شمار کے ذریعہ بینک شناختی کارڈس کو عمل میں لایا گیا جس کا استعمال بہت ساری سہولتوں کے ساتھ اب ساری دنیا میں عام ہو چکا ہے۔

کارڈ رگڑنے والی مشین (SWIPING MACHINE)

تجارت اور لین دین میں روپیوں کی ادائیگی کے بغیر صرف کارڈ کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے، اسے رقم کی ادائیگی کے آلہ کے نام سے جانا جاتا ہے، اس آلہ میں اے ٹی ایم کارڈ کے موجودہ مقناطیسی حصہ کو رگڑنے پر گاہک کی ذاتی تفصیلات، انٹرنٹ کے ذریعہ بینک کے اکاونٹ میں داخل کردئے جاتے ہیں، اس کارڈ کی شناخت اور اس کا پاس ورڈ معاینہ کرنے کے بعد روپیوں کا تبادلہ کرنے کے لئے بینک سہولت فراہم کرتی ہے، اسی طرح دورِ حاضر میں استعمال کئے جانے والے چپ (Chip) کے ذریعہ تجارتی تبادلات ہو رہے ہیں۔

ٹمل ناڈو حکومت کے راشن کی دکان میں استعمال ہونے والا آلہ یا مشین (TNePDS)

ٹمل ناڈو میں استعمال ہونے والے راشن کارڈس کو اسمارٹ کارڈس کی شکل میں تبدیل کردیا گیا ہے، اس طرح گھر میں موجود افراد کے آدھار نمبر، سیل فون نمبر، پتہ وغیرہ کی ذاتی تفصیلات کو جمع کر کے اسمارٹ کارڈ کو جاری کردیا گیا ہے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:01 PM

راشن دکان میں اسمارٹ کارڈس کو فروخت کرنے والے آلہ پر اسکین کرنے سے (Scanning)، بیچی جانے والی چیزیں اور ان کی قیمت کی تفصیلات سیل فون پر بذریعہ میسیج (مختصر پیغام) بھیج دیا جاتا ہے۔

بایومیٹرک (حیات پیمائی) آلہ (Biometric Device)

بائیومیٹرک آلہ میں انسان کے ہاتھ کی نشانیاں، چہرہ، آنکھ کی پتلی، ان میں سے ایک یا تمام نشانات کو بطور علامت اندراج کر دیا جاتا ہے، اور جس سے ہر انسان کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔

مرکزی حکومت نے آدھار کارڈ بنوانے کے لئے ہماری تصویر (فوٹوز) آنکھوں کی پتلی اور دس انگلیوں کے نشانات کو اندراج کروانا لازمی قرار دیا ہے۔ حکومتی اور نجی اداروں میں اس آلہ کا استعمال ملازمین کی حاضری، غیر حاضری اور ان کے کام کے اوقات کی پابندی اور عدم پابندی کے لئے کیا جاتا ہے۔

آن لائن تجارت

انگلستان کے مائکل آررچ (Michal Aldrich) نے 1979 میں آن لائن کے ذریعہ تجارت کرنے کے طریقہ کو دریافت کیا، جسے انٹرنٹ کی دنیا میں ایک انقلاب کے طور پر مانا جاتا ہے، 1989ء میں امریکہ میں انٹرنٹ کے ذریعہ سوپر مارکٹ یعنی پنساری دکان کا آغاز ہوا۔ 1990ء میں ٹمبر لیس نامی ایک ماہر نے اسے جال کے پھیلاؤ WWWServer کا نام دیا ہے۔ اور اس کے سرور کو انٹرنٹ سے جوڑ دیا، اور 1991ء میں انٹرنٹ لوگوں کے استعمال میں آیا، آج انٹرنٹ کے ذریعہ فروخت ہونے والی چیز اسی سے دستیاب ہوتی ہے۔

ہندوستانی ریل گاڑیوں میں غذا کی فراہمی اور مسافروں کی سہولیات میں انٹرنٹ کا استعمال (IRCTC)

ہندوستان ایک کثیر آبادی والا ملک ہونے کے باوجود عوام کو وہ تمام تر سہولتیں اور آسانیاں، جیسے مسافروں کے تفریحی مقامات کی تعیین، ہوٹل کی بکنگ، ٹکٹ بکنگ، اپنے پسند کی غذاؤں کا آرڈر دینا، وغیرہ کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اپنے قیمتی وقت کو بچانے کے لئے ایک ہی جگہ بیٹھ کر بذریعۂ انٹرنٹ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ریل گاڑی کے ذریعہ سفر کرنا مقصود ہو تو دن، وقت اور ٹکٹ وغیرہ حاصل کرنے کی سہولت انٹرنٹ کے ذریعہ اس کی رقم آن لائن بینکنگ کی مدد سے جمع کی جاسکتی ہے، اس طرح کرنے سے مسافر کا ٹکٹ، کوچ، سیٹ نمبر وغیرہ بذریعۂ میسیج فون پر موصول ہو جاتا ہے، اور مسافر اپنے سفر کے دوران اپنے شناختی کارڈ لئے ہوئے اس مختصر میسیج کے ساتھ بڑی آرام کے ساتھ سفر کرسکتا ہے۔

دورانِ سفر اگر کوئی اس کے متعلق تفصیلات حاصل کرنا چاہے تو اسے اپنا شناختی کارڈ دکھلانا کافی ہوگا، اور اگر کسی وجہ سے مسافر اپنے سفر کو منسوخ کرنا چاہے تو آن لائن کے ذریعہ ٹکٹ کینسل کرسکتا ہے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:02 PM

کیا تم جانتے ہو؟

2002ء میں جب اس سہولت کا تعارف کیا گیا تو اس وقت صرف 29 مسافر ہی اس سہولت سے مستفید ہوئے، لیکن تیرہ سال کے گزرنے کے بعد مورخہ یکم اپریل 2015ء میں ایک ہی دن تیرہ لاکھ مسافروں نے اس کا فائدہ اٹھایا۔ ٹکنالوجی کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کردیا۔

فی الحال ایک منٹ میں ڈیڑھ ہزار سے زیادہ مسافر اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، تین لاکھ مسافر بیک وقت اس سہولت سے مستفید ہورہے ہیں۔

آن لائن انٹرنٹ کے استعمالات

دورِ جدید میں بس ٹکٹ بک کرنا، ہوائی جہاز کا ٹکٹ بک کرنا، ہوٹل، کمرہ بک کرنا وغیرہ آن لائن کے ذریعہ آسان ہو چکا ہے، اسی طرح سینما ہالوں میں ٹکٹ بک کرانا اور حکومت کو گھر یا دکان یا زمین کا لگان (ٹیکس)، پانی کی بل ادا کرنا وغیرہ بھی آن لائن سے کیا جاسکتا ہے، اور سرکار کی جانب سے فراہم کردہ تمام تر سہولیات، ضروری کاپیاں (نمونے) کا اندراج یا ان ضروری فارم کو نکلوا کر اسے بھرتی کرکے آن لائن کی مدد سے بھیجا جاسکتا ہے۔ پیدائشی سرٹیفکٹ، آمدنی کی سرٹیفکٹ، وارث سرٹیفکٹ (سند) وغیرہ کا حصول بھی آسانی سے انٹرنٹ کی مدد سے عام ہو چکا ہے۔ نیز سرکاری آن لائن سرویس کے شعبہ کی مدد سے مزید چیزیں بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کی جانب سے طلباء کو تعلیمی امداد دینا، سالانہ مختلف مقابلے کروانا، امتحانات چلانا بھی انٹرنٹ کی مدد سے عام ہوتا جارہا ہے، وہیں دسویں جماعت کے طلباء کے لئے قومی صلاحیتوں کا تعین قدر National Talent Search Exam تعین اقدارات National Means-Cum Merit Scholarship ship scheme Exams، دیہاتی مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے والے نویں جماعت کے طلباء کے لئے انجمن ٹملناڈو کو، دیہاتی طلباء کے ذہانت کی جانچ کا امتحان وغیرہ (TRUST) Tamilnadu RUral Student Talent Search Examination اس میں داخلہ لینے کے خواہش مند طلباء اپنے ہی مدرسوں کے انٹرنٹ کی مدد سے داخلہ فارم بھرتی کرواسکتے ہیں۔

طلبہ وطالبات کی افادیت بذریعۂ انٹرنٹ:

اسکول کے فارغ طلباء اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کالج میں جہاں داخلہ کی درخواست جمع کرواسکتے ہیں، وہیں کالج کی تدریسی فیس، امتحان گاہ کے ہال ٹکٹ وغیرہ بھی حاصل کرسکتے ہیں، اسی طرح بارھویں جماعت کی تعلیمی سطح کے بعد طلباء مختلف ہنرمندی

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:03 PM

کورسس (ITI) وغیرہ میں اس سے داخلہ بھی لے سکتے ہیں اور سرکاری ملازمتوں کے حصول کے لئے امتحانات دینے کی سہولتیں بھی ملتی ہیں۔ جیسے جیسے انسانی ذہن کی ارتقاء ہوتی جارہی ہے، ویسے ہی انسان کی روزمرہ کی ضرورتیں بھی بڑھتی جارہی ہیں۔ اس لئے سائنسی جدید انکشافات کا ہونا ایک فطری بات ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح پانی کے بغیر انسان کی زندگی محال اور ناممکن ہے اسی طرح مشینوں اور کمپیوٹرس کے بغیر زندگی ادھوری ہے اور مشکل بھی۔ گویا انسان نے وقت اور مسافات کو بہت ہی زیادہ سکیڑ لیا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

دسویں اور بارھویں جماعت میں پاس شدہ طلباء و طالبات سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے سالانہ اپنا نام انٹرنٹ کی مدد سے رجسٹر کرسکتے ہیں، اور سرکار کی طرف سے طلباء و طالبات کو دی جانے والی سائیکل، لیپ ٹاپ وغیرہ کے حصول کے لئے طلباء کی حاضری کی لسٹ (فہرست) اوران کے پتہ کی تفصیلات کا اندراج بھی کیا جاسکتا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

جدید	:	نیا
آلہ	:	ہتھیار، اوزار
انٹرنٹ	:	بافتی جال
راغب ہونا	:	شوق دلانا
عنصر	:	حصہ۔ چیز
پیرائے	:	ڈھنگ۔ طرز
ملکہ	:	قابلیت
بلا واسطہ	:	بغیر کسی واسطے کے
تصور	:	خیال
مشاہدہ	:	جانچ ۔ غور وفکر
شعبہ	:	حصہ
سمولینا	:	جذب کرلینا
نجی	:	مزید

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:03 PM

دستاویزات	:	اہم کاغذات
لگن	:	شوق
کھاتہ	:	حساب۔ اکاؤنٹ
اندراج کرنا	:	درج کرنا۔ لکھنا۔
شمس قمر	:	سورج اور چاند
اصول	:	قانون

II واحد اور جمع لکھیے:

نمبر	واحد	جمع
1	آلہ	
2		تصورات
3	ایجاد	
4	دریافت	
5		عناصر
6		مقاصد
7	دفتر	
8		تجوریاں
9	شعاع	

III معنوی فرق کو پہچانتے ہوئے ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نمبر	لفظ	معنی	جملے
1	عنصر انصر		
2	اثر عصر		

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:03 PM

3	صدا سدا		
4	کثرت کسرت		

IV مترادفات تلاش کیجئے اور اپنی کاپیوں میں لکھئے:

وسیلہ	ایجاد	محال	مشاہدہ	اکاؤنٹ
دریافت	واسطہ	غوروفکر	ناممکن	کھاتہ

V مختصر جوابات لکھئے:

1۔ جدید سائنسی آلات اور انٹرنٹ کے استعمال پر ایک نوٹ لکھئے۔

2۔ روزمرہ کی زندگی میں جدید سائنسی آلوں کے استعمالات گنوائیے؟

3۔ انٹرنٹ اور کمپیوٹر کے درمیان کا فرق بتائیے؟

4۔ فیکس سے کیا مراد ہے؟

5۔ بیومٹرک (حیات پیمائی آلہ) کے بارے میں ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

VI تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ انٹرنٹ کی مدد سے کن کن دستاویزات کی نقل یا نمونہ حاصل کر کے سرکاری دفاتر میں محفوظ کیا جاتا ہے؟

2۔ کمپیوٹر کن کن شعبوں میں طلباء کو سہولیات فراہم کرتا ہے اور کیسے؟ مفصل لکھئے۔

3۔ سائنس کی ایجادات انسانی زندگی کے ہمہ جہتی ضرورتوں میں کس طرح کارآمد ہیں؟ مفصل لکھئے

لسانی سرگرمیاں:

1۔ بینک میں انٹرنٹ کی مدد سے کس طرح کھاتہ میں رقم جمع کی جاتی ہے؟

2۔ آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ سفر پر جانے کے لئے بذریعۂ ریل ریزرویشن کس طرح کریں گے؟

3۔ پن ڈرائیو، اہم دستاویزات کے اندر پائے جانے والے فولڈرس (آٹھ جہتی سفر سبق کی روشنی میں) معلوم کیجئے؟

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:04 PM

اکائی 3

غزلیات

غزل

باشاہ خان افضؔل

سیکھنے کے مقاصد

- طلبا کو اردو شاعری میں غزل کی صنف سے واقف کرانا۔
- دولت اور شہرت کے حصول کو اپنا مقصدِ زندگی نہ بنانے کی تاکید کرنا ۔
- غم کو برداشت کرنے کی عادت ڈالنا۔
- محنت کرنے کی ترغیب دینا۔

غزل کی تعریف

غزل اردو شاعری کی ایک مشہور ومقبول صنف ہے۔غزل کے ہر شعر میں الگ الگ مضامین باندھے جاتے ہیں۔ اس کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔عام طور پر غزل میں عشقیہ مضامین باندھے جاتے ہیں۔

شاعر کا تعارف

نام بادشاہ خان، تخلص افضؔل، والد کا نام کمال خان۔1933ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔آپ حکیم مخدوم اشرف کے شاگرد ہیں۔ تقریباً چالیس سال تک مدرسۂ مفید عام وانمباڑی میں مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔اور پھر میر مدرس بن کر 1995ء میں وظیفہ یاب ہوئے۔آپ بزمِ نو، وانمباڑی کے مستقل شاعروں میں سے ہیں۔آپ نے بڑی اونچی اور اچھی آواز پائی ہے، ترنم سے کلام سنایا کرتے ہیں۔شعر و سخن میں رنگ قدیم طرز کا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

1۔ شعر کو بیت بھی کہتے ہیں۔ اس کی جمع ابیات ہے۔

2۔ غزل کے بہترین شعر کو بیت الغزل کہتے ہیں۔

3۔ شاعر کے مجموعہ کلام کو دیوان کہتے ہیں۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:04 PM

دولت کی جستجو نہ ہو شہرت کی جستجو
کر ایسی جستجو کہ ہو دنیا میں سرخ رُو
کیسے جھکے گا سر مرا اوروں کے روبرو
جو جھک گیا ہے روزِ ازل سے ہی قبلہ رو
تم ہی بتاؤ خار کو کیسے برا کہوں
چبھنے لگی ہے مجھ کو تو پھولوں کی بھی یہ بو
افسوس اس چمن سے مجھے خار ہی ملے
مدت سے جس چمن کو میں دیتا رہا لہو
افضلؔ مجھے ملال نہیں جو بھی غم ملے
ہر غم خوشی سے سہنے کی بہتر ہے جستجو

حاصل کلام

شاعر افضلؔ اس غزل میں کہتے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ کامیاب ہونے کی جستجو کرنی چاہئے کیونکہ دولت وشہرت کی جستجو میں انسان کو اپنا سر اوروں کے آگے جھکانا پڑتا ہے جب کہ اس کا سر پہلے ہی دن سے قبلہ رو جھک گیا ہے۔

شاعر کی طبیعت اتنی نازک ہے کہ اسے پھولوں کی خوشبو بھی چبھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اس لئے وہ کانٹوں کو بھی برا بھلا کہنا نہیں چاہتا۔

شاعر ایک مدت سے اپنی زندگی میں ہمیشہ محنت کرتا رہا لیکن اسے صحیح معنوں میں اس کا صلہ نہیں ملا لیکن اسے اس بات کا غم بھی نہیں ہے کیونکہ اسے خوشی سے ہر غم کو سہنے کی عادت سی ہوگئی ہے۔

I معنی اور اشارے:

جستجو	:	تلاش	شہرت پانا	:	مشہور ہونا
سرخ رو ہونا	:	کامیاب وکامران ہونا	روبرو	:	دوسروں کے سامنے
روزِ ازل	:	اوّل دن ہی سے	قبلہ رو	:	قبلہ کی طرف
خار	:	کانٹا	ملال	:	غم ، افسوس

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:04 PM

II صحیح جواب منتخب کر کے شعر مکمل کیجئے

(1) دولت کی جستجو نہ ہو .... کی جستجو (مسرت عزت شہرت)

(2) کیسے جھکے گا سر مرا اوروں کے .... (ہو بہو آبرو روبرو)

(3) مدت سے جس .... کو میں دیتا رہا لہو (چمن یمن دامن)

(4) افضلؔ مجھے .... نہیں جو بھی غم ملے (بلال کمال ملال)

III ان اشعار کو مکمل کیجئے

(1) .... شہرت کی جستجو

(2) جو جھک گیا روزِ اول ....

(3) .... مجھے خار ہی ملے

(4) ہر غم خوشی سے سہنے ....

IV بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) دولت کی جستجو نہ ہو شہرت کی جستجو
کر ایسی جستجو کہ ہو دنیا میں سرخ رُو

(2) تم ہی بتاؤ خار کو کیسے برا کہوں
چبھنے لگی ہے مجھ کو تو پھولوں کی بھی یہ بو

V مختصر جواب لکھئے:

(1) اس غزل کے شاعر کا نام لکھئے؟

(2) شاعر کو کس چیز کی جستجو ہے؟

(3) روزِ ازل سے شاعر کا سر کس کے آگے جھکتا ہے؟

(4) شاعر کو کیا چیز چبھنے لگی؟

(5) شاعر مدت سے چمن کو کیا دے رہا ہے؟

(6) شاعر کو کس بات کا غم نہیں؟

(7) شاعر افضلؔ کس چیز کا عادی ہو چکا ہے؟

اردو جینے کا ایک سلیقہ اور سوچنے کا ایک طریقہ ہے۔
اردو محض زبان نہیں، ایک طرزِ زندگی اور ایک اسلوبِ زیست ہے۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:05 PM

اکائی 3

سرسری مطالعہ

جیسی نیت ویسی مراد

عبدالمالک مجاہد

مصر میں ایک آدمی کے تین بیٹے تھے۔اس کے پاس مال و دولت کی کوئی کمی نہیں تھی۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اسے احساس ہونے لگا کہ اس کا کوئی بیٹا اس کی اچھی طرح دیکھ بھال نہیں کر رہا۔اس نے سوچا کہ کیوں نہ وہ اپنے مال کو اپنے بچوں میں تقسیم کر دے تا کہ یہ اُس سے کمائیں کھائیں اور اس احسان کے بدلے میں اُس کی خدمت کریں۔اُس نے اپنی بیوی سے مشورہ لیا تو اس نے بھی بوڑھے شوہر کے خیال کی تائید کی چنانچہ ایک دن اس نے ایک مختصر سی میٹنگ رکھی اور اپنے تینوں بیٹوں کو بلوایا۔ جب تینوں بیٹے اس کے پاس حاضر ہو گئے تو اس نے کہا:

'' میرے بیٹو ! تم سب جانتے ہو کہ میں نے اپنی جوانی کمانے میں خرچ کر دی۔ میں نے اپنے پیسے سے تم تینوں کی اچھے گھرانوں میں شادی بھی کر دی ہے۔اب میں بوڑھا ہو چلا ہوں۔میری طاقت جواب دے چکی ہے، میں تجارت کے لیے مارکیٹ میں نہیں نکل سکتا۔ میں نے سوچا کہ آخر یہ سب مال جو میرے پاس رکھا ہوا ہے، کیوں نہ تمہارے درمیان تقسیم کر دوں تا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور کماؤ کھاؤ۔ چنانچہ میں نے اپنا سارا مال تم تینوں بھائیوں میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔میری اور تمہاری والدہ کی زندگی کا بڑا حصہ گزر چکا۔اب تھوڑی سی زندگی باقی ہے۔تم لوگ تھوڑی بہت ہم پر توجہ دو گے تو ہماری زندگی آرام سے گزر جائے گی۔بس اب جاؤ۔ میں نے اپنے پورے مال کو تم تینوں میں برابر تقسیم کر دیا ہے۔آج کے بعد میرا سارا مال تم تینوں کا ہے۔کماؤ۔کھاؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔بس اتنی گزارش ہے کہ اب ہم دونوں میاں بیوی تمہاری خدمت کے محتاج ہیں۔تم لوگ ہمیں فراموش مت کرنا۔ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کریں گے۔''

تینوں بیٹوں نے باپ کو یقین دلایا کہ وہ ماں باپ کی خدمت کریں گے۔ پھر تینوں بھائی اپنا اپنا حصہ لے کر تجارت اور دیگر کام کاج میں مشغول ہو گئے۔ کچھ ہی دنوں میں وہ اپنی مشغولیت میں ایسے ڈوبے کہ والدین کی خدمت کرنا بھول گئے۔ ہر بیٹا یہی سمجھتا تھا کہ چلو میں اپنے والدین کی خدمت نہیں کر سکتا، یا میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے تو دو بھائی اور ہیں۔ وہ دونوں بوڑھے والدین کی خدمت کرتے ہی ہوں گے۔یوں بوڑھے والدین تنہا ہو کر رہ گئے۔

شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا تھا کہ اُن میں کوئی بیٹا اپنے والدین کے پاس مہینے دو مہینے میں ایک دو بار ملاقات کے لیے آ جاتا۔

ایک دن بوڑھے باپ کا ایک دوست ملاقات کے لیے آیا۔ یہ اس کا پرانا جگری دوست تھا۔خرید و فروخت کے معاملات میں جب بھی کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا، یہ بوڑھا اپنے اسی دوست سے مشورہ لیتا۔ باتوں باتوں میں اُس نے اپنے جگری دوست کو بیٹوں کے ناروا سلوک سے آگاہ کیا۔اُس نے یہ بھی بتلایا کہ اَب وہ اپنی جائیداد میں سے کسی چیز کا مالک نہیں ہے، بلکہ ساری جائیداد بچوں میں تقسیم ہو چکی ہے اور وہی اس کے مالک ہیں۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:05 PM

بوڑھے کا جگری دوست بڑا ذہین وفطین تھا۔اسی لیے بوڑھے نے مشورہ لینے کے لیے اس کا انتخاب کیا تھا۔ بوڑھے کے دوست نے کہا کہ میں تمھاری نافرمان اولاد کی بے حسی اور عدم توجہی سے چھٹکارا دلانے کے لیے کافی ہوں۔لیکن میں چاہوں گا کہ ہمارے درمیان جو باتیں ہوئی ہیں،تم اپنے بیٹوں کو ان کی ہوا بھی نہ لگنے دینا۔

بوڑھے باپ نے دوست سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے بیٹوں کو اس بارے میں کوئی بات نہیں بتائے گا۔ یہ باتیں صیغۂ راز ہی میں رہیں گی۔اُس نے اپنے دوست سے کہا: میں تمھیں اختیار دیتا ہوں کہ ہمارا مسئلہ حل کرنے کے لیے تم جو مناسب طریقہ اختیار کرنا چاہو، کر سکتے ہو۔

اس بات چیت کے بعد بوڑھے باپ کا جگری دوست یکے بعد دیگرے اس کے تینوں بیٹوں کے پاس گیا اور اُن تینوں سے یہ باتیں کہیں:

'' تم تو اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تمھارے والد کا بہت پرانا ساتھی ہوں۔تمھارے والد آخر وقت تک مجھ سے مشورہ لیے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتے تھے۔لین دین ہو یا خرید وفروخت، یا روزمرہ کا کوئی بھی الجھا ہوا معاملہ، میں ہی ان کا مشیرِ خاص ہوا کرتا تھا۔تمھارے باپ نے بہت عرصہ پہلے میرے پاس اپنے مال کا ایک بھاری حصہ بطورِ امانت رکھوایا تھا۔اس مال کا اگر تخمینہ لگایا جائے تو یہ
اس کی جمع پونجی کے ایک تہائی سے کم نہیں ہوگا۔خود میرے پاس اتنا زیادہ مال ہے کہ میں اس کی حفاظت سے عاجز ہوں۔اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تمھارے باپ کو ان کی رکھی ہوئی امانت واپس کر دوں۔آخر کب تک میں یہ درد اپنے سر لیے رہوں گا؟ اور ہاں! میں یہ امانت تنِ تنہا واپس کرنا نہیں چاہتا۔ میں چاہوں گا کہ کل صبح ہی صبح تم اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ اپنے والد کے پاس آجاؤ، تاکہ میں تم سب بھائیوں کی موجودگی میں تمھارے والد کو ان کی امانت واپس کر دوں۔ یہاں ایک خاص بات تم سے یہ کہنا چاہوں گا کہ چونکہ اب تمھارے والد بوڑھے ہو گئے ہیں اور انھیں اِس مال و جائیداد میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، اس لیے وہ شاید یہ امانت تم بھائیوں میں سے کسی ایک کے نام کرنے والے ہیں، تم میں سے جو اُن کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرے گا وہی اس مال کا حق دار ہوگا۔اس لیے میں نے تمھیں یہ راز بتلایا کہ تم اپنے والد کی خدمت میں لگ جاؤ۔ میں نے تمھارے والد سے تمھارے لیے تعریفی کلمات سنے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تمھارے والد یہ سارا مال تمھیں ہی دے جائیں گے اور تم مالا مال ہو جاؤ گے۔اور ہاں! میں نے جو باتیں تم سے بیان کی ہیں اس کے بارے میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بالکل بھنک نہ پڑنے دینا۔مبادا وہی اِس مال کے حق دار بن بیٹھیں۔''

بوڑھے باپ کے اس جگری دوست نے یہ باتیں اس کے تینوں بیٹوں میں سے ہر ایک کے پاس الگ الگ جا کر کیں اور تینوں کو خوب سبز باغ دکھلائے۔

صبح ہوئی۔تینوں بیٹے وقت سے پہلے ہی اپنے والد کے پاس پہنچ چکے تھے۔ان میں سے ہر ایک کی خواہش تھی کہ وہ اپنے والد کو خوش کرنے کی غرض سے سب سے پہلے اس کے پاس پہنچے۔باپ کا جگری دوست بھی وقت پر پہنچ گیا۔وہ یہ دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا کہ وہی بیٹے جو کئی کئی مہینے تک اپنے بوڑھے باپ کی مزاج پرسی کے لیے نہیں آتے تھے، آج مال کے لالچ میں وقت سے پہلے ہی باپ کے دروازے پر پہنچ گئے ہیں۔اس کے ساتھ دو جوان آدمی بھی تھے جنھوں نے ایک بڑا صندوق اٹھا رکھا تھا۔صندوق ایک بڑا اور مضبوط تالا لگا کر بند کیا ہوا تھا۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:06 PM

بوڑھے کے جگری ساتھی نے صندوق کو تینوں بیٹوں کے سامنے اُن کے باپ کو واپس کرتے ہوئے کہا: چونکہ آپ نے یہ دولت میرے پاس بطورِ امانت رکھوائی تھی۔ اب میں آپ کی رکھی ہوئی امانت کی مزید حفاظت کرنے سے قاصر ہوں، اس لیے آپ اپنے بیٹوں کے سامنے اپنی یہ امانت واپس لے لیں۔

بوڑھے نے اپنے جگری ساتھی کو تنہائی میں لے جا کر پوچھا: بھئی! اس صندوق کے اندر تم نے کیا چھپا رکھا ہے؟ اس نے بتلایا کہ یہ محض میری تدبیر ہے جسے میں نے اپنایا ہے اور ہاں، تم اپنے بیٹوں کے سامنے اس بارے میں کچھ مت کہنا۔ پھر وہ دونوں واپس آئے اس کے بعد بوڑھے کے تینوں بیٹوں کا یہ حال تھا کہ وہ سب کے سب وفا کے پیکر بنے باپ کے سامنے کھڑے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کی تمنا تھی کہ وہی اس صندوق کا حق دار بنے۔ باپ نے بیٹوں سے کہا کہ میں ابھی یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ یہ صندوق تم میں سے کسے دوں، البتہ کچھ دنوں بعد اسی صندوق کے اندر میں ایک وصیت اپنے اس بیٹے کے نام لکھ کر رکھ دوں گا جسے دینا چاہوں گا۔ میرے انتقال کے بعد تم لوگ اسے کھولنا اور اندر سے جس کے نام وصیت نامہ نکلے گا، یہ مال اسی کا ہوگا۔

بس اب کیا تھا تینوں بیٹے اپنے باپ کی خدمت کے لیے یوں مصروف ہوگئے جیسے بھوکا آدمی کھانے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ادھر باپ بچوں کی خدمت سے بڑی خوشی محسوس کر رہا تھا۔ دو سال گزرنے کے بعد آخر کار وہ وقت آ ہی گیا جس کا بیٹوں کو شدت سے انتظار تھا۔ باپ کا انتقال ہو گیا۔ کفن دفن کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد بیٹوں کی یہی تمنا تھی کہ جلد سے جلد صندوق کو کھولا جائے اور دیکھا جائے کہ یہ مال کس کے نصیب میں آیا ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے والد کے پرانے جگری دوست ہی کو بلوایا اور اس سے صندوق کھلوایا اور وہ یہ دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے کہ اس صندوق میں درہم و دینار اور سونے چاندی کے بجائے پتھر اور مٹی کے ڈھیلے بھرے پڑے ہیں۔ اور اس میں لکھا ہوا ہے۔

یہ صندوق اور اس کے اندر جو کچھ ہے ان نافرمان اور لالچی بیٹوں کے لیے جنھوں نے اپنے والد کے حقوق ادا کرنے کے لیے اپنا فرض نہیں نبھایا، بلکہ مال کے لالچ میں اپنے والد کی خدمت کی۔

تینوں بھائیوں کے سر شرم سے جھک گئے، وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے اور خود اپنے وجود سے ندامت محسوس کر رہے تھے۔ اس کے بعد انھیں زندگی بھر یہ احساس کھاتا رہا کہ انھوں نے اپنے والد کی خدمت کا فرض کیوں فراموش کر دیا تھا۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

مشورہ کرنا	:	تجویز کرنا	محتاج	:	ضرورت مند
فراموش کرنا	:	بھول جانا	ضائع	:	برباد
مشغول	:	مصروف	تنہا	:	اکیلا
شاذ و نادر	:	بہت کم	معاملات	:	لین دین
درپیش	:	سامنے	ناروا	:	برا
آگاہ کرنا	:	بتلانا	فطین	:	چالاک

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:06 PM

چھٹکارا دلانا	نجات دلانا	عرصہ	زمانہ
تخمینہ	اندازہ	پونجی	سرمایہ
تعریفی الفاظ	بہترین الفاظ	مزاج پرسی	طبیعت کا حال دریافت کرنا
تمنا	خواہش	وفا کے پیکر	تابع دار
ندامت	شرمندگی		

IV مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) کماؤ .... اوراللہ کی راہ میں خرچ کرو

(الف) کھاؤ (ب) پیو (ج) بچاؤ

(2) تینوں بھائی اپنا حصہ لے کر........................... میں مشغول ہوگئے

(الف) زراعت (ب) تجارت (ج) محنت

(3) .... کا جگری دوست بڑا ذہین وفطین تھا

(الف) بچہ (ب) جوان (ج) بوڑھے

(4) کفن دفن کی کارروائی مکمل ہوجانے کے بعد..................... کو کھولا گیا۔

(الف) قفل (ب) صندوق (ج) المارى

III مختصر جوابات لکھئے:

(1) مصر کے بوڑھے آدمی کو کیا احساس ہونے لگا؟

(2) بوڑھے آدمی نے اپنی جائیداد بچوں میں کیوں تقسیم کی؟

(3) جگری دوست نے نافرمان اولاد کی بے حسی سے چھٹکارا دلانے کے لئے کیا تدبیر کی؟

(4) صندوق میں درہم ودینار کے بجائے کیا رکھا ہوا تھا؟

(5) ”جیسی نیت ویسی مراد“ اس افسانہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

پانچواں نہ بن

عالم بن یا طالب علم بن یا غور سے سننے والا بن

یا علم اور عالموں سے محبت کرنے والا بن مگر پانچواں نہ بن، ورنہ ہلاک ہوجائے گا۔

(پانچویں کا مطلب علم سے دشمنی رکھنے والا)

(حدیث نبویؐ)

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:07 PM

اکائی 3
اردو قواعد

جملے کی تعریف اور اس کی قسمیں

جملے کی تعریف : الفاظ کے ایسے مسلسل مجموعے کا نام ہے جس سے بات پوری طرح سمجھ میں آ جائے
ہر جملے کے دو عنصر ہیں۔ایک مبتدا۔دوسرا خبر۔

مبتدا : وہ شخص یا شئے ہے جس کا جملے میں ذکر کیا جائے۔

خبر : جو کچھ اس شخص یا شئے (یعنی مبتدا) کے متعلق کہا جائے وہ خبر ہے۔

پہلی مثال : '' اشرف بیمار ہے'' اس جملے میں '' اشرف''مبتدا ہے اور ''بیمار ہے'' خبر ہے۔

دوسری مثال : ''وہ خوب پڑھتا ہے'' ''وہ'' مبتدا ہے۔''خوب پڑھتا ہے'' خبر ہے۔

جملے کی قسمیں

صورت کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں۔(1) مفرد (2) مرکب

مفرد جملہ : مفرد جملہ وہ ہے جس میں صرف ایک ''مبتدا'' اور ایک ''خبر'' ہو

مثال: احمد نہیں آیا۔ وہ بلند آواز سے پڑھتا ہے۔

پہلے جملے میں '' احمد '' مبتدا ہے اور ''نہیں آیا '' خبر ہے۔ دوسرے جملے میں '' وہ '' مبتدا ہے ۔ اور '' بلند آواز سے پڑھتا ہے '' خبر ہے۔دونوں جملوں میں صرف ایک مبتدا اور ایک خبر واقع ہے۔ یہی مفرد کی پہچان ہے۔

مفرد جملے کی دو قسمیں ہیں (1) جملہ اسمیہ (2) جملۂ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس میں مبتدا اور خبر دونوں اسم ہوتے ہیں۔

جیسے: کریم طاقتور ہے۔ مدرسہ خوب صورت ہے۔ دودھ والا آیا۔

آیئے ان تینوں مثالوں پر غور کریں۔ان میں '' کریم '' ، '' مدرسہ '' ، '' دودھ والا '' مبتدا ہیں۔
'' طاقتور '' ، '' خوب صورت '' ، ''آیا '' خبر ہیں۔

یہ مفرد جملہ ہے اس سے ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے۔اس طرح یہ جملۂ اسمیہ بھی ہے کیونکہ اس کے دونوں اجزاء (مبتدا، خبر) اسم ہیں۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:07 PM

جملۂ فعلیہ : جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس میں مبتدا اسم ہوتا ہے اور فعل خبر ہوتی ہے۔

مثال : اکبر بازار گیا۔ گھڑی وقت بتاتی ہے۔ یونیورسٹی کے امتحانات ہوں گے۔

آیئے ! ان تینوں مثالوں پر غور کریں

ان میں '' اکبر '' ، '' گھڑی '' ، ''یونیورسٹی '' مبتدا ہیں جو '' اسم '' ہیں۔

'' بازار گیا '' ، '' وقت بتاتی ہے'' ، ''امتحانات ہوں گے '' یہ خبریں ہیں جو فعل ہیں۔

یہ مفرد جملے ہیں۔ ان سے ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے۔اس طرح یہ جملہ خبریہ بھی ہیں کیونکہ ان کا پہلا جز (مبتدا) اسم ہے۔ اور دوسرا جز (خبر) فعل ہے۔

عملی سرگرمیاں

I ذیل کی مثالوں میں مبتدا اور خبر الگ کیجئے:

(1) علم ایک دولت ہے۔

(2) رشیدہ روٹی کھاتی ہے

(3) استاد نے سبق پڑھایا۔

(4) نادرہ نے مضمون لکھا۔

II ذیل میں دیئے گئے جملوں سے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ الگ کیجئے:

(1) مسجد اللہ کا گھر ہے۔

(2) لڑکا کھیلتا ہے

(3) علم ایک نور ہے۔

(4) دھوبی آئے گا۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:07 PM

خطوط نویسی کا ایک نمونہ

والد کے نام خط (تعلیمی سیر و سیاحت کا تذکرہ)

چنئی

10.09.2018

محترم ومکرم ابا جان مدّظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

عرض خدمت یہ ہے کہ میں آپ کی دعاؤں کی بدولت صحت و عافیت کے ساتھ ہوں اور آپ تمام کی صحت و عافیت کا آرزومند ہوں۔

الحمدللہ میری تعلیمی کارکردگی بخیر وخوبی چل رہی ہے۔ پہلی میعاد کے امتحانات ہو چکے اور نتیجے بھی نکل چکے ہیں جس میں، میں نے درجۂ اول یعنی A گریڈ حاصل کیا ہے۔ اب مدرسہ کی جانب سے تعلیمی سیر و سیاحت کا ایک پروگرام بنایا گیا ہے جو تین دن کا ہے، جس میں ہمارے سارے ساتھی شریک ہو رہے ہیں۔ یہ سفر شہر میسور اور سری رنگا پٹن کے تاریخی مقامات کا ہے۔ جس کا سفر خرچ کل -/700 (سات سو) روپئے ہے۔

براہِ کرم مجھے اس تعلیمی سیر و سیاحت میں جانے کی اجازت مرحمت فرما کر میرے لئے سفر خرچ روانہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ یہ سفر میری معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگا۔ امید ہے کہ آپ ضرور میری گزارش کو شرفِ قبولیت سے نوازیں گے۔

امی جان اور تمام چھوٹے بڑوں کو میرا محبت بھرا سلام سنائیں۔ فقط

والسلام

آپ کا فرماں بردار بیٹا

سیف الدین

لفافہ پر مکتوب الیہ کا پتہ :

بخدمت عالی جناب عبدالغفور صاحب

نمبر 112 ، پہلی گلی۔

ٹیچرس کالونی، قادر پیٹ۔

وانم باڑی۔751 635

نیچے دیے گئے الفاظ کو چن کر مناسب جگہوں میں بھرتی کیجئے:

(قبل بنوہاشم ولادت محصور گھاٹی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی .... ہجرت سے تین سال .... مکہ کی اس ....میں ہوئی جہاں مشرکینِ مکہ نے حضور ﷺ اور سارے .... کو ....کردیا تھا۔

9 urdu reader unit 1,2,3
Monday, February 04, 2019 8:14:08 PM

اکائی 4
حصہ نظم

نعت

حامد باقوی

سیکھنے کے مقاصد

- اردو کی نعتیہ صنف شاعری سے طلباء کو واقف کرانا
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عظمت و محبت کے جذبہ کو ابھارنا۔
- کثرت سے درود و سلام پڑھنے کی ترغیب دلانا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد کو واقف کرنا۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:44:59 PM

نعت کی تعریف

نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں شاعر خلوصِ دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ کے اخلاق و عادات کا ادب و احترام سے ذکر کرتا ہے۔

شاعر کا تعارف

نام عبدالحمید، قلمی نام حامد الباقوی، گڑیاتم میں 1926ء میں پیدا ہوئے، وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسۂ باقیاتِ صالحات ویلور سے تعلیم حاصل کی، گورنمنٹ ہائر سکنڈری اسکول، گڑیاتم میں چالیس سال تک اردو کی خدمات انجام دیں اور حکومتِ ٹمل ناڈو سے ایوارڈ بھی حاصل کیا۔

”حج مبرور“ اور ”ہفت رنگ“ کے نام سے دو کتابیں آپ کی شائع ہو چکی ہیں۔ نعت گوئی کی طرف زیادہ رجحان ہے۔

نورِ مجسم نازشِ آدم ، صلے اللہ علیہ و سلم
عرشِ بریں پر اسمِ معظم ، صلے اللہ علیہ و سلم
صاحبِ قرآن رحمتِ عالم ، صلے اللہ علیہ و سلم
جن و بشر کے محسنِ اعظم ، صلے اللہ علیہ و سلم
ان کی اطاعت، رب کی عبادت ، بعدِ خدا کے اُن کی ہے عظمت
شانِ نزولِ آیتِ محکم ، صلے اللہ علیہ و سلم
سارے جہاں میں، بانگِ اذاں میں، وقتِ نماز ہے ہر اک مکاں میں
ذکرِ جمیل ہے اُن کا جو پیہم، صلے اللہ علیہ و سلم
اول و آخر شانِ نبوت ، ان پہ ہوئی ہے ختمِ رسالت
سب سے مؤخر سب پہ مقدم ، صلے اللہ علیہ و سلم
کفر و جہالت، شرک و ضلالت، درہم و برہم ان کی بدولت
توحید کا جب لہرایا پرچم ، صلے اللہ علیہ و سلم
بندے خدا کے ہوجا مسلمان، تیری پناہ کا وہ ہے نگہبان
قول ہے نبیؐ کا اَسلِم تَسلَم، صلے اللہ علیہ و سلم

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:00 PM

حاصلِ کلام

شاعر حامدؔ باقوی اس نعت میں حضور ﷺ کے حلیہ مبارکہ اور آپ کے مقام و مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ سرتاپا نور ہیں اور آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا ہوا ہے۔ آپؐ صاحبِ قرآن ہیں اور آپؐ جن و انس پر احسان کرنے والے ہیں۔

شاعر کہتے ہیں کہ آپ کی اطاعت گویا رب کی اطاعت ہے، اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ہی کی عظمت کرنی چاہئے کیونکہ اللہ نے آپ پر قرآن مجید نازل کیا، ساری دنیا میں اذان کی گونج اور ہر جگہ نماز کے وقت کی تعیین آپ ہی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

آپؐ کے اوصاف کا کیا کہنا۔ آپؐ محبوبِ خدا، انبیاء کی شان اور خاتم الرسل ہیں، گرچہ کہ آپؐ آخر میں آئے لیکن مقام و مرتبہ کے اعتبار سے اول درجے پر ہیں۔ آپؐ ہی کی وجہ سے کفر و جہالت اور ضلالت و شرک کا خاتمہ ہوا۔ اور آپؐ ہی نے توحید کا پرچم سارے عالم میں لہرایا۔

شاعر آخر میں کہتے ہیں کہ اے خدا کے بندے! صحیح معنی میں اللہ کا بندہ یعنی مسلمان بن جا، کیونکہ تجھے صرف خدا کی ذات ہی پناہ دینے والی اور تیری نگرانی کرنے والی ہے۔ نبی ﷺ کا قول ہے "اسلام قبول کرو اور سلامتی پالے"۔ آپؐ پر درود و سلام ہو۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

نورِ مجسم	سرتاپا نور	نازشِ آدم	آدمؑ کے لئے فخر
عرشِ بریں	وہ آسمان جہاں اللہ کا تخت ہے	اسمِ معظم	بڑا نام
صاحبِ قرآن	قرآن والے	مخبرِ صادق	سچی خبر دینے والے
ہادئ اکرم	صحیح راستہ دکھانے والے	محسنِ اعظم	بڑے احسان کرنے والے
شانِ نزول	آیتِ قرآنی کے اترنے کا سبب	آیتِ محکم	وہ قرآنی آیت جس کے معنی واضح ہو
بانگِ اذان	اذان کی آواز	پیہم	لگاتار ، برابر
مقدم	پہلا۔ اوّل	موَخر	آخری
ضلالت	گمراہی	درہم و برہم	اُلٹ پلٹ
نگہبان	پناہ، حفاظت	اَسلِم تَسلَم	اسلام قبول کرو اور سلامتی پاؤ

II اضداد اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

نور	×	ظلمت	مقدم	×	موخر
صادق	×	کاذب	ہدایت	×	ضلالت
اطاعت	×	نافرمانی	اول	×	آخر
محکم	×	متشابہ			

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:00 PM

III درجِ ذیل الفاظ کی واحد اور جمع کی پہچان کر کے خالی جدول میں بھرتی کیجیے

مسرتیں	نور	اسم	عظمتیں
نمازیں	بندہ	اقوال	اسماء
انبیاء	موسم	ترانے	انوار
نماز	بندے	قول	نبی
موسموں	ترانہ	مسرت	عظمت

واحد	جمع	واحد	جمع

IV الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجیے:

(تیری پناہ نازشِ آدم ختمِ رسالت صاحبِ قرآن سارے جہاں میں)

1۔ نورِ مجسم ....

2۔ .... رحمتِ عالم

3۔ .... بانگِ اذاں میں

4۔ ان پہ ہوئی ہے ....

5۔ .... کا وہ ہے نگہباں

V ان مصرعوں کی بحوالہ متن تشریح کیجیے:

(1) ان کی اطاعت، رب کی عبادت ، بعدِ خدا کے اُن کی ہے عظمت
شانِ نزولِ آیتِ محکم ، صلے اللہ علیہ وسلم

(2) سارے جہاں میں، بانگِ اذاں میں، وقتِ نماز ہے ہر اک مکاں میں
ذکرِ جمیل ہے اُن کا جو پیہم، صلے اللہ علیہ و سلم

(3) بندے خدا کے ہوجا مسلمان، تیری پناہ کا وہ ہے نگہبان
قول ہے نبیؐ کا اَسلِم تَسلَم ، صلے اللہ علیہ و سلم

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:01 PM

VI مناسب ترین جواب تلاش کیجئے:

(1) نورمجسم کا مطلب .... (الف) پا تا سر (ب) سرتاپا نور (ج) دست وپا

(2) وقت نماز ہے ہر اک .... (الف) دکاں میں (ب) مکاں میں (ج) آسماں میں

(3) اُن پہ ہوئی ہے ختم .... (الف) ضلالت (ب) رسالت (ج) جہالت

(4) درہم برہم ان کی .... (الف) بدولت (ب) عدالت (ج) لیاقت

VII ان مرکبات کے معنی یاد کیجئے اور جملوں میں استعمال کیجئے:

1	اسمِ معظّم	رسول اللہؐ کا اسمِ معظّم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔
2	صاحبِ قرآن	
3	عرشِ بریں	
4	محسنِ اعظم	
5	ختمِ رسالت	
6	شانِ نزول	

VII مختصر جوابات لکھ کر یاد کیجئے:

(1) نورِ مجسم اور صاحبِ قرآن کون ہیں؟

(2) کس نبی کو رحمتِ عالم کہا جاتا ہے؟

(3) توحید کا پرچم لہرانے والے کون تھے؟

(4) شاعر خدا کے بندے سے کیا التماس کرتا ہے؟

(5) '' اَسلِم وَ تَسلَم '' کا مطلب لکھئے؟

VIII مفصل جواب لکھئے:

شاعر حامدؔ باقوی نے اس نعت میں حضور ﷺ کے کن کن صفات کا تذکرہ کیا ہے۔اس پر سیر حاصل بحث کیجئے۔

IX عملی سرگرمیاں

(1) استاد کی مدد سے مقامی شعراء میں نعت گو شعراء کی فہرست بنائیے۔

(2) آپ کی پسندیدہ ایک نعت اپنی کاپی میں تحریر کیجئے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:01 PM

اکائی 4
حصہ نثر

ایثار اور اس کا پھل

محمد جاوید اکرم

سیکھنے کے مقاصد

- طلباء کے اندر ایثار و ہمدردی اور بلا امتیاز مذہب وملت باہمی امداد کا جذبہ پیدا کرنا۔
- طلباء کو فضول خرچی سے بچا کر کفایت شعاری کا عادی بنانا۔
- چھوٹی بچت کا تصور دلانا
- والدین کی فرماں برداری کا مزاج بنانا
- خلافِ مزاج باتوں پر صبر کا خوگر بنانا

آج ننھی حسب معمول اپنی آٹو سے گھر آئی۔ چہرہ تھوڑا مرجھایا ہوا تھا۔ ماں نے حال پوچھا تو کچھ نہیں بتایا۔ اصرار کرنے پر کہا کہ اپنی سہیلی کو ان کے ابوّ نے نئی سائیکل دلوائی ہے۔ جو بہت ہی خوبصورت اور جدید طرز کی ہے۔ ممی، مجھے بھی اسی طرح کی ایک سائیکل خرید کر دو نا۔ ممی نے ہنستے ہوئے کہا۔ کوئی بات نہیں، ابوّ کو گھر آنے دو، میں ان سے کہتی ہوں۔ کچھ نہ کچھ انتظام ہو جائے گا۔ ابھی چند مہینے پہلے اُس کا داخلہ یل۔ کے۔ جی میں ہوا تھا۔

بس اس ننھی جان کو اس کی امی نے کپڑے بدلوائے، کنگھی کیا، پینے کو دودھ دیا اور سلا دیا۔ مگر اسے نیند بالکل نہیں آئی۔ رات کو اس کا باپ تھکا ماندا گھر آیا۔ بیوی نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ باپ کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے۔ کہنے لگا شاید ہی میں اپنی ننھی کو نئی سائیکل دلوا سکوں۔ تم تو جانتی ہو کہ میری وقعت کیا ہے؟ میں ٹھہرا ایک ٹیوشن سنٹر چلانے والا۔ ابھی میں نے اس کو اسکول میں داخلہ دلوایا ہے۔ میں کیسے اپنی بچی کے سائیکل کا خواب پورا کر سکتا ہوں؟

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:01 PM

دروازے کی اوٹ میں کھڑی ننھی یہ سارا ماجرا سن رہی تھی۔ وہ کوئی ایسی بچی نہیں تھی، جو ضد پر اڑ کر اپنے باپ کو کسی نہ کسی طرح سائیکل خریدنے پر مجبور کرتی۔ اور نہ ہی اس کی ماں نے ایسی پرورش کی تھی۔ بس اس بچی نے ہنستے ہوئے آکر اپنی امی اور ابّو کو لپیٹ لیا اور کہنے لگی۔

کوئی بات نہیں ابّو۔ میں ایک کام کرتی ہوں، جو جیب خرچ تم مجھے دیتے ہو، اسے میں اپنی ہُنڈی میں جمع کرتی آؤں گی۔ ایک نہ ایک دن میری یہ خواہش ضرور پوری ہو جائے گی۔ امیّ نے بات کو کاٹتے ہوئے کہا۔ اگر ایسا ہو تو میری بیٹی کو میں بھی روزانہ پانچ روپے دیا کروں گی۔

دراصل یہ بچی جس کا نام انو پریا ہے، تمل ناڈو میں وِڑو پورم میں ایک غریب مزدور سِوا شمگا نادن اور للیتا کی بیٹی ہے جو اِس وقت آٹھ سال کی ہے اور دوسری جماعت کی طالبہ ہے۔ اس کا ایک بھائی بھی ہے جس کا نام کنّن ہے اور چار سال کا ہے۔

انو پریا کم سنی ہی سے اپنے امی ابو کی اطاعت گزار لڑکی تھی۔ اس کے اندر اطاعت کا جذبہ اتنا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ وہ کبھی اپنی امی ابو کی بات کو نہیں ٹالتی تھی۔ اس نے آج سے چار سال پہلے ایک سائیکل کی مانگ کی تھی۔ جب اس کو اس کے والدین نے پورا نہیں کیا تو وہ اپنے جیب خرچ کے پیسے ایک ہنڈی میں جمع کرنے لگی۔ ہر سال ایک ایک ہُنڈی کے حساب سے چار سال میں چار ہُنڈ یاں بھر گئی تھیں۔ اب اُس نے پانچویں ہُنڈی میں پیسے جمع کرنا شروع کیا۔

انو پریا کے اندر صبر کا مادّہ بھی اتنا گہرا تھا کہ اُس نے اس کے بعد کبھی اپنے والدین کے پاس سائیکل کی مانگ نہیں کی۔ سائیکل خریدنے کے لئے اُس نے پورے چار سال انتظار کیا۔ اُس کو پورا پورا یقین تھا کہ اِن پانچ ہُنڈیوں میں جمع شدہ رقم اس کی سائیکل کے لئے کافی ہوں گے۔ وہ مسلسل ان پیسوں سے سائیکل خریدنے کا خواب دیکھتی آ رہی تھی۔ اپنے امی ابو سے کہتی کہ وہ قریب میں اپنے جمع شدہ پیسوں سے سائیکل خریدے گی۔

8/اگست 2018ء کی شام وہ حسب معمول اسکول سے گھر آئی۔ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد ہاتھ منہ دھوکر، ٹیلی ویژن پر خبریں دیکھنے لگی۔ خبر دیکھ کر اُسے ایک جھٹکا سا لگا۔ ارے! یہ کیا ہوا؟ خبر اس طرح تھی۔

’’پڑوسی ریاست کیرلا کی تمام ریاستوں میں زبردست بارشیں ہو رہی ہیں۔ بارش کی وجہ سے تمام بندھ بھر گئے ہیں۔ اور ان سب کو کھول دیا گیا ہے۔ مزید موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ جگہ جگہ زمین کے کھسکنے کے واقعات بھی ہو رہے ہیں۔ کئی مکانات زمین بوس ہو گئے ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ زمین کے کھسکنے سے کئی مکانات اور لوگ چٹانوں اور مٹی کے ملبے میں دب گئے ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔ بہت سے لوگ پانی میں بہہ گئے ہیں۔ صرف انسان ہی نہیں جانور بھی پانی کی رو میں بہے جا رہے ہیں۔ کیرلا کے پورے چودہ ضلعوں میں بارشوں کا مزید امکان ہے۔ نشیبی علاقے کے لوگوں کو فوری طور پر خالی کروایا جا رہا ہے اور انہیں محفوظ جگہوں پر پہنچایا جا رہا ہے‘‘۔

دوسرے دن کی خبر کچھ اس طرح تھی۔ جو لوگ کل تک بڑی بڑی حویلیوں میں تھے، آج انہیں ایک وقت کی روٹی میسر نہیں ہے یہاں تک کہ پینے کے لئے پانی موجود نہیں ہے۔ یہ ساری تبدیلی صرف ایک دن کے اندر پیش آئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک قیامت برپا ہوگئی ہے۔ کہیں کسی کا بچہ گم ہو گیا ہے تو کہیں کسی کے ماں باپ۔ کئی لوگ ڈوب کر مر گئے۔ بڑے پریشان ہیں اور چھوٹے چھوٹے

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:02 PM

معصوم بلک رہے ہیں۔ اخباروں میں سرخیاں اسی عنوان پر تھیں۔ دل کو دہلا دینے والی تصاویر پکار پکار کر یہ اعلان کر رہی تھیں کہ ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔ ٹیلی فون اور مواصلات کے تمام رابطے منقطع ہو گئے تھے۔ حکومت نے عارضی کنٹرول روم قائم کئے تھے جس سے یہ پتہ چلتا تھا کہ کسے کہاں رکھا گیا ہے؟

کیرلا کی حکومت نے تمام لوگوں سے امداد کی اپیل کی۔ کیا ہندو، کیا مسلمان، کیا سکھ، کیا عیسائی، سب نے یکجہتی کا ثبوت دیا۔ مسجدوں، مندروں، بازاروں اور جگہ جگہ سے لوگوں نے متاثرین کے لئے غذا اور دیگر ضرورت کی اشیاء جمع کیں۔ مسجدوں میں ہندوؤں کے لئے رہنے کی جگہ دی گئی اور اسی طرح مندروں میں مسلمانوں کو رہنے کا بندوبست کیا گیا۔ چرچ میں کھانا پکایا گیا، مسجد اور مندر میں تقسیم کیا گیا۔ اس دیش کی مٹی کی تاثیر ہی کچھ اس طرح کی ہے کہ اس کے اندر قومی یکجہتی اور آپس میں بلا مذہب وملت کی تفریق کے خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے، شاید ہی اس کی مثال کسی اور وطن میں ملے۔

متاثرین کی امداد کے لئے کئی تنظیمیں آگے آ رہی تھیں، مگر بارش اور زمین کھسکنے کے واقعات رونما ہونے سے اور پلوں کے ٹوٹ جانے سے اُن تک امداد پہنچانا بہت ہی مشکل ہو رہا تھا۔ بڑی مشکلیں پیش آ رہی تھیں۔ صرف ہندوستان ہی سے نہیں بلکہ بیرونی ممالک سے بھی امداد پہنچ رہی تھی۔

ان واقعات کا بہت گہرا اثر انوپریا پر پڑا۔ اُس نے فوراً دل میں ایک فیصلہ کیا کہ کیوں نہ میں اپنی جمع شدہ رقم کو ان متاثرین کی مدد کے لئے استعمال کروں۔ اس کے دل میں ہمدردی اور ایثار کا جذبہ اُمڈ آیا۔ اس نے اپنے امی اور ابو کو اپنے فیصلہ سے آگاہ کیا۔ ایک بار پھر اس کے ابو کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ بچی کے اندر کے اس پاک جذبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اس کے والدین نے تاخیر نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے چار سالوں سے اپنی بچی کی جمع شدہ رقم یعنی پانچوں ہنڈیوں کو توڑا اور رقم کو گننا شروع کیا۔ وہ رقم آٹھ ہزار نو سو چھیالیس روپے تھی۔ انہوں نے اس رقم کی ایک چیک بنام ''کیرلا چیف منسٹر ریلیف فنڈ'' تیار کی اور اسے ضلع کلکٹر کے حوالے کیا۔

ایک ننھی معصوم کے جذبۂ ایثار کی یہ خبر عوام اور میڈیا تک پہنچی تو تقریباً سب نے اس کے نیک جذبہ کو سراہا۔ سچ ہے کہ نیکی کا اجر ضرور ملتا ہے۔ کسی طرح یہ خبر ہیرو سائیکلس کے جنرل مینیجر منوج کمار کو پہنچی۔ انہوں نے فوراً ایک سائیکل انوپریا کے گھر تک پہنچا دی۔ یہی نہیں، بلکہ ٹویٹر پر ہیرو سائیکلس کے مینجنگ ڈائرکٹر پنکج یم۔ مُنجل نے ٹویٹ کرتے ہوئے انوپریا کو اس طرح کا پیغام دیا۔

''پیاری انوپریا، ہماری کمپنی کی جانب سے عمر بھر تمہیں ایک نئی سائیکل بطورِ تحفہ دی جائے گی، تمہارے ای میل کا پتہ ہمیں بھیجیں۔ ہماری طرف سے دلی مبارک باد''۔

حاصل مطالعہ

ایک چھوٹی بچی انوپریا کے اندر یہ ساری عمدہ صفات موجود تھیں۔

1) والدین کی فرماں برداری
2) چار سال تک صبر
3) فضول خرچی سے پرہیز اور چھوٹی بچت کا تصور
4) انسانیت سے ہمدردی اور جذبۂ ایثار

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:03 PM

اس مذکورہ ایثار کے بدلے میں انو پریا کی آرزو بھی پوری ہوئی، یعنی اسے سائیکل بھی مل گئی۔اس کے علاوہ اس کا نام سارے ہندوستان میں چمکا اور اُسے دنیا بھر میں شہرت حاصل ہوئی۔

چنانچہ ہم بھی ان صفات کو اپنائیں۔ والدین کا کہا مانیں، کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے ضد نہ کریں۔صبر و حوصلہ سے کام لیں۔ فضول خرچی نہ کریں۔ چھوٹی بچت کریں، ہوسکتا ہے یہ انسانیت کے لئے کام آئے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک دانہ بویا، اس سے ایک پودا نکلا جس میں سات بالیاں تھیں، ہر بالی میں سو سو دانے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر اس کا اجر دیتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا جاننے والا ہے''۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

سہیلی	:	ساتھی	ماجرا	:	واقعہ
وقعت	:	حیثیت	ملازم	:	نوکر
پرورش	:	پالنا۔ تربیت کرنا	اطاعت گزار	:	فرماں بردار
بندھ	:	ڈیم	موسلا دھار بارش	:	نہ تھمنے والی بارش
ملبہ	:	ڈھیر	منقطع ہونا	:	ٹوٹ جانا
مواصلات	:	کمیونیکیشن، رابطہ	یکجہتی	:	رواداری
بندوبست	:	انتظام	اجر	:	بدلہ
ایثار	:	اپنی ضرورت کو فراموش کر کے دوسرے کی ضرورت پوری کرنا۔			

اس سبق میں موجود محاورے :

خواب پورا کرنا	:	آرزو پوری کرنا
زمین بوس ہونا	:	زمین کے برابر ہو جانا
قیامت برپا ہونا	:	ایک بڑی آفت کا آنا
آنکھیں ڈبڈبانا	:	آنکھوں میں جذبات سے آنسوؤں کا آنا

II اضداد اپنی کاپی میں لکھیے اور یاد کیجیے:

خوب صورت	×	بدصورت	عارضی	×	مستقل
گہرا	×	سطحی	عوام	×	خواص

جو شخص ارادے کا پکا ہو، وہ دنیا کو اپنی مرضی کے موافق ڈھال سکتا ہے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:03 PM

III درجِ ذیل جدول سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے:

الفاظ	واحد	جمع
انتظام		
خواہشات		
طالبات		
ریاست		
حویلیاں		

الفاظ	واحد	جمع
رابطہ		
واقعہ		
متاثرین		
استعمالات		
تحفہ		

IV درجِ ذیل مرکب الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نمبر	الفاظ	جملے
1	حسبِ معمول	زید حسبِ معمول آج بھی نماز جمعہ کے لئے جلد چلا گیا
2	خوب صورت	
3	جیب خرچ	
4	موسلا دھار	
5	یکجہتی (یک جہتی)	
6	ایثار و ہمدردی	
7	پایۂ تکمیل	

V مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پر کیجیے:

(زبردست بندھ کیرلا موسلا دھار زمین بوس کھسکنے چٹانوں ملبے)

پڑوسی ریاست .... کی تمام ریاستوں میں .... بارشیں ہو رہی ہیں۔ بارش کی وجہ سے تمام .... بھر گئے ہیں اور ان سب کو کھول دیا گیا ہے۔ مزید .... بارش ہو رہی ہے۔ جگہ جگہ زمین کے .... کے واقعات بھی ہو رہے ہیں۔ کئی مکانات .... ہو گئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ زمین کے کھسکنے سے کئی مکانات اور لوگ .... اور مٹی کے .... میں دب گئے ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔

> حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو باتیں زیادہ کرے گا، وہ غلطیاں زیادہ کرے گا، جو غلطیاں زیادہ کرے گا، اس میں شرم کم ہوگی، اس کا دل مردہ ہوگا اور جس کا دل مردہ ہوگا، وہ جہنم میں جائے گا۔
>
> غصہ پی جانے کی عادت اچھی ہے۔ اگر تمہارے اندر آگ لگی ہے تو بہتر ہے کہ دھواں باہر نہ نکلے۔ (حضرت علیؓ)

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:03 PM

VI درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) انو پریا نے گھر آ کر کس چیز کی مانگ کی؟

(2) کیا انو پریا کا باپ اسے سائیکل خرید کر دلوا سکتا تھا؟

(3) انو پریا کس جماعت کی طالبہ ہے؟

(4) چار سال کے عرصہ میں انو پریا کی ہنڈیوں میں کتنی رقم جمع ہوئی؟

(5) ٹوٹیر پر انو پریا کو کیا پیغام ملا؟

VII درجِ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) انو پریا کہاں کی رہنے والی ہے اور اس کے ماں باپ کا نام کیا ہے؟

(2) 8/ آگست 2018ء کو کیا واقعہ پیش آیا لکھئے؟

(3) خبریں دیکھنے کے بعد انو پریا نے کیا فیصلہ کیا؟

(4) انو پریا کے اندر کون کون سی خوبیاں موجود ہیں لکھئے؟

VIII صحیح جوڑ لگائیے:

(الف)	(ب)
انو پریا	آٹھ ہزار دو سو چھیالیس روپئے
وِژوپورم	کیرلا ریاست
ہنڈیوں کی رقم	ماں باپ کی پہلی بیٹی
زبردست بارشیں	ایک قابل تعریف صفت
ایثار و ہمدردی	ٹمل ناڈو

لسانی سرگرمیاں : تحریری صلاحیت : تصویر کو تحریر میں تبدیل کرنا۔

ذیل میں ایک تصویر دی گئی ہے۔ اس سے متعلق پانچ جملے لکھئے۔

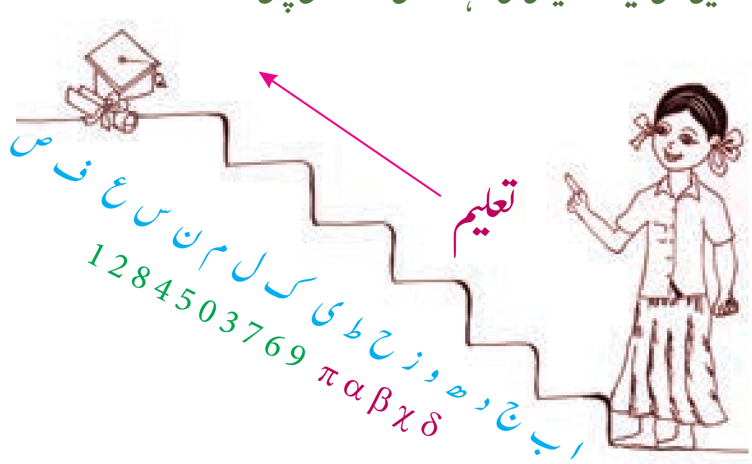

.1 ....

.2 ....

.3 ....

.4 ....

.5 ....

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:04 PM

اکائی 4
غزلیات

غزل

جگؔر مرادآبادی

سیکھنے کے مقاصد

- شاعری میں غزل کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کرنا۔
- دل کے جذبات کی ترجمانی کرنا۔
- غزل میں واقع شعریت وادبیت سے لطف اندوز کرانا۔
- دل کی اہمیت پر روشنی ڈالنا۔

شاعر کا تعارف

جگؔر مرادآبادی کا نام علی سکندر ہے۔ وطن مرادآباد ہے۔ وہ 1890 میں پیدا ہوئے۔ جگؔر کو شاعری ترکہ میں ملی تھی۔ آپ نہایت شگفتہ مزاج تھے۔ جگر کی شاعری میں کیف، وارفتگی اور بے خودی کی لہر قریب قریب ہر جگہ ہے، جو کلام میں ایک امتیازی شان پیدا کرتی ہے۔ ان کی آنکھیں حسن کی ادا شناس ہیں اور ان کا دل لذتِ عشق کا سرمایہ دار ہے۔ جگؔر کے کلام کی نمایاں خصوصیت سادگی وروانی ہے۔ ان کے کلام کے مجموعوں کے نام ''داغِ جگر''، ''شعلۂ طور'' اور ''آتشِ گل'' ہیں۔

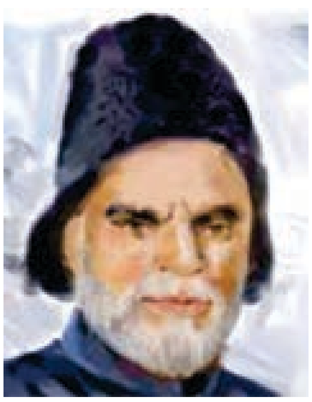
جگؔر مرادآبادی

آج کیا حال ہے یا رب سرِ محفل میرا
کہ نکالے لئے جاتا ہے کوئی دل میرا

سوزِ غم دیکھ نہ برباد ہو حاصل میرا
دل کی تصویر ہے ہر آئینۂ دل میرا

صبح تک ہجر میں کیا جانئے کیا ہوتا ہے
شام ہی سے مرے قابو میں نہیں دل میرا

مل گئی عشق میں ایذا طلبی سے راحت
غم ہے اب جان مری درد ہے اب دل میرا

پایا جاتا ہے تری شوخیٔ رفتار کا رنگ
کاش پہلو میں دھڑکتا ہی رہے دل میرا

ہائے اُس درد کی قسمت جو ہو دل کا شریک
ہائے اُس دل کا مقدر، جو بنا دل میرا

کچھ کھٹکتا تو ہے پہلو میں مرے رہ رہ کر
اب خدا جانے تری یاد ہے، یا دل میرا

اس غزل کو زبانی یاد کیجیے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:04 PM

حاصل کلام

شاعر جگؔر مرادآبادی اس غزل میں خدا سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے پروردگار! آج بھری محفل میں میرا یہ کیا حال ہو گیا ہے کہ محبوب کا قبضہ میرے دل پر ہو رہا ہے اور میں اس کے ہاتھوں بے قابو ہوا جاتا ہوں۔ دل کی کیفیات کا عکس جس دل پر بھی پڑتا ہے وہی دل کے جذبات کی تصویر بن جاتا ہے۔ میرا سوزِ غم جو میرا حاصلِ زندگی ہے دیکھ کہیں برباد نہ ہو جائے۔

محبوب سے جدائی کی صورت میں معلوم نہیں۔ صبح تک میرا کیا حال ہو جائے جب کہ شام کے ہوتے ہوتے میرا دل اپنے قابو میں نہیں رہتا۔ عشق ایک ایسی وادی ہے جس میں تکلیف بھی راحت ہے۔ اب غم میری جان اور درد میرے دل کا اٹوٹ حصہ ہے۔ شاعر آرزو کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کاش! پہلو میں میرا دل ہمیشہ دھڑکتا ہی رہے اس لئے کہ اس میں محبوب کے چال کی شوخی کا رنگ نظر آتا ہے۔ اس درد کی خوش قسمتی ہے جو دل کا شریک ہو جائے۔ شاعر اپنے آپ پر نازاں ہے (فخر کرتا ہے) کہ اسے دردِ دل ملا ہوا ہے۔ آخر میں شاعر تذبذب کا شکار ہے کہ اس کے پہلو میں جو کھٹکتا ہے وہ خدا جانے محبوب کی یاد ہے یا خود اپنا دل ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

یارب	:	اے پالنے والے، اے پروردگار	سرِ محفل	:	بھری مجلس میں
دل کی تصویر	:	دل کے جذبات کی ترجمانی	ہجر	:	جدائی
ایذاء طلبی	:	تکلیف کو مانگنا	شوخیِ رفتار	:	ناز بھری چال
کاش	:	کیا اچھا ہوتا	قسمت	:	تقدیر۔ نصیب
راحت	:	آرام			

II اضداد اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

برباد	×	آباد	غم	×	خوشی
صبح	×	شام	راحت	×	تکلیف
ہجر	×	وصال	اندرونی	×	بیرونی

III صحیح الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) آج کیا حال ہے یارب سر .... میرا (محفل مجلس مجموعہ)

(2) غم ہے اب جان میری .... ہے اب دل میرا (دکھ درد طرب)

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:05 PM

(3) مل گئی .... میں ایذا طلبی سے راحت (عشق محبت پیار)

(4) .... تک ہجر میں کیا جانئے کیا ہوتا ہے (صبح شام رات)

IV ان اشعار کو مکمل کیجئے:

(1) .... سرِ محفل میرا

(2) کہ نکالے لئے جاتا ہے ....

(3) .... پہلو میں مرے رہ رہ کر

(4) اب خدا جانے تری یاد ہے، ....

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) صبح تک ہجر میں کیا جانئے کیا ہوتا ہے
شام ہی سے مرے قابو میں نہیں دل میرا

(2) مل گئی عشق میں ایذا طلبی سے راحت
غم ہے اب جان مری درد ہے اب دل میرا

VI درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھ کر یاد کیجئے:

(1) شاعر جگرؔ خدا سے کس بات کی شکایت کرتے ہیں؟

(2) شاعر کس چیز کے برباد نہ ہونے کی خواہش رکھتا ہے؟

(3) ہجر کی وجہ سے شام ہونے تک شاعر کے دل کا کیا حال ہو جاتا ہے؟

(4) شاعر کیوں اپنے دل کے مسلسل دھڑکتے رہنے کی آرزو کرتا ہے؟

(5) شاعر اپنے دل پر کیوں فخر کر رہا ہے؟

محاورے کی تعریف :

محاورہ چند الفاظ کا ایسا مجموعہ ہے، جو کثرتِ استعمال کی وجہ سے اپنے اصلی معنے سے ہٹ کر دوسرے (مجازی) معنوں میں استعمال ہونے لگے، جیسے ''نو دو گیارہ ہونا'' ایک سیدھی بات ہے، لیکن اس کے معنے ہوتے ہیں ''بھاگ جانا، یا فرار ہو جانا''۔

بعض محاورے

آبرو پر پانی پھیرنا	=	بے عزت اور ذلیل کرنا	آسمان زمین ایک کرنا	=	انتہائی کوشش کرنا
آفتاب کو چراغ دکھانا	=	تجربہ کار کو مشورہ دینا	اینٹ سے اینٹ بجانا	=	تباہ و برباد کرنا
اپنے منہ میاں مٹھو بننا	=	اپنی تعریف آپ کرنا	باغ باغ ہونا	=	بہت زیادہ خوش ہونا
بال کی کھال نکالنا	=	بہت چھان بین کرنا	ٹس سے مس نہ ہونا	=	متاثر نہ ہونا
چار چاند لگنا	=	قدر بڑھ جانا	دال میں کالا ہونا	=	کسی بات میں شک کرنا

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:05 PM

سابقے اور لاحقے (Prefixes and suffixes)

کسی لفظ سے پہلے ایک ایسا جز لایا جاتا ہے جس کے ساتھ مل کر وہ ایک معنی خیز لفظ بنتا ہے، اس طرح کے الفاظ کو سابقے (Prefixes) کہتے ہیں۔ بعض سابقوں کی مثالیں یہاں دی گئی ہیں۔

سابقے		مثالیں
اَن	:	ان پڑھ (ان + پڑھ)، ان دیکھی (ان + دیکھی)، ان گنت (ان + گنت)، انمول (ان+مول)، انجان (ان + جان)
بے	:	بےادب، بےرحم، بےجوڑ، بےدین، بےجان، بےباک
غیر	:	غیرموزوں، غیرآباد، غیرحاضر، غیرذمہ دار، غیرمسلم
لا	:	لاپتہ، لاجواب، لاپرواہ، لاوارث، لاحاصل
نا	:	نااتفاقی، نااہل، ناانصافی، ناپاک، نااُمید
کم	:	کم عقل، کم سمجھ، کم ظرف، کم یاب، کم سواد

کسی لفظ کے بعد ایک ایسا جز لایا جاتا ہے جس کے ساتھ مل کر وہ ایک معنی خیز لفظ بنتا ہے، اس طرح کے الفاظ کو لاحقے (Suffixes) کہتے ہیں۔ بعض لاحقوں کی مثالیں یہاں دی گئی ہیں۔

لاحقے		مثالیں
آباد	:	جعفرآباد (جعفر+آباد)، احمدآباد (احمد+آباد)، حیدرآباد (حیدر+آباد)، کریم آباد (کریم+آباد)، سلام آباد (سلام+آباد)
طلب	:	آرام طلب، حق طلب، شہرت طلب، پناہ طلب،
گاہ	:	آرام گاہ، درس گاہ، عیدگاہ، نمائش گاہ، سجدہ گاہ
گر	:	کاری گر، تونگر، غارت گر، جادوگر، بازی گر
مند	:	فتح مند، ہنرمند، عقل مند، صحت مند، آرزومند
یاب	:	کامیاب، فتح یاب، راہ یاب، ظفریاب، نایاب
دار	:	سمجھدار، دین دار، دنیادار، راہ دار، جان دار
گیر	:	راہ گیر، کف گیر، جہاں گیر، عالم گیر، دست گیر

مشق : نیچے بعض الفاظ دیے گئے ہیں۔ ان کی مدد سے سابقے اور لاحقے بنا کر الگ جدول میں بھرتی کیجیے۔

(بے ، لا، نا، کم، ان، طلب، گاہ، مند، دار، گیر)

سمجھ ، حیدر، آرام، عقل، کام، دنیا، عید، جہاں، شہرت، جوڑ

مثال : کم عقل عقل مند

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:05 PM

اکائی 4

سرسری مطالعہ

بہادر لڑکے

عماد سہروردی

صفی اور احمد دونوں سگے بھائی تھے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے لیکن ان کی ماں نہیں تھی۔ اس لئے ان کے باپ نے بچوں کی پرورش کے لیے دوسری شادی کر لی۔ سوتیلی ماں کا برتاؤ کچھ دنوں تک ٹھیک رہا لیکن بعد میں اس کی محبت نفرت میں تبدیل ہوگئی۔ اب سوتیلی ماں انہیں ہمیشہ مارتی رہتی۔ ان سے بہت سا کام لیا کرتی۔ ذرا ذرا سی بھول پر انہیں مارتی، کوستی رہتی۔ چونکہ ان کے والد کی نوکری دوسرے گاؤں میں تھی اس لیے وہ ہفتہ میں ایک بار گھر آیا کرتے لیکن بچوں نے اپنے باپ سے سوتیلی ماں کے بارے میں کبھی شکایت نہیں کی۔ وہ صبر سے کام لے رہے تھے لیکن صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ جب سوتیلی ماں کے ظلم کچھ زیادہ ہی بڑھ گئے تو آخر کار تنگ آ کر انہوں نے گھر چھوڑ دیا۔

چلتے چلتے وہ بہت دور نکل گئے تب انہیں بھوک کا احساس ہوا۔ صفی کے پاس کچھ چنے تھے اس نے کچھ چنے احمد کو دئے اور کچھ چنے ابھی وہ خود کھانے ہی والا تھا کہ سامنے سے ایک بوڑھا آتا ہوا نظر آیا۔ اپنی بھوک کی پرواہ کئے بغیر بوڑھے کو چنے کھانے کے لئے دئے۔ بوڑھا چونکہ بھوکا تھا، اس لیے سارے چنے چٹ کر گیا۔ چنے کھانے کے بعد اس نے صفی اور احمد کا شکریہ ادا کیا اور ان کے ہاتھ میں غلیل دیتے ہوئے کہا ”یہ جادو کی غلیل ہے“۔ اس سے تم جسے بھی مارو گے وہ تڑپ کر مر جائے گا۔ یہ کہہ کر بوڑھا چل پڑا۔ احمد اور صفی نے بھی اپنی راہ لی۔

وہ ایک گاؤں میں پہنچے انہوں نے دیکھا کہ یہاں کے لوگ بہت اداس ہیں اور ان میں ایک آدمی چارپائی پر بیٹھا رو رہا ہے۔ احمد نے ایک آدمی سے اس بات کا سبب دریافت کیا تو وہ آدمی بڑے غمگین لہجے میں بولا ”یہاں ہر ہفتے ایک خون خوار انسان آتا ہے اور گاؤں کی لڑکی کو لے جاتا ہے، وہ اتنا طاقت ور ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ کر نہیں سکتا۔ اس بار دیو نے آ کر سرپنچ کی لڑکی کو لے جانے کی دھمکی دی ہے۔ اس لیے سرپنچ رو رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ جو کوئی دیو کا خاتمہ کرے گا اسے دو ہزار اشرفیاں انعام میں دی جائیں گی۔ اتنا کہہ کر آدمی چپ ہوگیا۔

صفی اور احمد سرپنچ کے پاس پہنچے اور انہوں نے ڈھارس بندھاتے ہوئے اس خوفناک آدمی کے خاتمے کا یقین دلایا۔ سرپنچ نے سر اٹھا کر مایوسی کے لہجے میں کہا تم کیا مارو گے بچو! بڑے بڑے لوگ اس کے مقابلے میں گھبراتے ہیں، لیکن صفی اور احمد ضد کرنے لگے تو سرپنچ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر صفی اور احمد نے سرپنچ کے پاس سے ان کی لڑکی کی بڑی سی تصویر لی پھر جہاں سے دیو لڑکیوں کو اٹھا لے جاتا ہے اس جگہ کا پتہ پوچھا تو سرپنچ نے کہا کہ وہ نیلگری کے پیڑ کے پاس آ کر لڑکیوں کو لے جاتا ہے۔ وہ دیکھنے میں آدمی جیسا ہوتا ہے مگر سچ تو یہ ہے کہ وہ کوئی دیو ہوسکتا ہے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:06 PM

پھر دونوں اس ہفتہ کے آخری دن نیلگری کے پیڑ کے پاس پہنچے۔ احمد نے نیلگری کے پیڑ میں سوراخ کیا۔ اور تصویر کو پیڑ کے سہارے کھڑا کر دیا اور سوراخ کے برابر لڑکی کی تصویر کے منہ پر بھی باریک سوراخ کر دیا۔ پھر وہ درخت کے پیچھے چھپ گیا اور اپنی غلیل ہاتھ میں تھام لی۔ صفی بھی سامنے والی جھاڑی میں چھپ گیا۔ اس کے پاس ایک موٹا سا رسّا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ دیو جیسا انسان وہاں رات میں آیا اور جیسے ہی اس نے لڑکی کو اٹھانے کی کوشش کی۔ احمد نے سوراخ کے پیچھے سے نشانہ لگا کر اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ اسی طرح دوسری آنکھ کو بھی غلیل سے پتھر مار کر پھوڑ دیا۔ اندھا دیو بلبلا کر احمد کی طرف جھپٹا کہ اتنے میں صفی نے موٹے رسے کا پھندا دیو کی گردن میں ڈال دیا اور کس کر اسے کھینچا۔ دیو کا دم گھٹنے لگا اور وہ مر گیا۔ پھر احمد اور صفی گاؤں میں گئے اور گاؤں والوں کو یہ خوش خبری سنائی۔ پہلے تو گاؤں والے سمجھے یہ مذاق کر رہے ہیں لیکن جب وہ ندی پار پہنچے تو ان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ انہوں نے خوشی سے احمد اور صفی کو گود میں اٹھالیا اور جھومنے لگے۔

سر پنچ نے ان بہادر لڑکوں کو دو ہزار اشرفیاں بطورِ انعام دیں۔ اس انعام کو لے کر وہ اپنے گاؤں چل پڑے۔ گھر پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ ان کا باپ پلنگ پر اداس لیٹا ہے۔ جب اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو دیکھا تو خوش ہوا۔ دونوں کو گلے لگایا پھر دونوں نے اسے اب تک کا حال سنایا اور سوتیلی ماں کے بارے میں معلوم ہوا تو باپ نے ناراض ہو کر اس ظالم عورت کو گھر سے نکال دیا۔

پھر تینوں باپ بیٹوں نے انعام کی رقم سے مکان بنوایا اور تینوں باہم مل جل کر ہنسی خوشی رہنے لگے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

چٹ کر جانا	:	کھا کر ختم کرنا	سر پنچ	:	مکھیا، پٹیل
خون خوار	:	خونی	دیو	:	بڑا شیطان
جھومنا	:	زیادہ خوش ہونا	پھندا	:	بنا ہوا جال

II مختصر سوالات کے جوابات لکھ کر یاد کیجئے:

(1) صفی اور احمد کون تھے؟

(2) صفی اور احمد نے کیوں گھر چھوڑ دیا؟

(3) بوڑھے نے صفی اور احمد کو کیا چیز پیش کی اور ان سے کیا کہا؟

(4) دیو نے کس کی لڑکی کو لے جانے کی دھمکی دی تھی؟

(5) دیو کا خاتمہ کرنے کا اعلان کون کرتا ہے۔ اور انعام کی رقم کیا تھی؟

(6) دیو لڑکیوں کو کس مقام سے اٹھا لے جاتا تھا؟

(7) صفی اور احمد کی سوتیلی ماں کو گھر سے کیوں نکال دیا گیا؟

III تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) صفی اور احمد کی بہادری کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجئے؟

(2) ’’ بہادر لڑکے ‘‘ اس کہانی کا خلاصہ لکھئے؟

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:06 PM

اکائی 4
اردو قواعد

مرکب جملے اور اس کی قسمیں

پچھلی اکائی میں ہم نے مفرد جملوں سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اس باب میں ہم مرکب جملوں سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں : (1) مفرد جملہ (2) مرکب جملہ

مرکب جملہ : وہ جملہ جو دو یا دو سے زیادہ جملوں سے مل کر بنا ہو۔ جس میں ایک سے زیادہ مبتدا اور ایک سے زیادہ خبریں ہوں۔

مثال : جیسے اکبر آیا اور چلا گیا۔ بارش ہوگی تو فصل اگے گی۔

مرکب جملہ کی دو قسمیں ہیں۔

جملہ مرکب مطلق (Compound sentence) جملہ مرکب ملتف (Complex sentence)

جملہ مرکب مطلق : کسی مرکب جملہ کا ہر جملہ اپنی حیثیت رکھے اور اپنے مفہوم کو پورا کرنے کے لئے ساتھ والے جملہ کا محتاج نہ ہو تو اس کو جملہ مرکب مطلق کہتے ہیں۔ جن جملوں میں اور، یا، مگر جیسے الفاظ آتے ہیں، انہیں **جملہ مرکب مطلق** کہتے ہیں۔

مثال : بارش ہو رہی تھی اور پرندے چہک رہے تھے۔
اکبر گھر آیا مگر اس نے کھانا نہیں کھایا۔

جملہ مرکب ملتف : اگر مرکب جملے آپس میں اس طرح ملے ہوئے ہوں کہ جب تک تمام جملے ایک ساتھ پڑھے یا بولے نہ جائیں، بات پوری طرح سمجھ میں نہ آئے تو اس کو جملہ مرکب ملتف کہتے ہیں۔ **مثال :** وہ طالب جس نے محنت کی، کامیاب ہو گیا۔
اگر ڈالی ہلاؤ پتے تو جھڑیں گے۔

سوالات :
1) مرکب جملہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟
2) جملہ مرکب مطلق کی تعریف کیجئے۔
3) جملہ مرکب مطلق کی ایک مثال لکھئے۔
4) جملہ مرکب ملتف کسے کہتے ہیں؟
5) جملہ مرکب ملتف کی ایک مثال لکھئے۔

I۔ ذیل میں سے مرکب مطلق اور مرکب ملتف جملوں کو الگ کیجئے۔

1) میں سائکل میں جا رہا ہوں اور وہ پیدل جا رہا ہے۔
2) اگر وہ جلد گھر سے نکلتا تو اسے ٹرین مل جاتی۔
3) اس نے محنت کی جس کی وجہ سے وہ کامیاب ہو گیا۔
4) اُسید اسکول کو گیا مگر اُس نے ٹسٹ نہیں لکھا۔
5) اندر آؤ یا باہر چلے جاؤ۔
6) عمید آج اسکول جا نہ سکا کیوں کہ اسے بخار ہے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:07 PM

اکائی 5
حصہ نظم

خوشامد (طنزیہ نظم)

نظیرؔ اکبرآبادی

سیکھنے کے مقاصد

- انسان کی فطرت کے کمزور پہلوؤں کو اجاگر کرنا۔
- چاپلوسی اور خوشامد کے معنی کو جاننا اور اس سے اجتناب کرنے کی کوشش کرنا۔
- انسانی ہمدردی کا جذبہ بچوں میں پیدا کرنا

بی بی کہتی ہے، میاں آ، ترے صدقے جاؤں
ساس بولی، کہیں مت جا، ترے صدقے جاؤں
خالا کہتی ہے کہ، کچھ کھا، ترے صدقے جاؤں
سالی کہتی ہے کہ بھیا، ترے صدقے جاؤں
جو خوشامد کرے خلق اس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہے کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

جو کہ کرتے ہیں خوشامد، وہ بڑے ہیں انساں
جو نہیں کرتے، وہ رہتے ہیں ہمیشہ حیراں
ہاتھ آتے ہیں خوشامد سے ہزاروں ساماں
جس نے یہ بات نکالی ہے میں اس کے قرباں
جو خوشامد کرے خلق اس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہے کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

گر نہ میٹھی ہو، تو کڑوی بھی خوشامد کیجیے
کچھ نہ ہو پاس تو خالی بھی خوشامد کیجیے
جا سچ اگر پوچھو تو جھوٹی بھی خوشامد کیجیے
جو خوشامد کرے خلق اس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہے کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:07 PM

شاعر کا تعارف

نظیر اکبر آبادی کا نام ولی محمد تھا۔ آپ 1740ء میں دلی میں پیدا ہوئے۔ نظیر نے اس زمانے کی عام دلچسپی کے مطابق نظمیں لکھی ہیں۔ جیسے دیوالی، ہولی، عید اور شبِ برات وغیرہ۔

نظیر کا شمار اردو کے بڑے شاعروں میں ہوتا ہے، عرصہ تک سترہ روپئے ماہوار پر استاد بنے رہے۔ لیکن تلاشِ معاش میں کہیں باہر نہ نکلے۔ آپ کا کلام آسان اور عام فہم ہے جس میں انسانی ہمدردی کا بے پناہ جذبہ اور اثر پایا جاتا ہے۔ ان کا انتقال 1839ء میں ہوا۔

حاصلِ کلام

نظیر اکبر آبادی کی یہ ایک طویل نظم ہے جس کے صرف تین بند دئے گئے ہیں۔ ان اشعار میں شاعر نے انسان کی فطرت کے ایک کمزور پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ خوشامد کیا ہے؟ اس سے کیا فائدے ہیں؟ اس کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان کی نظر میں جو لوگ خوشامد کرتے ہیں وہ خوش رہتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔

شوہر اپنی بیوی، ساس، خالہ اور سالی کی خوشامد کرے تو یہ سب خوش ہو کر اس پر قربان ہو جاتے ہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو خوش کرتے ہیں وہی بڑے انسان ہیں اور جو نہیں کرتے وہ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں خوشامد کرنے ہی سے انسان کو ہزاروں چیزیں دستیاب ہوتی ہیں۔ چیز چاہے میٹھی ہو، یا کڑوی، کسی کے پاس ہو یا نہ ہو، دوست ہو یا دشمن، سچ ہو یا جھوٹ۔ شاعر کے کہنے کے مطابق اس کی خوشامد کی جائے۔ اس سے جہاں مخلوق راضی ہوگی وہیں خدا بھی راضی ہوگا۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

خوشامد	:	ایسی باتیں کرنا جس سے مخاطب خوش ہو	بی بی	:	بیوی
صدقے	:	قربان	خلق	:	مخلوق
حیران	:	پریشان	سدا	:	ہمیشہ
جانی دشمن	:	جان تک لینے والا دشمن (کٹر دشمن)	راضی	:	خوش

II اضداد اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

میٹھی	×	کڑوی	مخلوق	×	خالق
خالی	×	بھری ہوئی	پاس	×	دور
سچ	×	جھوٹ			

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:08 PM

III درجِ ذیل الفاظ کی واحد اور جمع کی پہچان کر کے الگ جدول میں بھرتی کیجیے

بی بی	صدقہ	سالیاں	ہزار
سالی	ہزاروں	صدقے	بیبیاں
باتیں	تیرا	انسانوں	میں
انسان	بات	ہم	تیرے

IV مناسب ترین الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجیے:

(1) جو کہ کرتے ہیں خوشامد وہ بڑے ہیں .... (حیوان انسان شیطان)

(2) کچھ نہ ہو .... تو خالی بھی خوشامد کیجیے۔ (پاس دور قریب)

(3) جانی .... ہو تو اس کی بھی خوشامد کیجیے۔ (دوست ساتھی دشمن)

(4) سچ تو یہ ہے کہ خوشامد سے .... راضی ہے۔ (رسول خدا دوست)

III ان اشعار کو مکمل کیجیے:

(1) جو کہ کرتے ہیں خوشامد ....

(2) ہاتھ آتے ہیں خوشامد سے.......................

(3) .... تو کڑوی بھی خوشامد کیجیے

(4) جس نے یہ بات نکالی ہے ....

IV بحوالۂ متن تشریح کیجیے:

(1) جو خوشامد کرے خلق اس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہے کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

(2) جو کہ کرتے ہیں خوشامد، وہ بڑے ہیں انساں
جو نہیں کرتے، وہ رہتے ہیں ہمیشہ حیراں

VI ہم قافیہ الفاظ تلاش کیجیے:

1	سدا	ادا	صبا	صدا
2	خبر			
3	وطن			
4	خلیل			
5	صورت			

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:08 PM

IX مختصر جوابات لکھئے:

1 ''خوشامد'' کسے کہتے ہیں؟
2 بی بی شوہر سے کیا کہتی ہے؟
3 مخلوق کیسے راضی ہوتی ہے؟
4 ہمیشہ حیران کون رہتے ہیں؟
5 خوشامد سے کون کون راضی ہوتے ہیں؟

لسانی سرگرمیاں :

ہم صوتی الفاظ : (Homophones)

وہ الفاظ جن کی ادائیگی ایک جیسی ہوتی ہے، لیکن ان کے معنی الگ ہوتے ہیں، انہیں ہم صوتی الفاظ کہتے ہیں۔

سدا	ہمیشہ	صدا	آواز	باد	ہوا	بعد	پیچھے
خبر	نیوز	قبر	دفن کرنے کا گڑھا	الم	تکلیف	علم	جھنڈا
ارض	زمین	عرض	چوڑائی	خار	کانٹا	خوار	ذلیل
کثرت	زیادتی	کسرت	ورزش	دانہ	اناج کا ذرہ	دانا	عقل مند

مشق : ذیل کے جملوں میں مناسب ہم صوتی الفاظ کو پُر کیجئے۔

(1 خوش رہے تُو .... (صدا / سدا) یہ دُعا ہے میری۔
(2 میں روزانہ .... (کثرت/کسرت) کرتا ہوں۔
(3 اناج کے ایک ایک .... (دانا/دانہ) میں برکت ہے۔
(4 ہمارے گھر کا طول 60 قدم اور .... (عرض/ارض) 25 قدم ہے۔
(5 محمود بھائی اپنے ہاتھ میں .... (اَلم / علم) لے کر آگے آگے چل رہے تھے۔

پہیلی بوجھئے۔

میں ایک پانچ حرفی لفظ ہوں۔ میرا چوتھا حرف نکال دیں تو میں ریل گاڑی کھینچنے لگوں۔ اگر میرا آخری حرف نکال دیں تو آسمان پر چمکنے لگوں۔ اور جب میں چمکتا رہوں تب آپ میری گردن ماردیں (یعنی میرا پہلا حرف نکال دیں تب بھی میں چمکنا نہ چھوڑوں۔

بتلایئے میں کون ہوں۔ انجمن

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:08 PM

اکائی 5
حصہ نثر

بندرگاہ اور تجارتی مراکز

تمل سے ترجمہ از: سید مسعود احمد ترپاتوری

سیکھنے کے مقاصد

- بندرگاہوں کی اہمیت وافادیت سے طلباء کو واقف کروانا۔
- ٹمل ناڈو کی قدیم بندرگاہوں کے ذریعے تجارتی تعلقات کا مطالعہ کرکے ان کا دورِ حاضر کی تجارت سے موازنہ کرنا
- قدیم شہروں کی تہذیب وثقافت کو ادب کے ذریعہ پہچاننا۔
- ٹمل ناڈو کے درآمدات اور برآمدات سے متعلق جانکاری حاصل کرنا۔

بندرگاہ کا ایک منظر:

بندرگاہ کے ساحلی علاقے، عربی نسل کے گھوڑوں کے پیروں کی چھاپ، رومی باشندوں کا اشرفیوں کا تبادلہ، اس کے بدلے چیزوں کی خریداری اور لین دین، روشن اور چمک دار چراغوں کا سلسلہ، بیرونی اور اندرونی شہریوں کا پرتپاک استقبال کرتا ہوا علاقہ۔

'' مارکو پولو '' اپنے سفر نامہ میں ان شہروں کی بناوٹ وسجاوٹ اور محلوں کی عمدہ تعمیر کا خوب صورت انداز میں ذکر کرتا ہے۔

پہلی صدی کا اٹلی سے تعلق رکھنے والا '' پلی نی'' (Pliny) اپنی نوٹ میں لکھتا ہے کہ :

مصر کی ملکہ کلوپیٹرا (Cleopatra) اپنے تاج میں کورکئی (Korkai) کے موتی لگائی ہوئی تھی۔

اسی طرح ارتھ شاسترا (ہندومت کی کتاب) میں بھی کورکئی کے موتیوں کا تذکرہ ہمیں ملتا ہے۔

دورِ قدیم میں انہیں تجارتی بندرگاہوں کی وجہ سے ٹمل ناڈو کی اقتصادی اور تہذیبی حالات معلوم ہوتے ہیں۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:09 PM

بندرگاہ کسے کہتے ہیں

بندرگاہ ایک ایسی جگہ کا نام ہے جہاں جہاز اور کشتیاں آکر رکتی ہیں۔ مسافر سوار ہوتے ہیں اور جہاں سے مال و اسباب کو لاد کر مختلف ملکوں کو منتقل کیا جاتا ہے۔

بندرگاہ کے فائدے:

ٹمل ناڈو کے بندرگاہ قدرتی ہیں اور یہاں کے قدیم باشندے جنگ اور تجارت کے لئے انہیں استعمال کیا کرتے تھے۔ سائنس کے اس ترقی یافتہ دور میں سمت متعین کرنے والے مصنوعی سیاروں کی مدد سے بہ آسانی بحری راستوں کا پتہ لگایا جاتا ہے جس سے نقل و حمل اور آمد و رفت میں جہاں سہولت ہوتی ہے وہیں بری اور فضائی راستوں کی بہ نسبت اس میں خرچ بھی کم آتا ہے۔

ٹمل باشندوں کے سمندری سفر کی ابتداء :

خلیج بنگال، بحر ہند، بحرِ عرب جیسے نام رکھنے سے پہلے ہی ٹمل ناڈو کے سیاحوں اور تاجروں نے مشرق و مغرب کے ملکوں کا کاروباری اور تجارتی مقاصد سے سمندری سفر کیا تھا، اسی طرح رومی اور یونانی تاجروں نے بھی یہاں کا سفر کیا ہے۔

مشرقی و مغربی ساحل کی نامور بندرگاہیں:

قدیم زمانے کے ٹمل ناڈو کا رقبہ شمالی وینکڈ املئی (پہاڑ) سے جنوبی راس کماری تک پھیلا ہوا تھا۔ کوّلندورئی، اریکا میڈو، کاویری پوم پٹنم، تونڈی، مرونگئی، کورکائی وغیرہ مشرقی ساحل کی نامور بندگاہیں تھیں جب کہ منگلور، نَرُو، ماندئی، موسری، وئی گری مغربی ساحل کی معروف بندرگاہیں تھیں۔

موسری : موسری چیرا بادشاہ کے ماتحتی علاقے میں حالیہ ٹمل ناڈو کے مغربی ساحلی علاقہ پر واقع ہے۔ مغربی پہاڑی سلسلے سے شروع ہونے والی ندی جو سمندر میں جاملتی ہے۔ اس جگہ قدرتی طور پر یہ بنی ہوئی بندرگاہ ہے۔

اس موسری بندرگاہ کے قریب پریار (Periyar) ندی کے کنارے چیرا حکومت کا پایۂ تخت ''ونجی'' واقع تھا۔

موسری کی درآمدات اور برآمدات

موسری بندرگاہ سے کالی مرچ برآمد کی جاتی تھی (عربی احباب اسے حد سے زیادہ پسند کرتے تھے، اسی سبب سے ٹمل میں اسے ''یاونہ پریا'' کا نام دیا گیا) اور یہ لوگ سونے کی اشرفیوں کے بدلے کالی مرچ خریدنے کے لئے موسری آیا کرتے تھے (اس کا ذکر ٹمل کتاب ''اگنانور'' (149) میں ملتا ہے۔

بحرِ احمر کی بندرگاہ اور مصر کی دریائے نیل کے سمندری سنگم میں واقع الگزینڈر بندرگاہ پہنچ کر فروخت کرتے تھے۔ موسری بندرگاہ میں عربی لوگوں کے تجارتی اڈہ کو ''بندر'' (بازارگلی) کا نام دیا گیا تھا۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:10 PM

موسری ایک خوب صورت بندرگاہ ہے جس میں بہترین برتنوں کی چمک دمک کے ساتھ ساتھ یونانیوں کی شاہکاریاں بھی جھلکتی نظر آتی ہیں۔ جو کیرلا سے کالی مرچ برآمد کر کے سونا درآمد کرتی تھیں۔ (اَ گنانور۔149)

اسی طرح موسری بندرگاہ میں لعل (ہیرا) ،شیشہ ، تانبا، ، ،سیسہ وغیرہ عربوں کی درآمدات تھیں، یہ سمندری تجارت معاہدے اور اگریمنٹ کی بنیاد پر ہوا کرتی تھی جو 150ء میں موسری کے ٹمل باشندوں اور الگزینڈر شہر کے یونانی باشندوں کے درمیان طے پایا تھا۔ اس تجارتی معاہدہ کے تحت ایک ٹمل تاجر ایک بار جہاز میں اتنی چیزیں لا سکتا تھا جس کی قیمت29484000 گرام چاندی کے برابر ہوتی تھی۔

کاویری پوم پٹنم (Kaveri Poom Pattinam)

کاویری ندی میں سمندری سنگم کے شمالی کنارے پر واقع قدرتی بندرگاہ کو '' کاویری پوم پٹنم'' کہتے ہیں جسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک کا نام مرو ور پاکّم (Maruvoor Pakkam) اور دوسرے کا نام '' پٹنا پاکم '' ہے۔ ان دونوں حصوں کے درمیان '' نالانکاڈی '' واقع ہے جب کہ کاویری ندی کے کنارے لائٹ ہاؤز بھی ہے۔

کاویری ندی کا کنارہ اتنا وسیع تھا کہ کئی جہاز بیک وقت ٹھہر سکتے تھے، اسی کشادگی کی وجہ سے جہاز اپنے بھاری بھرکم اشیاء کو لئے ہوئے پنکھوں کو بند کئے بغیر سیدھے بندرگاہ پہنچ جاتے تھے۔

اُس دور میں جہاز کے درآمدات اور برآمدات کے حساب و کتاب کا وقت بھی متعین تھا اور ان کی حفاظت کے لئے بڑے بڑے گودام بھی بنائے گئے تھے۔ اس کی حفاظتی کارروائی کے طور پر جزیہ (لگان) اور ٹیکس بھی لگایا جاتا تھا۔

دوسری صدی عیسوی میں یونانی، انڈونیشین (ہند۔چین) اور شمالی ہندوستان کے باشندے یہاں تجارت کرتے تھے اور چولا حکومت کے تجّار اسی بندرگاہ سے انڈونیشیا، برما اور گنگا ندی کی بندرگاہوں کا سفر کرتے تھے۔ کاویری پوم پٹنم میں چولا کے شہزادے سکونت پذیر تھے۔ ان کے علاوہ کورکئی نامی ایک بندرگاہ بھی ہے جو تامبرنی ندی کے مغربی حصہ میں واقع ہے جہاں پانڈیا دورِ حکومت میں شہزادے قیام کر کے نظم و نسق کی تربیت حاصل کرتے تھے۔ یہ جزیرہ نما شہر 5 میل کے احاطے تک پھیلا ہوا تھا۔ یہاں پر موتی اور سیپ کثرت سے دستیاب ہوتے تھے۔

ٹمل ناڈو کے مشرقی اور مغربی ساحلی بندرگاہیں اپنے اندر ایک انفرادی شان رکھتی ہیں اور یہاں کی رعایا اور حکومت سمندری تجارت کی بناء پر اس سمندری حصے کو کئی صدیوں سے اپنے قبضے میں برقرار رکھے ہوئے ہیں جن کی زندہ مثالیں یہاں کی بنی ہوئی بندرگاہیں ہیں جو تجارتی مراکز بھی بنے ہوئے تھے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:11 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

بندرگاہ	:	آبی جہازوں اور کشتیوں کے ٹھہرنے کی جگہ	پیروں کی چھاپ	:	قدموں کے نشانات
اشرفی	:	سونے کا سکہ	پرتپاک استقبال	:	شاندار استقبال
مارکو پولو	:	یورپ کا ایک سیاح	بناوٹ	:	کاریگری
سفرنامہ	:	سفر کے واقعات پر ترتیب دی ہوئی کتاب	سمت	:	رُخ
سجاوٹ	:	سجایا ہوا۔نکھارا ہوا	مصنوعی	:	بناوٹی
بحری راستے	:	سمندری راستے	بری حصہ	:	زمین کا حصہ،خشکی کا حصہ
نقل وحمل	:	سامان کا لانا اور لے جانا، ٹرانسپورٹ	فضائی راستہ	:	ہوائی جہاز اُڑنے کا راستہ
سیاح	:	سیر و سیاحت کرنے والا	برآمد	:	اشیاء کا بیرونی ممالک کو بھیجنا
درآمد	:	اشیاء کا بیرونی ممالک سے منگوانا	تجارتی اڈہ	:	تجارتی مرکز
معاہدہ	:	عہدو پیمان	لائٹ ہاؤز	:	روشنی کا مینار
وقتِ معین	:	مقرر کردہ وقت	گودام	:	اشیاء کے ذخیرہ کرنے کی جگہ

II اضداد اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

بحری	×	بری	قدیم	×	جدید
خرید	×	فروخت	جنگ	×	امن
درآمد	×	برآمد	سہولت	×	صعوبت
کثرت	×	قلّت	اندرونی	×	بیرونی

III درجِ ذیل الفاظ کی واحد اور جمع کی پہچان کر کے خالی جدول میں بھرتی کیجئے۔

محل	بناوٹ	اشرفی	بندرگاہ
بندرگاہیں	اشرفیاں	بناوٹیں	محلات
صدیاں	ادوار	باشندے	علاقے
علاقہ	صدی	دور	باشندہ
سیارہ	مرکز	تجارت	شئے
تجارتیں	اشیاء	مراکز	سیارے

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:11 PM

IV مناسب جوڑ لگایئے :

مصری ملکہ	سیاح
مارکوپولو	پلی نی
اٹلی کا باشندہ	ارتھ شاستر
ہندومت کی کتاب	سمت اور رخ کی پہچان کا آلہ
قطب نما	کلوپترا

V صحیح الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) موسری بندرگاہ سے کالی مرچ .... کے بدلے برآمد کی جاتی تھی۔ (سونے چاندی سکوں)

(2) مصری ملکہ اپنے تاج میں .... کے موتی لگائے ہوئے تھی۔ (کورکائی موسری کاویری پوم پٹنم)

(3) ہندومت کی کتاب .... (ارتھ شاستر انجیل وید)

(4) چیرا حکومت کا پایۂ تخت .... تھا۔ (ونجی ملئی مردوم)

(5) بندرگاہ .... کے آمدورفت کی جگہ ہے۔ (بسوں آبی جہازوں اور کشتیوں ریلوں)

VI مختصر جوابات لکھئے:

(1) پلی نی نے مصری ملکہ کلوپیٹرا کے متعلق کیا کہا؟

(2) بندرگاہ کسے کہتے ہیں؟

(3) ٹمل ناڈو کے سیاحوں اور تاجروں نے پہلے پہل سمندری سفر کب کیا؟

(4) مشرقی ساحل اور مغربی ساحل کے چند بندرگاہوں کے نام لکھئے؟

(5) چیرا حکومت کا پایۂ تخت کون سا تھا؟

(6) کاویری پوم پٹنم کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ان کے نام لکھئے؟

(7) کورکئی نامی بندرگاہ کہاں واقع ہے؟

(8) '' قطب نما '' پر ایک نوٹ لکھئے۔

VII تفصیلی جوابات لکھئے؟

(1) بندرگاہ کے فائدے لکھئے؟

(2) '' موسری '' شہر میں واقع بندرگاہ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

> اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (حدیث)
>
> جو تیرے ساتھ برائی کرے، تو اس کے ساتھ بھلائی کر۔ (حدیث)

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:11 PM

لسانی صلاحیتیں

(الف) ایک مختصر سی نظم دی گئی ہے اسے پڑھئے اور نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھئے:

تعلیم کیا ہے نور ہے ظلمت ابھی سے دور ہے
تعلیم ہی سے ہر بشر آگے بڑھے ہر موڑ پر
تدبیر سے تقدیر کو اپنی بدل دو دوستو
کوشش مسلسل جو کرو مشکل نہ کوئی کام ہو
کچھ کام تم ایسے کرو جگ میں تمہارا نام ہو

سوالات :

(1) تعلیم کیا ہے؟
(2) تدبیر سے تقدیر کو کیا کرنا چاہئے؟
(3) ہر موڑ پر کیسے آگے بڑھا جا سکتا ہے؟
(4) مسلسل کوشش کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
(5) جگ میں نام کیسے حاصل ہوگا؟

(ب) درج ذیل عبارت کا غور سے مطالعہ کیجئے اور نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب دیجئے۔

بینکاک تھائی لینڈ کی چار راجدھانیوں میں سے ایک ہے۔یہاں انگلینڈ کی طرح بادشاہی حکومت ہے۔ بادشاہ اور ملکہ عوام میں بے حد مقبول ہیں۔ ان کی بڑی بڑی تصویریں جگہ جگہ دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہ دنیا کا واحد بادشاہ ہے، جسے یہاں کا عام آدمی بھی بغیر رکاوٹ کے براہِ راست جا کر مل سکتا ہے۔ بادشاہ فلاح و بہبود کے کاموں کی خود نگرانی کرتا ہے۔ اس بادشاہ کی چار اولادیں ہیں۔ یہاں کے بادشاہ کا نام مہا وجی رالونگ کورن ہے۔

سوالات :

1) تھائی لینڈ کی راجدھانیوں میں سے ایک کا نام لکھئے۔
2) تھائی لینڈ میں بادشاہی حکومت ہے۔ صحیح / غلط
3) عوام میں .... اور .... بے حد مقبول ہیں۔
4) فلاح و بہبود کی نگرانی .... کرتا ہے۔ (الف) وزیر (ب) بادشاہ (ج) گورنر
5) بادشاہ سے کون کون مل سکتا ہے؟

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:11 PM

اکائی 5

غزلیات

غزل

نیاز وانم باڑی

سیکھنے کے مقاصد

- زندگی کے نشیب و فراز (اتار چڑھاؤ) کو سمجھانا۔
- زندگی کی حقیقت سے روشناس کرانا۔
- زندگی میں اعتماد و بھروسہ کرنے کے اسباب کی نشاندہی کرنا۔
- اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہونا۔

شاعر کا تعارف

نام چولورم عبدالرؤف، تخلص نیاز، والد کا نام چولورم عبدالجبار، وانمباڑی میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ ہائی اسکول اور اسلامیہ کالج میں تعلیم حاصل کی۔ بی.کام. کرنے کے بعد ملازمت اور تجارت میں لگ گئے۔ وانمباڑی کے اچھے شاعروں میں شمار ہوتا ہے۔ بڑی اچھی آواز پائی تھی۔ سُر اور تال سے بھی واقف تھے۔ ترنم سے شعر پڑھتے تھے۔ مجموعۂ کلام " من و عن " کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

کبھی اداس صبح ہے کبھی اداس شام ہے
ذرا بتا اے زندگی یہ کیسا انتقام ہے

سمجھ سکا نہ آج تک کوئی نظامِ زندگی
کہاں سے ابتداء ہوئی کہاں پہ اختتام ہے

رہِ غمِ حیات میں سکوں ملے تو کس طرح
حیات کیا ہے ہم نشیں حوادثوں کا نام ہے

جو اعتماد تھا مٹا جو اعتبار تھا گیا
کوئی بتائے زندگی میں کیا مرا مقام ہے

یہ اور بات ہے کہ تیری رحمتیں ہیں بے شمار
وہ بے نیاز ہی رہا نیاز جس کا نام ہے

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:12 PM

حاصل کلام

شاعر کی نگاہ میں زندگی ایک انتقام اور بدلہ کا نام ہے اسی لئے تو صبح اسے کبھی اداس معلوم ہوتی ہے تو کبھی شام غم زدہ معلوم ہوتی ہے۔ زندگی کا نظام بھی بڑا عجیب سا ہے اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور اختتام کہاں ہوگا سمجھ میں نہیں آتا۔ زندگی تو مشکلات اور تکالیف کا نام ہے جہاں غم ہی غم ہیں، سکون حاصل کریں تو کیسے؟

دنیا کی زندگی میں انسان کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں کیونکہ وہ کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرے تو اسے دھوکہ کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔ ہاں اتنی بات تو ضرور ہے کہ اللہ کی رحمتیں اس کی زندگی پر بے شمار ہیں، لیکن شاعر جس کا نام نیازؔ ہے اس کے حاصل کرنے سے بے نیاز ہی رہا۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

انتقام	:	بدلہ	نظام	:	طریقہ
رہ	:	راستہ	سکون	:	اطمینان
حیات	:	زندگی	حوادث	:	مشکلات ومصائب
اعتماد	:	بھروسہ	مقام	:	مرتبہ
بےشمار	:	ان گنت			

II اضداد کو اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

ابتداء	×	انتہا	غم	×	خوشی
اعتماد	×	بےاعتمادی	رحمت	×	زحمت
بےشمار	×	محدود			

IV ذیل کے اشعار کو قوسین میں دئے گئے مناسب الفاظ سے پُر کیجئے:

1۔ کبھی اداس .... ہے کبھی اداس شام ہے۔	(صبح رات دوپہر)
2۔ ذرا بتا اے زندگی یہ کیسا .... ہے	(بدلہ انتقام سبب)
3۔ رہ غم حیات میں .... ملے تو کس طرح	(تکلیف مشکل سکوں)
4۔...................... کیا ہے ہمنشیں حوادثوں کا نام ہے	(زندگی حیات موت)

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:12 PM

V اشعار کی بحوالۂ متن تشریح کیجیے:

(1) کبھی اداس صبح ہے کبھی اداس شام ہے
ذرا بتا اے زندگی یہ کیسا انتقام ہے

(2) یہ اور بات ہے کہ تیری رحمتیں ہیں بے شمار
وہ بے نیاز ہی رہا نیاؔز جس کا نام ہے

VI درجِ ذیل اشعار کو مکمل کیجیے:

1۔ سمجھ سکا نہ آج تک ....
.... کہاں پہ اختتام ہے

2۔ جو اعتماد تھا مٹا ....
.... کیا مرا مقام ہے

VII درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھ کر یاد کیجیے:

(1) شاعر رؤف نیاؔز نے زندگی کو کیسے انتقام کا نام دیا ہے؟
(2) نظامِ زندگی کے متعلق شاعر کو کیا سمجھ میں نہیں آیا؟
(3) شاعر کو زندگی میں سکون کیوں نہیں مل رہا ہے؟
(4) زندگی سے کیا مٹا اور کیا گیا؟
(5) زندگی میں اللہ کی رحمتیں کیسی ہوتی ہیں؟

جانئے اور پہچانئے:

کبھی اداس صبح ہے کبھی اداس شام ہے
ذرا بتا اے زندگی یہ کیسا انتقام ہے

ابھی ابھی آپ نے غزل پڑھی ہے۔ اس کے پہلے مصرعہ میں لفظ ''صبح'' آیا ہے اور اس کے بعد ''شام'' بھی آیا ہے۔
تیسرے شعر میں ''غم'' کا لفظ آیا ہے اور اسی کے فوری بعد ''سکون'' بھی آیا ہے۔
آپ کو اچھی طرح یہ بات معلوم ہے کہ صبح کی ضد ''شام'' ہے۔ ''غم'' کی ضد ''خوشی'' ہے۔
اسے اردو قواعد میں ''تضاد'' (Antithesis) کہتے ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟

''تضاد'' کسے کہتے ہیں؟
صنعت تضاد : کلام میں ایسے الفاظ کا لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:12 PM

اللہ دے بندہ لے

رضیہ سجاد ظہیر

فخرو سرسی گاؤں کا رہنے والا تھا اور مراد آباد میں آکر ایک بیرسٹر کے ہاں نوکری کیا کرتا تھا۔ تھا تو وہ ان پڑھ۔ لیکن بیرسٹر صاحب کی تربیت سے وہ اتنا ہوشیار تو ہو گیا تھا کہ جو کتاب کہتے، الماری سے نکال لیتا، قانون کی ایک ایک کتاب پہچانتا۔ سب قصے اور داستانوں کے رسالے اٹھا لیتا۔ اس نے بڑی ترقی کر لی تھی لیکن اس کی بوٹ پہننے کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ کیونکہ بوٹ اس وقت مہنگے تھے۔ پانچ روپئے ماہوار پاتا تھا۔ تین روپیہ گھر بھیج دیتا۔ چار آنے ماہوار مسجد میں چراغی کا خرچ، چار آنے یتیم خانہ کا چندہ اور آٹھ آنے فاخری دادی کے پاس جمع کرا دیتا۔ پھر بچتا ہی کیا تھا کہ فخرو جوتا خرید سکے۔ آخر ہر مہینہ حجامت بنوانا تھا۔ کپڑوں کی دھلائی، سر کا تیل۔ یہ سب تو مفت نہیں ہوتا تھا۔

اس کے علاوہ اس کے اندر دوسری کمی یہ تھی کہ وہ نماز پڑھنے سے کتراتا تھا۔ حالانکہ بیرسٹر صاحب اور ان کے گھر کے سارے افراد پنج وقتہ نمازی تھے۔ بیرسٹر صاحب نے کئی بار اسے نماز پڑھنے کی ترغیب دی مگر وہ ہر بار چکمہ دے جاتا تھا حالانکہ وہ پورے روزے رکھتا تھا۔ رمضان بھر میں جو کچھ ہو سکتا تھا خیرات کرتا۔ مسجد میں آنے والوں کے لئے لالٹین میں تیل اپنے پاس سے رمضان بھر ڈالتا تاکہ راستہ میں روشنی رہے مگر خود مسجد کے اندر نماز پڑھنے نہ جاتا۔ اور کاموں سے پچاس پھیرے مسجد کے کرتا۔

بیرسٹر صاحب سے کبھی کبھی اس سلسلہ میں بحثیں بھی ہو جاتی تھیں، بیرسٹر صاحب کہتے کہ ابے! تیرے روزے رکھنے سے فائدہ ہی کیا۔ بے کار فاقہ کرتا ہے۔ لیکن وہ جواب دیتا کہ آپ نے جو کتاب پڑھائی تھی اس میں تو نماز الگ لکھی ہوئی ہے اور روزہ الگ لکھا ہوا ہے۔ یوں نہ لکھا کہ نماز بغیر روزہ کے نہ ہو سکتی ہے یا روزہ بغیر نماز کے نہ ہو سکتا ہے۔

اب اس کا وہ کیا جواب دیتے۔ وہ اسے دھتکارتے ہوئے کہتے ''چل کم بخت! دور ہو، لاکھ طوطے کو پڑھایا پر حیوان ہی رہا۔''

دلچسپ بات یہ تھی کہ فخرو نے کبھی بیرسٹر صاحب سے انکار بھی نہیں کیا تھا کہ وہ نماز نہیں پڑھے گا۔ پر کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ صاف بچ نکلتا۔ اور پھر مزے میں رہتا۔ اس سے کہا جاتا۔ ابے چل مسجد! لیکن وہ دفتر کے کمرے کی طرف اشارہ کرتا کہ اس کی صفائی کرنی ہے، یا کبھی کہتا۔ اجی تم چلو! فاخری دادی کو دو پتی چائے دم کر کے ابھی دے آؤں۔

پھر ایک دن اچانک گھر میں ہنگامہ مچ گیا۔ بات یہ ہوئی کہ فخرو کے پاس ایک وکیل نے ایک جوتا لا کر دے ہی دیا۔ جوتا نہیں بوٹ۔ ایک دم عمدہ والا۔ چماچم کرتا۔ چاہو تو اس میں منہ دیکھ لو۔ اس کے آخر میں سیاہ بٹن جڑا ہوا۔ بالکل ذرا سا ریشمی پھندہ، اوپر کو منہ اٹھائے۔ اور پھر اکیلا جوتا بھی نہیں۔ ساتھ میں ایک ڈبیہ، اس پر کرنے والی پالش اور ایک برش بھی۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:13 PM

بیرسٹر صاحب نے اسی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے کہا چل ! اب تو نماز پڑھ کر اللہ کا شکرادا کرلے۔مگر فخرو چپ ہوگیا۔ جھک کر اس نے جوتے اٹھائے ۔ بڑی احتیاط سے ڈبے میں رکھے ۔ برش جوتوں کی آڑ میں اور ڈبیہ ایک کونے میں رکھا۔

شام کو مغرب کے وقت بیرسٹر مسجد میں داخل ہورہے تھے کہ انہیں فخرو نظر آیا۔ نئے جوتے پہنے۔نئی قمیص، نیا پائجامہ زیب تن کئے ۔ پان چبائے ایک دوست کے ہاتھ میں ہاتھ دئے وہ گلی مڑنے ہی والا تھا کہ بیرسٹر نے للکارا۔

فخرو ! ابے فخرو ! مسجد چل اور نماز پڑھ۔ آخر کار اُسے بات ماننی ہی پڑی ۔فخرو نے جوتے کنارے چھوڑے ۔ وضو کیا، نماز پڑھی ۔نماز کے بعد مولوی صاحب کا وعظ ہوا۔ بیرسٹر صاحب نے فخرو کو وعظ سننے کے لئے روک لیا۔آخر کار وعظ ختم ہوا، لوگ باہر نکلے اور فخرو کو ایک ہی لمحے میں پتہ چل گیا کہ اس کا نیا بوٹ (جوتا) غائب ہو چکا ہے۔

مسجد میں ہنگامہ مچ گیا۔ بیرسٹر صاحب بڑے شرمندہ ہوئے اور نیا جوتا خرید کر دینے کا وعدہ کر کے اسے گھر لے آئے اور راستے میں اسے سمجھاتے ہوئے کہا کہ '' سمجھ لے جس اللہ نے تجھے دیا تھا اسی نے واپس لے لیا''۔

فخرو پر ابھی تک سکتہ طاری تھا۔ پر یہ سن کر وہ بپھر گیا اور کہنے لگا۔اللہ نے اتنی دعاؤں کے بعد مجھے دیا تھا، اُسے بوٹ لینے کی کیا ضرورت؟ اسے کسی نمازی ہی نے لیا ہوگا۔

پولیس میں رپورٹ ہوئی، بیرسٹر نے انعام کا اعلان کیا۔ دوسرے دن بڑے مولوی صاحب نے بھی خوب لعنت ملامت کی۔ پر بُوٹ کو نہ ملنا تھا۔ نہ ملا۔

دو دن بعد فخرو مغرب کی نماز کے وقت مسجد پہنچا سب کو یہ معلوم تھا کہ اس کا جوتا چوری ہو چکا ہے۔لوگ اسے دیکھ کر حیران ہوئے لیکن کسی نے کچھ بھی نہیں کہا۔ جب نماز ختم ہوئی اور مولوی صاحب وعظ کہنے منبر کی طرف بڑھے تو فخرو ان کے اور منبر کے بیچ کھڑا ہوگیا، اپنی جیب سے پالش کی ڈبیا اور برش نکالا اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔جس نمازی نے اس کے جوتے اٹھائے ہوں وہ یہ پالش کی ڈبیا اور برش بھی اٹھالے جائے۔ یہ کہتے ہوئے وہ ان چیزوں کو مسجد میں ایک طرف پھینک کر نکل پڑا، اور پھر زندگی بھر مسجد میں قدم نہیں رکھا۔

رضیہ سجّاد نے اس افسانہ سے اس پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے بعض لوگ جاہل نظر آتے ہیں اور دینی فرائض بھی پورے ادا نہیں کرتے لیکن حقیقت میں ایسے لوگوں کے کردار بہت سے عبادت گزار لوگوں سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں ۔فخرو کا کردار اسی طرح کے کرداروں میں سے ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

بیرسٹر	:	وکیل	داستان	:	قصہ
بوٹ	:	جوتا	مہنگے	:	قیمتی
چکمہ	:	دھوکہ دینا (ٹھگانا)	دھتکارنا	:	بھگا دینا ،ہٹا دینا
ہنگامہ	:	شور	چماچم	:	چمک دار
سیاہ	:	کالا	سکتہ	:	خاموشی

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:13 PM

II درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

1۔ فخرو کہاں کا رہنے والا تھا؟
2۔ فخرو اپنی تنخواہ کس طرح تقسیم کیا کرتا تھا؟
3۔ فخرو کو کس چیز کی سب سے زیادہ خواہش تھی؟
4۔ فخرو کو جوتے کس نے دلائے؟
5۔ فخرو کے جوتے کہاں چوری ہوئے؟
6۔ جوتے چوری ہونے پر فخرو نے کیا کہا؟
7۔ فخرو مسجد میں قدم کیوں نہیں رکھتا تھا؟

اکائی **5**
اردو قواعد

مرکب جملوں کی قسمیں

قواعد

اعادہ : پچھلی اکائی میں ہم نے جملہ مرکب مطلق اور جملہ مرکب ملتف کی تعریف اور مثالیں سیکھی تھیں۔
اس اکائی میں ہم ان جملوں سے متعلق مزید معلومات حاصل کریں گے۔

مرکب جملوں کی کل دس قسمیں ہیں۔ اُن میں سے چار قسمیں یہاں لی گئی ہیں۔

(1	جملہ شرطیہ	:	(Conditional sentence)
(2	جملہ مُعلّلہ (سببیہ)	:	(Reasonal sentence)
(3	جملہ ندائیہ	:	(Vocal sentence)
(4	جملہ معطوفہ	:	(Conjunctive sentence)

جملہ شرطیہ : وہ جملہ ہے جو شرط اور جواب شرط سے مل کر بنا ہو۔ اس کے چار جز ہوتے ہیں۔

مثال :	اگر	سدید محنت کرے گا	تو	وہ کامیاب ہوگا۔
	حرف شرط	شرط	حرف جزا	جزا

جملہ معلّلہ : وہ جملہ ہے جس میں ایک جملہ کا سبب یعنی علّت دوسرے جملہ میں بیان کی جاتی ہے۔اس کے تین جز ہوتے ہیں۔

مثال :	اکبر مدرسہ کو نہیں گیا	کیوں کہ	اُسے بخار ہے۔
	معلول	حرف علّت	علت (سبب)

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:14 PM

جملہ ندائیہ : وہ جملہ ہے جس میں ندا (پکارنا) پائی جائے۔ اس کے تین حصے ہیں۔

مثال : اے اللہ بارش برسا۔

حرفِ ندا منادیٰ جوابِ ندا

جملہ معطوفہ : ایسے دو جملے جو حرفِ علت کے ذریعے آپس میں ملے ہوئے ہوں۔ اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔

مثال : میں کھانا کھا رہا تھا اور وہ کیلا کھا رہا تھا۔

معطوف الیہ حرفِ عطف معطوف

صفت کی تعریف اور اس کی تقسیم

صفت (Adjective) کی تعریف : وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی کیفیت، خاصیت، تعداد، رنگ اور مقدار کو ظاہر کرے۔
جیسے عالم، نیک، تیز، خوب صورت

صفت کی چند اہم قسمیں یہ ہیں۔

1) صفاتِ ذاتی مثال : شریر لڑکا، گول میز
2) صفاتِ نسبتی مثال : پہاڑی پھول، آسمانی مصیبت
3) صفاتِ عددی مثال : نویں جماعت، پانچ کتابیں
4) صفاتِ مقداری مثال : ایک مٹھی چاول، پیالی بھر چائے
5) صفاتِ ضمیری (فلاں، کونسا، کئی، ایسا، کیسا، ہر، سب) مثال : ٹھنڈا پانی ، گرم موسم

اس سبق میں ہم صفاتِ ذاتی (Adjective of quality) کے تین درجوں جنھیں (Degrees of Comparison) کہا جاتا ہے، ان کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

1) **تفضیلِ نفسی** (Positive degree):

جس سے صرف کسی شخص یا شئے کی کیفیت ظاہر کرنی مقصود ہو۔ اس میں صرف ایک ہی شخص یا چیز کا تعارف کیا جاتا ہے۔

مثالیں: احمد شریر ہے۔ یہ کتاب اچھی ہے۔

2) **تفضیلِ بعض** (Comparative degree):

اس میں کسی شخص یا شئے کو دوسرے شخص یا دوسری شئے سے کسی کیفیت یا صفت میں بڑھ کر ثابت کیا جاتا ہے۔

مثالیں: احمد ، محمود سے زیادہ ذہین ہے۔ یہ قلم، اُس قلم سے بہتر ہے۔
یہ عمارت اُس عمارت سے بھی مضبوط ہے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:14 PM

> تفضیل بعض کو ظاہر کرنے کے لئے 'سے' یا 'سے بھی' کے الفاظ لائے جاتے ہیں۔

3) تفضیلِ کُل (Superlative degree):

کسی شخص یا چیز کو کسی کیفیت میں اس قسم کی دوسری تمام چیزوں سے بڑھ کر ثابت کرنے کو تفضیل کل کہتے ہیں۔

تفضیل کل کو ظاہر کرنے کے لئے سب سے یا اس کی اعلیٰ ترین صفت جیسے بہترین، بدترین، وغیرہ استعمال کی جاتی ہے۔

مثالیں : احمد سب سے ذہین لڑکا ہے۔ یہ عمارت سب سے مضبوط ترین ہے۔

یہ مکان بہترین ہے۔

مشق : درج ذیل جملوں میں سے تفضیل نفسی، تفضیل بعض، اور تفضیل کل الگ کیجیے۔

1) سب سے تیز دوڑنے والا جانور چیتا ہے۔
2) یہ قمیص، اُس قمیص سے بہتر ہے۔
3) یہ مسجد اچھی ہے۔
4) نوید، سدید سے اونچا ہے۔
5) مرسڈیز سب سے قیمتی کار ہے۔
6) امیزان دنیا کی طویل ندی ہے۔
7) سب سے اعلیٰ مقام اللہ کے رسول ﷺ کا ہے۔
8) سفید رنگ سے بہتر سرخ رنگ ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

> تفضیل کل کو مبالغہ (Hyperbole) بھی کہتے ہیں۔
> صفت ذاتی کو صفت مشبّہ (Assimilated Adjective) بھی کہتے ہیں۔

تفضیل نفسی، تفضیل بعض اور تفضیل کُل کی جدول

تفضیل نفسی	تفضیل بعض	تفضیل کُل
اچھا	بہتر	بہترین
بد	بدتر	بدترین
خوب	خوب تر	خوب ترین
طویل	طویل تر	طویل ترین
مختصر	مختصر تر	مختصر ترین

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:14 PM

عبارت کا اختصار

لسانی سرگرمیاں

درج ذیل میں ایک عبارت دی گئی ہے۔ اس کا بغور مطالعہ کیجئے اور اس کے اہم نکات کو یکجا کر کے ایک مختصر اقتباس بنایئے اور اس کے لئے ایک عنوان بھی دیجئے۔

ہمارا ہندوستان ایک وسیع ملک ہے، جس کی آبادی کم وبیش ایک ارب ہے۔ اسی وجہ سے یہاں سیکڑوں زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اردو، ہندی، پنجابی، کنڑا، تمل، تلگو، گجراتی وغیرہ۔ حیوان ناطق ہر علاقے اور خطے میں اپنی اپنی بولیاں بول رہا ہے۔ کچھ یہی حال باہر کے ملکوں کا ہے۔ دنیا بھر کے سیکڑوں مذاہب ہیں اور ہر مذہب کسی آسمانی یا الہامی کتاب سے وابستہ ہے۔ انسان اپنے مذہب سے وابستگی کے باوجود یہ ضرور چاہتا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب سے واقفیت حاصل کرے۔ لیکن کوئی بھی انسان تمام زبانوں کا ماہر نہیں ہوسکتا۔ اس کمی کو پورے کرنے کے لئے ترجمہ کا فن ظہور میں آیا۔

سب سے پہلے مذہبی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔ کلام پاک ہی کو لیجئے۔ یہ طوطے کی طرح رٹنے کے لئے نہیں اُتارا گیا ہے۔ بلکہ یہ ایک پیغام اور ہدایت ہے، جس پر اس کے ماننے والوں کو عمل پیرا ہونا ہے۔ ہزاروں لوگ جو صرف اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں اور عربی سے قطعی نابلد ہیں کس طرح اس کو سمجھ سکتے تھے۔ یہ صرف ترجمہ کی دَین ہے کہ ہر انسان احکامات الٰہی کو سمجھ سکتا ہے۔

اگر فن ترجمہ نہ ہوتا تو ایک زبان کے بولنے والے دوسری زبان اور ادب سے متعلق کسی قسم کی معلومات نہیں رکھ سکتے تھے۔ کسی زبان کا ادب ہی اس کی تہذیب وتمدن، طرز معاشرت، سماجی اور ملکی حالات کا آئینہ ہوتا ہے۔ ترجمہ دور دراز رہنے والوں کے ادب ہی سے ہمیں تعارف نہیں کراتا، بلکہ وہاں کی تہذیب اور تمدن سے بھی روشناس کرتا ہے۔

اختصار کردہ مضمون

عنوان ترجمہ کا فن

ہمارا ملک ہندوستان جس کی آبادی تقریباً ایک ارب ہے، یہاں پر کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہیں نہیں، بیرونی ممالک میں بھی لوگ اپنی اپنی زبان بول رہے ہیں۔ اور ہر شخص کسی نہ کسی آسمانی کتاب سے وابستہ ہے۔ دوسری زبانوں سے متعلق جانکاری حاصل کرنے کے لئے ترجمہ کا فن ظہور میں آیا۔ سب سے پہلے مذہبی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔ قرآن مجید کا بھی کئی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے عربی سے نابلد لوگوں کو ان کی مادری زبان میں قرآن کا سمجھنا آسان ہوگیا ہے۔ ہر انسان احکامات الٰہی کو سمجھ سکتا ہے۔ ترجمہ کے فن کی وجہ سے لوگ دوسروں کی تہذیب وتمدن، طرز معاشرت، سماجی اور ملکی حالات کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:15 PM

مشق : ذیل میں عبارتیں دی گئی ہیں۔ ان کا بغور مطالعہ کیجئے اور اس کے اہم نکات کو یکجا کر کے ایک مختصر اقتباس بنایئے اور ان کے لئے عنوان بھی دیجئے۔

1) دونوں اس ہفتہ کے آخری دن نیلگری کے پیڑ کے پاس پہنچے۔ احمد نے نیلگری کے پیڑ میں سوراخ کیا۔ اور تصویر کو پیڑ کے سہارے کھڑا کر دیا اور سوراخ کے بڑا بر لڑکی کی تصویر کے منہ پر بھی باریک سوراخ کر دیا۔ پھر وہ درخت کے پیچھے چھپ گیا اور اپنی غلیل ہاتھ میں تھام لی۔ صفی بھی سامنے والی جھاڑی میں چھپ گیا۔ اس کے پاس ایک موٹا سا رسّا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ دیو جیسا انسان وہاں رات میں آیا اور جیسے ہی اس نے لڑکی کو اٹھانے کی کوشش کی۔ احمد نے سوراخ کے پیچھے سے نشانہ لگا کر اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ اسی طرح دوسری آنکھ کو بھی غلیل سے پتھر مار کر پھوڑ دیا۔ اندھا دیو بلبلا کر احمد کی طرف جھپٹا کہ اتنے میں صفی نے موٹے رسے کا پھندا دیو کی گردن میں ڈال دیا اور کس کر اسے کھینچا۔ دیو کا دم گھٹنے لگا اور وہ مر گیا۔ پھر احمد اور صفی گاؤں میں گئے اور گاؤں والوں کو یہ خوش خبری سنائی۔ پہلے تو گاؤں والے سمجھے یہ مذاق کر رہے ہیں لیکن جب وہ ندی پار پہنچے تو ان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ انہوں نے خوشی سے احمد اور صفی کو گود میں اٹھا لیا اور جھومنے لگے۔

سرپنچ نے ان بہادر لڑکوں کو دو ہزار اشرفیاں بطورِ انعام دیں۔ اس انعام کو لے کر وہ اپنے گاؤں چل پڑے۔ گھر پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ ان کا باپ پلنگ پر اداس لیٹا ہے۔ جب اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو دیکھا تو خوش ہوا۔ دونوں کو گلے لگایا پھر دونوں نے اسے اب تک کا حال سنایا اور سوتیلی ماں کے بارے میں معلوم ہوا تو باپ نے ناراض ہو کر اس ظالم عورت کو گھر سے نکال دیا۔

پھر تینوں باپ بیٹوں نے انعام کی رقم سے مکان بنوایا اور تینوں باہم مل جل کر ہنسی خوشی رہنے لگے۔

2) فخرو سرسی گاؤں کا رہنے والا تھا اور مراد آباد میں آ کر ایک بیرسٹر کے ہاں نوکری کیا کرتا تھا۔ تھا تو وہ ان پڑھ۔ لیکن بیرسٹر صاحب کی تربیت سے وہ اتنا ہوشیار تو ہو گیا تھا کہ جو کتاب کہتے، الماری سے نکال لیتا، قانون کی ایک ایک کتاب پہچانتا۔ سب قصے اور داستانوں کے رسالے اٹھا لیتا۔ اس نے بڑی ترقی کر لی تھی لیکن اس کی بوٹ پہننے کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ کیونکہ بوٹ اس وقت مہنگے تھے۔ پانچ روپئے ماہوار پاتا تھا۔ تین روپیہ گھر بھیج دیتا۔ چار آنے ماہوار مسجد میں چراغی کا خرچ، چار آنے یتیم خانہ کا چندہ اور آٹھ آنے فاخری دادی کے پاس جمع کرا دیتا۔ پھر بچتا ہی کیا تھا کہ فخرو جوتا خرید سکے۔ آخر ہر مہینہ حجامت بنوانا تھا۔ کپڑوں کی دھلائی، سر کا تیل۔ یہ سب تو مفت نہیں ہوتا تھا۔

اس کے علاوہ اس کے اندر دوسری کمی یہ تھی کہ وہ نماز پڑھنے سے کتراتا تھا۔ حالانکہ بیرسٹر صاحب اور ان کے گھر کے سارے افراد پنج وقتہ نمازی تھے۔ بیرسٹر صاحب نے کئی بار اسے نماز پڑھنے کی ترغیب دی مگر وہ ہر بار چکمہ دے جاتا تھا حالانکہ وہ پورے روزے رکھتا تھا۔ رمضان بھر میں جو کچھ ہو سکتا تھا خیرات کرتا۔ مسجد میں آنے والوں کے لئے لالٹین میں تیل اپنے پاس سے رمضان بھر ڈالتا تاکہ راستہ میں روشنی رہے مگر خود مسجد کے اندر نماز پڑھنے نہ جاتا۔ اور کاموں سے پچاس پھیرے مسجد کے کرتا۔

بیرسٹر صاحب سے کبھی کبھی اس سلسلہ میں بحثیں بھی ہو جاتی تھیں، بیرسٹر صاحب کہتے کہ ابے! تیرے روزے رکھنے سے فائدہ ہی کیا۔ بے کار فاقہ کرتا ہے۔ لیکن وہ جواب دیتا کہ آپ نے جو کتاب پڑھائی تھی اس میں تو نماز الگ لکھی ہوئی ہے اور روزہ الگ لکھا ہوا ہے۔ یوں نہ لکھا کہ نماز بغیر روزہ کے نہ ہو سکتی ہے یا روزہ بغیر نماز کے نہ ہو سکتا ہے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:15 PM

اکائی 6
حصہ نظم

مرثیہ

میر انیسؔ

سیکھنے کے مقاصد

- مرثیہ کی تعریف اور اس کے اقسام سے طلبہ کو واقف کرانا۔
- بچوں میں صبر و تحمل کی عادت ڈالنا۔
- اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لیے اپنی جان تک قربان کرنے کا مزاج پیدا کرنا۔

مرثیہ کی تعریف

مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جو کسی کی وفات پر اظہارِ غم کے لئے کہی جائے اور اس میں اس کے اوصاف بیان کئے جائیں۔ اردو میں عام طور پر مرثیہ کی صنف حضرت حسینؓ اور دوسرے شہدائے کربلا کی شہادت کا ذکر کرنے اور ان کے اوصاف نظم میں بیان کے لئے خاص ہوگئی ہے۔

شاعر کا تعارف

میر ببر علی نام، اور انیسؔ تخلص تھا۔ میر خلیق کے بیٹے تھے۔ 1802ء میں فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ شاعری میں والد کے شاگرد ہوئے۔ انیسؔ کو مرثیہ گوئی میں کمال حاصل تھا۔ جذبات نگاری، منظر کشی اور رزم کے بیان میں انہیں ید طولیٰ حاصل تھا۔ زبان کی لطافت، سلاست، وضاحت اور روانی ان کے مرثیوں کا وصف ہے۔ ان کا کلام پانچ جلدوں میں شائع ہوا۔ 1874ء میں انتقال فرمایا۔

کیا تم جانتے ہو؟

مرثیہ گوئی میں مرزا خلیقؔ ، میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ بہت مشہور ہیں

کیا تم جانتے ہو؟

حضرت قاسمؓ کون ہیں؟
حضرت قاسمؓ حضرت حسنؓ کے فرزند اور حضرت حسینؓ کے بھتیجے اور داماد ہیں۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:16 PM

جب خیمۂ حسین سے نکلا حسن کا لال — دیکھا کہ در پہ روتے ہیں سرور بہ صد ملال
بس گر پڑا قدم پہ یہ کہہ کر وہ خوش خصال — دیجئے رضائے حرب مجھے بہر، ذوالجلال
چلائی ماں کہ سبطِ پیمبر! نہ روکیو
شبیر نے دی صدا کہ برادر! نہ روکیو

لپٹا کے اُس کو چھاتی سے بولے شہِ امم — پیارے! تمہارا داغ بھی دل پر سہیں گے ہم
یہ پیش و پس ہے منزلِ ہستی میں کوئی دم — تم آگے چند گام تو ہم پیچھے دو قدم
کچھ غم نہیں جو راہ ہے خنجر کی دھار پر
ہر دم خدا کا فضل ہے اس خاکسار پر

یہ کہہ کے دل قلق سے بھر آیا جو ایک بار — روئے مثال! ابرِ شہِ آسماں وقار
تر آنسوؤں سے ہوگئی ریشِ خضاب دار — تسلیم کر کے، قاسمِ گل رُو ہوا سوار
دولہا کے نورِ رخ کی ضیا چرخ تک گئی
جولاں کیا فرس کو،تو بجلی چمک گئی

پہنچا جو رزمِ گاہ میں وہ غیرتِ قمر — نیزہ پکڑ کے گھوڑے کو پھیرا اِدھر اُدھر
بولے عدو یہ کوئی فرشتہ ہے یا بشر — خورشیدِ اوری کی بھی خیرہ ہے یاں نظر
اللہ ری چمک رخ پُر آب و تاب کی
سہرا بنی ہوئی ہے کرن آفتاب کی

غش میں جھکا فرس پہ جو وہ غیرتِ قمر — مارا کسی نے فرق پہ اک گرزِ گاو سر
برچھی لگی جو سینے پہ ٹکڑے ہوا جگر — گرتے تھے اسپ سے کہ کمر پر لگا تبر
طارق کی تیغ کھا کے پکارے امام کو
فریاد یا حسین بچاؤ غلام کو

سنتے ہی استغاثۂ داماد کی صدا — دوڑے حسینؓ جانبِ مقتل برہنہ پا
گھبرا کے بولے حضرتِ عباسِ باوفا — تلوار کس پہ چل گئی ہے ہے ہوا یہ کیا
چلائی ماں ارے مری بستی اجڑ گئی
اے بھائی دوڑو بن کے لڑائی بگڑ گئی

جھپٹے جو شاہ فوج پہ چمکا کے ذوالفقار — بجلی گری یزید کے لشکر پہ اک بار
اس غیظ میں یمیں سے جو آئے سوئے یسار — بھاگے پھرا کے گھوڑوں کی باگوں کو سب سوار
بھاگڑ میں خوں سے رن کی زمیں لال ہوگئی
دولہا کی لاش گھوڑوں سے پامال ہوگئی

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:16 PM

حاصل کلام

شاعر میر انیسؔ نے اس مرثیہ میں حضرت حسینؓ کے بھتیجے اور داماد حضرت قاسمؓ کی شہادت کی منظر کشی کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب وہ حضرت حسینؓ کے خیمہ سے نکلے تو اس وقت نواسئہ رسول حضرت حسینؓ رو رہے تھے۔ حضرت قاسمؓ نے کہا کہ مجھے خدا کے لئے میدانِ جنگ میں جا کر مقابلہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔

اس وقت حضرت حسینؓ نے انہیں اپنے سینہ سے لگا کر فرمایا کہ تمہاری جدائی کا داغ بھی ہم سہیں گے۔ لیکن تم ذرا آگے جاؤ گے، ہم بھی تمہارے پیچھے آئیں گے۔ یہ کہتے ہوئے حضرت حسینؓ کی خوب صورت ڈاڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی اور انہیں روتے ہوئے رخصت کیا۔ حضرت قاسمؓ نے حکم پاتے ہی گھوڑے پر سوار ہو کر اسے بجلی کی طرح دوڑایا۔ ان کو میدانِ جنگ میں دیکھ کر دشمن سہم گئے اور کہنے لگے کہ یہ انسان ہے یا فرشتہ! ان کو دیکھ کر مشرق سے نکلنے والا سورج بھی شرمانے لگا۔

حضرت قاسمؓ نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ اتنے میں دشمن کی فوج سے کسی نے ان کے سر پر گرز ماری۔ کسی طرف سے سینہ پہ آکے برچھی لگی۔ طارق نے ان پر تلوار چلائی۔ انہوں نے گرتے ہوئے مدد کے لئے حضرت حسینؓ کو بلایا۔ اسی لمحہ حضرت حسینؓ ننگے پیر ان کی مدد کے لئے تلوار لے کر دوڑے۔ جیسے ہی حضرت حسینؓ کی تلوار ذوالفقار کا وار ہوا۔ یزید کے لشکر پر ایک بجلی گری اور دشمن کی لاشیں گرنے لگ گیں۔ زبردست لڑائی ہوئی۔ لاشوں کے خون سے زمین لال ہوگئی۔ حضرت قاسمؓ کی لاش گھوڑوں سے روندی گئی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

خیمہ	ڈیرہ	سرور	سردار
ملال	رنج و غم	خوش خصال	نیک خصلت
رضائے حرب	جنگ لڑنے کی اجازت	ذوالجلال	صاحبِ عزت۔ اللہ تعالیٰ
سبطِ پیمبر	پیغمبرؐ کے نواسے	برادر	بھائی
شہِ امم	امتوں کے بادشاہ	پیش و پس	آگے اور پیچھے
منزلِ ہستی	دنیا کی زندگی	گام	قدم۔ چلنا
خنجر	چھوٹی تلوار	خاک سار	عاجز
قلق	افسوس	روئے مثالِ ابر	ابر کی طرح صاف شفاف چہرہ
شہِ آسماں وقار	وقار کی بلندی کے بادشاہ	ریش	داڑھی
خضاب دار	مہندی لگی ہوئی	تسلیم کرنا	سلام کرنا
گل رو	پھول کی طرح خوب صورت چہرہ	نورِ رُخ	چہرہ کا نور
ضیا	روشنی	چرخ	آسمان

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:16 PM

جولان	گھوڑے کو دوڑانا	فرس	اسپ، گھوڑا
رزم گاہ	میدانِ جنگ	عدو	دشمن
بشر	انسان	خورشید خاوری	مشرق سے نکلتا سورج
خیرہ	چکاچوند	آفتاب	سورج
آب وتاب	چمک دمک۔رونق	غش	غشی۔بے ہوشی
فرق	سر کی مانگ	گرزِ گاؤسر	بیل کے سر کی طرح کا گرز
تیغ	تلوار ۔ خنجر	مقتل	قتل کی جگہ
ذوالفقار	حضرت علیؓ کی تلوار کا نام	استغاثہ	فریاد
برہنہ پا	ننگے پاؤں	غیظ	غصہ

II اضداد اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

ملال × خوشی	خوش خصال × بدخصال
ناراضی × رضامندی	برادر × خواہر
ہستی × نیستی	ضیا × اندھیرا
غیرت × بے غیرتی	آفتاب × مہتاب
یمین × یسار	

III درجِ ذیل الفاظ کی واحد اور جمع کی پہچان کر کے خالی جدول میں بھرتی کیجئے

خیمے	قدم	سبط	امم
امت	خیمہ	اقدام	اسباط
منزل	مثالیں	گھوڑے	فرشتے
فرشتہ	گھوڑا	منازل	مثال
سینہ	صدائیں	صدا	سینے

مختصر افسانہ **انور کمال**

ایک فقیر صدا لگا رہا تھا۔''اللہ کے نام پر دو۔تمہیں دولت ملے گی،تمہیں صحت ملے گی۔کامیابی ملے گی،خوشی ملے گی''۔ ''تمہیں بھیک مانگتے ہوئے شرم نہیں آتی''۔کسی نے فقیر نے پوچھا۔''میں بھیک کہاں مانگ رہا ہوں۔ میں تو دُعا بیچتا ہوں''۔ اُس نے کہا۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:17 PM

IV ذیل کے اشعار کو قوسین میں دیے گئے مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

1۔ جب خیمۂ حسین سے نکلا حسنؓ کا .... (جال لال مال)

2۔ دیجیے رضائے .... مجھے بہرِ ذوالجلال (حرب ضرب کرب)

3۔ اللہ ری چمک رُخِ پُر .... کی (آب وتاب آفتاب ماہتاب)

4۔ گھبرا کے بولے حضرتِ عباس .... (بے وفا باصفا باوفا)

V اشعار کی بحوالۂ متن تشریح کیجیے:

1۔ بس گر پڑا قدم پہ یہ کہہ کر وہ خوش خصال — دیجیے رضائے حرب مجھے بہرِ ذوالجلال

2۔ لپٹا کے اُس کو چھاتی سے بولے شہِ امم — پیارے! تمہارا داغ بھی دل پر سہیں گے ہم

3۔ بولے عدو یہ کوئی فرشتہ ہے یا بشر — خورشیدِ خاوری کی بھی خیرہ ہے یاں نظر

4۔ جھپٹے جو شاہ فوج پہ چمکا کے ذوالفقار — بجلی گری یزید کے لشکر پہ اک بار

ہم قافیہ الفاظ بنائیے:

لال	ملال		
وقار	سوار		
قمر	نظر		
امم	دم		

لسانی سرگرمیاں

اپنے استاد کی مدد سے مرزا دبیر کا ایک مرثیہ تلاش کر کے لکھئے:

کیا تم جانتے ہو؟

مرثیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

مرثیہ کی دو قسمیں ہیں

(1) شخصی مرثیہ: وہ مرثیے جو مختلف مشاہیر ملک وقوم یا اپنے رشتہ داروں کی موت پر لکھے جاتے ہیں۔

(2) کربلائی مرثیے: وہ مرثیے جو حضرت حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت اور کربلا کے واقعات پر مبنی ہو۔

کام سے غلطی، غلطی سے تجربہ، تجربہ سے عقل، عقل سے خیال، خیال سے نئی چیز وجود میں آتی ہے۔ (ایڈیسن)

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:17 PM

اکائی 6

حصّۂ نثر

ہندوستانی فوج میں ٹمل ناڈو والوں کا حصہ

خطیب انور پاشا

نقطۂ آغاز

آزادیٔ ہند کے لئے جب فوجی محکمہ کی بنیاد ڈالی گئی تو ٹمل ناڈو والے ہی اس محکمہ کے مضبوط ستون ثابت ہوئے جنھوں نے آزادی کی جدو جہد میں نہ صرف بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، بلکہ نیتاجی سبھاش چندر بوس کی قیادت میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جسے تاریخ نے سنہرے حروف سے قلمبند کر کے قابل تعریف وستائش بتایا ہے۔

1942ء میں دوسری عالمی جنگ زوروں پر تھی، اس دوران 15، فروری کو ''ملایا'' نامی مقام پر انگریزوں کو جاپانیوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا، جاپانیوں نے اس فوج میں موجود ہندوستانی سپاہیوں کو اکٹھا کر کے ایک ہندوستانی فوجی دستہ (آئی۔این۔اے) کی تشکیل دی جس کی قیادت موہن سنگھ نامی شخص کے سپرد کی گئی۔لوگ جوق در جوق اس میں شامل ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ جو لوگ ٹمل ناڈو سے ''ملایا'' اور ''برما'' نوکری کی غرض سے آیا کرتے تھے انہوں نے بھی اس میں شمولیت اختیار کرنے کو باعثِ فخر سمجھا۔اس طرح اس دستہ کو ہر ایک کی مدد کے ساتھ تقویت بھی ملتی چلی گئی۔ اس کے کئی شعبے قائم کئے گئے جن میں سے ایک شعبہ جاسوسی (مخبری) کا بھی بنایا گیا۔چنانچہ جاپانیوں نے ہندوستان میں موجود انگریزوں کی جاسوسی کرنے کے لئے اس شعبہ سے منسلک چند ہوشیار اور بہادر افراد کو آب دوز کشتی کے ذریعہ کیرلا اور گجرات روانہ کیا اور چند کو برما کے جنگل کے راستوں سے ہندوستان روانہ کیا،کسی طرح اس کی اطلاع انگریزوں کو مل گئی تو انہوں نے ان میں سے بعض جاسوسوں کو قید کر کے چنئی روانہ کیا اور بعض لوگوں کو سزائے موت دے دی۔

مضبوط ستون کی طرح اپنے قدم پر کھڑے ہونا

ہندوستانی فوجی دستہ کی ذمہ داری بہتر طریقے سے انجام دینے کے لئے سبھاش چندر بوس بذریعۂ آب دوز کشتی 91 دن کا طویل سفر طے کرتے ہوئے جرمن سے سنگاپور تشریف لائے۔آپ نے یہ عہدہ 9 جولائی 1943ء کو جیسے ہی سنبھالا، یہ عہد و پیمان باندھا کہ انگریزوں کو اپنے ملک سے بھاگ نکالنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جائے گی،آپ نے ہر ایک کے دل میں آزادی کی اہمیت کو جاگر کیا اور اس سلسلے میں اپنی قربانیاں پیش کرنے پر زور دیا۔عوام کے دلوں کو جیتنے کے بعد ایک عظیم الشان اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جنگ آزادی کی خاطر ''دلی چلو'' کا نعرہ بلند کیا۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:17 PM

اسی طرح آپ ہی کی قیادت میں ہندوستانی فوجی دستہ نے حکومتِ برطانیہ کے خلاف احتجاج کیا۔اسی کے پیشِ نظر ''پسم پون متورامالنگم'' نامی عظیم ٹمل شخصیت نے ٹمل ناڈو سے ایک فوجی دستہ تشکیل دے کر ہندوستانی فوج کو طاقت ور بنانے میں اپنا بہترین رول ادا کیا۔

اسی لئے تو '' دلاّن'' (Dillon) نامی ہندوستانی فوج کے رہنما اکثر کہا کرتے تھے۔

''ہندوستانی فوج کا دل و جان اگر کوئی ہو سکتے ہیں تو وہ ٹملین ہی ہیں ''

ٹمل فوجیوں کی بہادری کو سراہتے ہوئے نیتاجی نے اپنی خواہش کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

'' اگر مجھے دوبارہ زندگی ملے تو میں جنوب کے '' تمی ژن '' کی حیثیت سے جنم لینا پسند کروں گا۔

کیا تم جانتے ہو؟

فضائی (ہوائی) فوجی شعبہ

نیتاجی نے ہندوستانی فوج میں پینتالیس (45) بہادروں کا انتخاب کر کے ہوائی فوجی حملے کی مخصوص ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے جاپان میں موجود ''ملٹری اکیڈمی'' روانہ کیا اور اس عظیم دستہ کا نام '' ٹوکیو کیڈٹس '' Tokoyo cadets رکھا۔

عین جنگ کے موقع پر ہندوستانی فوج کا ٹوکیو کی طرف روانہ ہونا ایک سوالیہ نشان ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا تھا۔ لہذا یہ لوگ اپنی جان پر کھیلتے ہوئے جنگلاتی راستوں کا سفر طے کر کے '' سیام مرنا '' نامی ریلوے راستے کو پار کرتے ہوئے آگے بڑھے۔پھر وہاں سے ایک قدیم جہاز میں سوار ہو کر موج کھاتی ہوئی لہروں کی پرواہ کئے بغیر بہ مشکل جاپان کے '' کیوچیو '' جزیرہ پہنچے جو بحری فوج کے زیرِ نگرانی تھا۔

وہاں ہمارے بہادروں کی قربانیوں کا کیا کہنا!! صبح پانچ بجے بیدار ہو کر تین میل دوڑنا جب کہ وہاں کی سردی صفر درجہ سے کم ہوا کرتی تھی۔ ہونٹوں کے پھٹنے سے ناقابلِ برداشت تکلیف کا سہنا، کہر سے بھرے میدان میں سب کا ایک ساتھ بھاگنا، پھر آرام کے لئے صرف پانچ منٹ کا وقفہ دیا جانا، اور غسل کر کے فوری طور پر ٹریننگ کے لئے تیار ہو کر آگے بڑھنا۔کیا یہ سب اُن کی عظیم قربانیاں نہیں!!

(بسم پون۔رسالہ نمبر 32،جنوری 2018)

فوجی نسوانی دستہ کا قیام

ہندوستانی فوج میں ڈاکٹر متولکشمی کی صدارت میں '' جھانسی رانی '' نامی ایک نسوانی دستہ قائم کیا گیا جس میں ٹمل ناڈو کی بیشتر عورتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ان میں جانکی اور راجہ منی جیسی شخصیتیں بہترین خواتین لیڈران کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آئیں۔

نیتاجی کی قائم کردہ عارضی حکومت میں کپتن لکشمی، سدم برم لوگا نادن وغیرہ ٹملین نے بہ حیثیتِ وزیر عہدہ بھی سنبھالا، اسی طرح نیتاجی نے بہترین لیڈروں کو تیار کرنے کے لئے 45 بہادروں پر مشتمل ایک دستہ ٹوکیو روانہ کیا جن میں اکثر ٹمل باشندے تھے، جن لوگوں نے تربیت حاصل کی ان میں کپتن داسن قابلِ ذکر ہیں۔بعد ازاں وہ آزاد ہندوستان کے سفیر برائے ''چے زکس'' بھی مقرر کئے گئے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:18 PM

دوسری عالمی جنگ کا دور

ہندوستانی اور جاپانی فوج نے یہ منصوبہ تیار کیا کہ برما کے راستہ سے انگریزوں سے جنگ کرنے کے لئے ہندوستان روانہ ہوں گے ۔اس منصوبہ کے روحِ رواں نیتاجی سے برطانیہ کے وزیر اعظم دار جل نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ٹملین کا خون نیتاجی کے دماغ میں منجمد ہو گیا ہے۔اس کا جواب نیتاجی نے اس طرح دیا کہ ٹمل والے ہی انگریزوں کا خاتمہ کریں گے۔

نیتاجی کے اقوالِ زرین

کیا تم جانتے ہو؟

نا انصافی اور غلط ارادوں کو دل میں جگہ دینا بہت بڑا جرم ہے۔

مساوات کے لیے جدوجہد کرنا اور ہر حال میں اسے باقی رکھنا ہی بہترین صفت ہے۔

خوشی سے معمور صبح کی روشنی سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہو تو رات کی اندھیریوں میں زندگی گزارنا سیکھو۔

جانئے اور سمجھئے

غلامی سے نجات پر خوشی اور نعمتِ آزادی کے حصول کا سکون چاہتے ہو تو ان کی قیمت ادا کرو۔اور وہ ہے ایثار و قربانی۔

دوسری عالمی جنگ جو برما میں برپا ہوئی وہ نہایت ہی سخت ثابت ہوئی، لیکن انگریزوں سے جیتنے کے بعد ہندوستان کی فوج نے 18 مارچ 1944ء کو ''منی پور'' میں واقع '' موئی رانگ '' کے علاقہ میں ترنگا جھنڈا لہرایا۔چوں کہ اس جنگ میں امریکہ انگریزوں کا طرف دار تھا، اس لئے یہ کامیابی زیادہ دیرپا نہیں رہی۔کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں ایک لاکھ ہندوستانی و جاپانی فوجیوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

موت کا فیصلہ یا جان کا تحفہ

45-1943ء کے دوران ملکِ ہندوستان کے 18 نوجوان فوجیوں کو چینئی کے قید خانے میں سزائے موت دی گئی، جب کہ 1944ء میں 18 سالہ '' رامو '' کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔پھانسی پر جان دینے سے پہلے رامو نے کہا۔'' میں اپنی جان نچھاور کرنے سے نہیں ڈرتا کیونکہ میں نے خدا کے خلاف کوئی کام نہیں کیا۔

موت کی سزا پانے والے عبدالقادر نے کہا:

'' جو شخص زندگی کا مطلب جان لیتا ہے، وہی بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔ملک کے لئے قربان ہو کر '' بدر ''یعنی چودھویں کے چاند کی طرح چمکنے والوں کے مقابلے میں ہم موم بتی کے مانند ہیں''۔

آزادیٔ ہند کی خاطر ہندوستانی بالخصوص ٹمل فوجیوں کی خدمات کو بھلایا نہیں جا سکتا، ان لوگوں نے اپنے مادرِ وطن کے لئے بہادری کے ساتھ اپنی جانوں کا جو نذرانہ پیش کیا وہ قابلِ ذکر ہی نہیں بلکہ ان کی قربانیاں، اُن کے احساسات، ان کا دلیرانہ نڈر پن، اور ان کی حب الوطنی کے گن گانا ہماری ذمہ داریوں کا ایک حصہ ہے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:19 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے

محکمہ	:	ادارہ، دفتر	فوجی دستہ	:	سپاہیوں کا ایک گروہ
شعبہ	:	حصہ۔ ڈپارٹمنٹ	مخبر	:	جاسوس
آب دوز کشتی	:	پانی کے اندر چلنے والی کشتی	ستون	:	مضبوط
عظیم الشان	:	بہت زیادہ شان و شوکت سے	خطاب کرنا	:	تقریر کرنا
عظیم	:	مرتبہ والا	سراہنا	:	تعریف کرنا
جنم لینا	:	پیدا ہونا	ملٹری	:	سپاہیوں کا ایک گروہ
کہر	:	ٹھنڈ۔ شبنم	نسوان	:	عورت
بیشتر	:	زیادہ	سفیر	:	حکومت کا نمائندہ
خفا ہونا	:	غصہ ہونا	چمٹ جانا	:	جڑ جانا۔ لگ جانا
خاتمہ	:	اختتام	مساوات	:	برابری
جدوجہد	:	کوشش	لطف اندوز ہونا	:	مزے لینا
نذرانہ	:	تحفہ	شجاعت	:	بہادری
حب الوطنی	:	وطن سے محبت	قیدخانہ	:	جیل

II اضداد لکھئے:

آغاز	×	اختتام	تائید	×	تردید
عارضی	×	دائمی	عہدہ سنبھالنا	×	عہدہ سے برخواست ہونا
طاقتور	×	کمزور	بہادر	×	بزدل

III واحد جمع پہچانئے

محکمہ	+	محکمات	دستہ	+	دستے
شعبہ	+	شعبے	مخبر	+	مخبروں
کشتی	+	کشتیاں	خطاب	+	خطابات

IV مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) آزادی کی جدوجہد میں جن لوگوں نے بڑھ چڑھ کا حصہ لیا

(الف) ٹمل والے (ب) گجرات والے (ج) کیرلا والے

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:19 PM

(2) دوسری عالمی جنگ جاری رہی

(الف) 1940 (ب) 1942 (ج) 1944

(3) انگریزی فوج جاپان کے اس مقام پر ہتھیار ڈالے

(الف) ٹوکیو (ب) جزائر شکالین (ج) ملایا

(4) ہندوستانی فوجی دستہ کا نام

(الف) آئی۔این۔اے (ب) جے۔این۔ایف (ج) ایچ۔جے۔این۔اے

(5) 91 دن کے سفر کے بعد سبھاش چندر بوس اس مقام پر پہنچے

(الف) سنگاپور (ب) ملایا (ج) ٹوکیو

V جوڑ ملائیے:

دوسری عالمی جنگ	پسم پون متو رراما لنگم
عظیم شخصیت	کیوچو
بحری فوج کی تربیت گاہ	صفر سے کم ہوتی تھی
درجہ حرارت	1942ء
مخبری	جاسوسی

VI ذیل کے اقتباس کی وضاحت کیجیے: (کس نے کب اور کیوں کہا)

(1) ’’ اگر مجھے دوبارہ زندگی ملے تو میں جنوب کے ٹُملین کی حیثیت سے جنم لینا پسند کروں گا۔‘‘

(2) ’’ ہندوستانی فوج کا دل و جان اگر کوئی ہو سکتے ہیں تو وہ ٹُملین ہی ہیں۔‘‘

(3) ’’ میں اپنی جان کو قربان کرنے سے پریشان نہیں ہوں‘‘۔

(4) ’’ جو شخص زندگی کا مطلب جان لیتا ہے، وہی بلند مقام پا سکتا ہے‘‘۔

(5) ’’ دلی چلو کا نعرہ لگایا۔‘‘

VII مختصر جواب لکھیے:

(1) 15 فروری 1942ء کو انگریزی فوج جاپانیوں کے آگے سرنگوں کس مقام پر ہوئی؟

(2) ہندوستانی فوجی دستہ آئی این اے کی قیادت کس نے سنبھالی؟

(3) برما اور ملایا کے کن لوگوں نے فوجی دستہ کی حمایت کی؟

(4) سبھاش چندر بوس 91 دن کے سفر کے بعد کس مقام پر پہنچے اور کیوں؟

(5) نیتا جی کا نعرہ کیا تھا؟

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:19 PM

(6) انگریزوں کا خاتمہ صرف ٹملین ہی کریں گے؟ یہ قول کس کا ہے؟

(7) ڈاکٹر متولکشمی کون تھیں؟

(8) آزاد ہندوستان کے سفیر کون تھے؟

VIII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) ہندوستانی فوجی دستہ بنانے کی ضرورت کیوں درپیش ہوئی؟ مفصل لکھئے۔

(2) فضائی فوجی شعبہ کی تربیت پر پسم پون رسالہ 2018 میں کیا لکھا گیا ہے؟ بحث کیجئے

(3) نیتاجی کے اقوال زرین بیان کیجئے؟

IX عملی مشق :

(1) نیتاجی کی زندگی پر مضمون تیار کرتے ہوئے ان کی تصویر کو اپنی کاپی میں چسپاں کیجئے۔

(2) کیا آپ اپنے ملک کے لئے اپنا حصہ ادا کر سکتے ہیں؟

(3) ہندوستان کی فوج میں بھرتی ہونے کے لیے درکار قابلیت اور اس کام کے تعلق سے مواد جمع کیجئے۔

کیا تم جانتے ہو؟

ہندوستان کی آزادی میں تمل ناڈو کے مسلمانوں کا کردار : حالانکہ آزادیٔ ہند میں ملک کے تمام لوگ بلا مذہب وملت نے کھل کر حصہ لیا تھا، مگر تاریخ میں اکثر ہندوستان کے مسلمانوں نے جو مایہ ناز کردار ادا کیا تھا، اس کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ اُس وقت کے اخبارات جیسے دی ہندو، انڈین ایکسپرس، مسلمان، قومی رپورٹ، سودیشی مترن، جریدہ روزگار، سیف الاسلام، مرأۃ الآراء اور مکبر دکن وغیرہ نے اس سلسلے میں بہت ہی اہم معلومات فراہم کی ہیں۔ یہ تمام چیزیں آج بھی چنّئی میں واقع یگمور کی کنی مرا لائبریری اور محمڈن پبلک لائبریری میں محفوظ ہیں۔ تاریخ تمل ناڈو کے مسلمانوں کی جانی اور مالی قربانیوں سے بھری پڑی ہے، جس میں سے کچھ لوگوں کے نام یہاں بتائے گئے ہیں۔

ترنامل کے جناب عبدالشکور صاحب ابن عبدالرحمٰن صاحب اور ویلور کے جناب وی. یم. عبیداللہ صاحب (آبائی وطن، وانم باڑی) نے سودیشی تحریک کے دوران کھل کر انگریزوں کی مخالفت کی اور غیر ملکی کپڑوں کو جلایا۔ انّی بسنت کے ساتھ ''ہوم رول'' کی تحریک میں بھی وی. یم. عبیداللہ صاحب شریک رہے۔

خلافت تحریک جب زور پکڑنے لگی تو اس کے تعاون کرنے والوں میں میل وشارم کے جناب سی. عبدالحکیم صاحب، ویلور کے جناب جعفر حسین کلامی صاحب (استاد)، محمد واحد میاں صاحب (تاجر)، آمبور کے مولوی حکیم فضل الرحمٰن سواتی صاحب وغیرہ نے علی برادران کو 14/فروری 1926 کو چنّئی (اُس وقت کے مدراس) آنے کی دعوت دی۔ مولوی یعقوب حسین صاحب، مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب، جناب عبداللطیف صاحب وغیرہ قید کر لئے گئے۔

عدم تعاون تحریک کے دوران آمبور کے جناب بانگی حیات باشاہ صاحب، مولوی محمد قاسم صاحب، ملک عبدالرحمٰن صاحب، عبدالرحیم صاحب وغیرہ نے 13/ اگست 1920 کی میٹنگ میں شرکت کی جس میں گاندھی جی شریک تھے۔ اسی دن گاندھی جی نے دارالعلوم لطیفیہ حضرت مکان، ویلور میں بھی ایک خطاب عام کیا اُس وقت کے اسلامیہ اسکول، وانم باڑی کے طلباء نے عبدالماجد شرر صاحب کی قیادت میں عدم تعاون تحریک کی ایک کمیٹی بنائی۔ اسلامیہ کالج کے طلباء نے بھی ہڑتال شروع کی جس کا اثر یہ ہوا کہ چنّئی کے پریسیڈنسی کالج، لویولا کالج، پچئی اپاس کالج اور کرسچین کالج آف مدراس کے طلباء نے بھی ہڑتال شروع کر دی۔

ہندوستان چھوڑ دو تحریک میں ویلور کے جناب مرزا عبدالرحمٰن بیگ اور کیل وشارم کے جناب رحیم اللہ شریف صاحب کے نام ہمیں ملتے ہیں۔

(حوالہ: شعبہ تاریخ، اسلامیہ کالج وانم باڑی کا شائع کردہ پرچہ، اکتوبر 2000)

خلافت تحریک کے دوران محمد علی اور شوکت علی کی والدہ بی امّاں وانم باڑی آئیں تو محلّہ نیل کھیت کے جناب نمازی حاجی عبداللہ صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ مستان زلیخہ بی، نے اپنا سارا زیور اور روپیہ ان کے حوالے کر دیا۔ عبداللہ صاحب کے چرم کے کارخانہ کو جلا دیا گیا۔ (حوالہ: پی بوراس کی تصنیف، شعبہ تمل، اسلامیہ کالج، وانم باڑی)

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:20 PM

لسانی صلاحیتیں : مکالمہ (دو آدمیوں کے درمیان بات چیت/گفتگو) کو مکمل کرنا

ایک گاہک اور دوکان دار کے درمیان ہونے والی گفتگو کو مکمل کیجئے۔

گاہک : یہ کہاں کے سیب ہیں؟
دکاندار : ....
گاہک : ان کی قیمت کیا ہے؟
دوکان دار : .... 200 روپئے ہے۔
گاہک : کیا یہ سیب اتنے مہنگے ہیں ؟
دوکان دار : جی ہاں، آج کل سیب کا موسم نہیں ہے۔
گاہک : 180 روپے لے کر ایک کلو دیجئے۔
دوکان دار : ....
گاہک : ٹھیک ہے۔ آدھ کلو ہی دے دیجئے۔
دوکان دار : ....
گاہک : یہ لیجئے 100 روپئے کا نوٹ ہے۔
دوکان دار : .... باقی 10 روپئے۔
گاہک : جی شکریہ۔
دوکان دار : جی نوازش صاحب۔

باپ اور بیٹے کے درمیان مکالمہ

سعید : ابّا جان، مجھے 750 روپئے چاہئے۔
باپ : .... ؟
سعید : مجھے ایک نیا بارش کا کوٹ خریدنا ہے ابّو ۔
باپ : مگر تمہارے پاس ....
سعید : نہیں ابّو، اس میں کئی سوراخ پڑ گئے ہیں۔ یہی نہیں، وہ دو سال پرانا ہے۔
باپ : .... ؟
سعید : ہاں، اسے میں ایک اور سال استعمال کر سکتا ہوں۔
باپ : تو ....
سعید : مگر میرے سارے دوستوں کے پاس نیا کوٹ موجود ہے۔
باپ : اتنا قیمتی مت لو، بلکہ کم قیمت والا لے لو۔
سعید : ٹھیک ہے ابّو ....۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:20 PM

اکائی 6

غزلیات

غزل

خطیب قادر بادشاہ، وانم باڑی

سیکھنے کے مقاصد

- غزل میں موجود شعریت و ادبیت سے طلباء کو واقف کروانا۔
- محبوبِ مجازی کا ذکر کر کے بندے کو محبوبِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) سے محبت کی دعوت دینا۔
- خودنمائی سے بچنے کی تلقین کرنا۔
- مناظرِ قدرت سے لطف اندوز ہونے کی ترغیب دینا۔

غزل کی تعریف

غزل اردو شاعری کی ایک مشہور صنف ہے جس کے لغوی معنی عورتوں سے بات چیت کرنے کے ہیں۔ عام طور پر اس میں ایسے اشعار لکھے جاتے ہیں جس میں عورتوں کی تعریف ہوتی ہے۔ لیکن اب اس کے ہر شعر میں الگ الگ مضامین باندھے جاتے ہیں۔ جس کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ اس کے سب سے اچھے شعر کو شاہِ بیت یا بیت الغزل کہتے ہیں۔

شاعر کا تعارف

خطیب قادر بادشاہ نام، بادشاہؔ تخلص، 1852ء میں وانم باڑی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام حاجی محمد قاسم۔ خاندانی پیشہ درس و تدریس۔ آپ کے والد کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ ابتداء میں محزونؔ تخلص کرتے تھے۔ بعد میں بادشاہؔ تخلص کرنے لگے۔ وانم باڑی کے پہلے صاحب دیوان شاعر ہیں۔ آپ کی تصانیف میں دیوانِ بادشاہ، یادگار بادشاہ، جوہر خیال، مدح پیغمبراں، سفرنامہ حجاز اور واقعاتِ عالم مشہور ہیں۔ آپ کی وفات 1919ء میں ہوئی۔

سمجھ میں صاف آجائے **فصاحت** اس کو کہتے ہیں
اثر ہو سننے والے پر **بلاغت** اس کو کہتے ہیں

اکبر الہ آبادی

ڈال دے جان معانی میں، وہ اُردو یہ ہے
کروٹیں لینے لگے طبع، وہ پہلو یہ ہے

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:21 PM

مرے جذبِ دل کا اثر دیکھ لینا
ابھی آئیں گے وہ اِدھر دیکھ لینا

یہ سب خود نمائی سکھاتی ہے ہم کو
اِدھر دیکھ لینا اُدھر دیکھ لینا

تغافل نہیں یوں بھی عاشق سے اچھا
ذرا ہم کو بھی ایک نظر دیکھ لینا

اگر دیکھنا چاہیں گنگا و جمنا
ہمارے یہ دو چشمِ تر دیکھ لینا

نظر لگ نہ جائے مرے گل کو نرگس
یہ اچھا نہیں گھور کر دیکھ لینا

رُخ وزلف بتلا کے بولے وہ مجھ سے
ہیں یکجا پر شام و سحر دیکھ لینا

بھروسہ ہے کیا بادشاہ زندگی کا
جو کچھ دیکھنا جلدتر دیکھ لینا

حاصل کلام

شاعر بادشاہ کہتے ہیں کہ میرے محبوب سے دلی محبت کی کشش کا یہ عالم ہے کہ محبوب اس کے اثر سے ابھی ایک لمحہ میں چلے آئیں گے ۔

خود نمائی یعنی اپنی تعریف اور شہرت کی خواہش، انسان کو اِدھر اُدھر نظر دوڑانے پر مجبور کرتی ہے کہ دیکھیں کون اس کی تعریف کرتا ہے۔

شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ عاشق سے اس طرح تغافل برتنا اچھی بات نہیں ہے۔ درخواست ہے کہ اپنی ایک نظرِ محبت سے عاشق کو محظوظ ہونے کا موقع دیں۔ محبوب کی یاد میں رونے والی آنکھیں گنگا و جمنا کے بہنے سے مشابہت رکھتی ہیں۔ اے دیکھنے والی آنکھ! گھور کر نہ دیکھ کہ کہیں میرے پھول جیسے نرم و نازک محبوب کو نظر نہ لگ جائے۔

محبوب نے اپنے چہرے اور زلف کو دکھا کر کہا کہ یہاں شام و سحر کی یکجائی کو دیکھ لو۔ آخر میں شاعر اپنے آپ سے کہتا ہے کہ اے بادشاہ! زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں ہے کہ کب ختم ہوجائے۔ اس لئے جو کچھ خوش کن مناظر دیکھنا ہے، جلد دیکھ لے۔

I معنی اور اشارے:

جذبِ دل	:	دل کی خواہش	تغافل	:	جان بوجھ کر غفلت برتنا
خودنمائی	:	خود کی نمائش۔ اپنی تعریف یا شہرت چاہنا	چشمِ تر	:	بھیگی ہوئی آنکھیں
نرگس	:	ایک پھول کا نام۔ مجازاً '' آنکھ '' مراد ہے	گل	:	پھول
زلف	:	گیسو ، بالوں کی لٹ	رُخ	:	چہرہ

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:21 PM

II اضداد اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

تنگ دل	×	کشادہ دل	عاشق	×	معشوق
اچھا	×	برا	شام	×	سحر
زندگی	×	موت			

III خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ مرے جذبِ دل ....
.... ادھر دیکھ لینا

2۔ .... مرے گل کو نرگس
یہ اچھا نہیں ....

3۔ بھروسہ کیا ہے ....
جو کچھ دیکھنا ....

IV مناسب ترین الفاظ منتخب کرکے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ مرے جذبِ دل کا .... دیکھ لینا۔
(اثر عصر نصر)

2۔ یہ سب خودنمائی .... ہے ہم کو۔
(دکھاتی سکھاتی رلاتی)

3۔ ذرا ہم کو بھی ایک .... دیکھ لینا
(نذر ظہر نظر)

4) یہ .... نہیں گھور کر دیکھ لینا۔
(اچھا برا بھلا)

V مندرجۂ ذیل اشعار کی بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) تغافل نہیں یوں بھی عاشق سے اچھا
ذرا ہم کو بھی یک نظر دیکھ لینا

(2) رُخ وزُلف بتلا کے بولے وہ مجھ سے
ہیں یکجا پر شام و سحر دیکھ لینا

کیا تم جانتے ہو؟

رخ و زلف بتلا کے بولے وہ مجھ سے
ہیں یکجا پر شام و سحر دیکھ لینا

اس شعر میں شاعر نے محبوب کے حسن کو بتلاتے ہوئے اس کے چہرے کی چمک کو سحر کی سفیدی اور زلف کی کالی رنگت کو شام کی سیاہی سے تشبیہ دی ہے۔ اور اسی شعر میں صنعت تضاد بھی ہے۔ یعنی شام اور سحر کے الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:21 PM

VI مندرجۂ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

I شاعر کے جذبِ دل کا کیا اثر ہوتا ہے؟

2 خودنمائی کیا سکھاتی ہے؟

3 شاعر اپنے رونے والی آنکھوں کو کس سے تشبیہ دیتا ہے؟

4 محبوب نے اپنے رخ وزلف کو بتلا کر کیا کہا؟

5 شاعر دنیا کی چیزوں کو جلد دیکھنے کی کیوں آرزو کرتا ہے؟

عملی مشق:

(الف) ہم قافیہ الفاظ غزل میں سے ڈھونڈ کر لکھئے:

(1) اثر

(2) اِدھر

(ب) اس غزل کی ردیف کیا ہے لکھئے:

لسانی سرگرمی:

اس عبارت کو پڑھئے اور درج ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:

مغلوں نے شہر کی چاردیواری پر دانت پیس پیس کر حملہ کرنا شروع کر دیا تھا اور قریب تھا کہ احمد نگر کی فوج اس حملے کی تاب نہ لا کر ہتھیار ڈال دیتی۔ ٹھیک اسی دم احمد نگر کی ملکہ چاند بی بی زرہ بکتر پہنتے ہوئے حالاتِ حرب سے جسم کو مزین کر کے ہاتھ میں تلوار پکڑے آموجود ہوئی اور اپنے سپاہیوں کو ایسے جوشیلے الفاظ سے بڑھاوا دینے لگی کہ دشمن کے چھکے چھوٹ گئے۔ لاچار مغل سپاہیوں کو منہ کی کھا کر واپس بھاگنا پڑا۔ ہندوستان کی تاریخ میں اس نیک اور پارسا بی بی نے اپنی جسمانی یا قدرتی جرأت کی وجہ سے ایسی لازوال شہرت حاصل کر لی ہے کہ چار دانگ عالم میں اس کا نام گونج رہا ہے اور لوگ اس کو بڑی عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

سوالات:

(1) مغلوں نے کس علاقہ پر حملہ کیا؟

(2) احمد نگر کی ملکہ کا نام (الف) چاند بی بی (ب) ملکہ وکٹوریہ (ج) رانی لکشمی بائی

(3) مغل سپاہیوں کو منہ کی کھا کر واپس بھاگنا پڑا (صحیح ہے یا غلط)

(4) زرہ بکتر کے معنی .... (جنگی لباس تلوار عالی شان پوشاک)

(5) اس اقتباس کا ایک عنوان منتخب کیجئے؟

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:22 PM

اکائی 6
سرسری مطالعہ

کامیاب آدمی

رفعت آصفی

صبح کا وقت تھا ،سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں باہر کے حصہ کو روشن کررہی تھیں۔ دھیمی دھیمی ٹھنڈی ہوا سے موسم بڑا سہانا معلوم ہو رہا تھا۔خان صاحب اپنے صحن میں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن ان کا دماغ کہیں اور تھا۔بیگم صاحبہ کی آواز سے وہ چونک پڑے ۔کیوں؟ کس فکر میں ڈوبے ہوئے ہو؟ ۔خان صاحب نے اپنی گرج دار آواز میں کہا۔''کیسی فکر'' مجھ جیسے کامیاب انسان کو کوئی فکر کرنے کی ضرورت کیوں آپڑے گی۔؟ بیگم صاحبہ نے ان کے تیور کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔اچھا چلئے ، ٹیبل پر چائے آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ ''چائے پیتے پیتے بیگم صاحبہ نے گفتگو کا آغاز کیا ''دیکھو میرے سرتاج! آپ جتنا بھی چھپائیں آپ کی پریشانی آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتی ہے جسے دیکھ کر مجھے بہت فکر ہوتی ہے۔'' خان صاحب نے حسبِ معمول اپنی گرج دار آواز میں کہا۔ ''دیکھو ! تم میری فکر کرنا چھوڑ دو، آج میں ایک کامیاب آدمی ہوں، میں نے اپنے کاروبار کو پوری ریاست میں پھیلا رکھا ہے۔مجھ جیسے مصروف انسان کو چھوٹی موٹی پریشانیوں کا سامنا کرنا تو پڑتا ہی ہے۔'' لیکن آپ کی پریشانیاں۔ بیگم صاحبہ نے کہا '' اپنے کاروبار کے تعلق سے نہیں ہیں، یہ میں اچھی طرح سمجھ سکتی ہوں کہ آپ کو کوئی اور فکر ستا رہی ہے لیکن آپ ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔''

'' دیکھو میں کہہ رہا ہوں۔'' میں اتنا کمزور آدمی نہیں ہوں۔آخر کون سی کمی ہے۔آج میں اتنا کامیاب ہوں کہ پورے اعتماد کے ساتھ جی رہا ہوں۔'' معاف کرنا۔ بیگم صاحبہ نے ٹوکا '' آپ خوش فہمی میں مبتلا ہیں، آپ جسے خود اعتمادی سمجھتے ہیں وہ آپ کا غرور ہے جو آپ کو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرنے نہیں دیتا۔ '' خان صاحب نے زوردار آواز سے بیگم صاحبہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ '' میں کسی سے نصیحت لینے والا نہیں ہوں۔

خان صاحب کی عادت تھی کہ وہ کسی سے بات کرنے کی فرصت نکالتے تو وہ صرف رات کے کھانے کے بعد، باہر والے تو دفتر ہی میں ان سے وقت لے کر مل لیا کرتے تھے اور گھر کے افراد کو رات کے کھانے کے بعد کا وقت متعین تھا۔

ایک بار ایسا ہوا کہ رات کے کھانے کے بعد ان کے فرزند سلمان جو چھوٹے خان صاحب کے نام سے معروف تھے اپنے والد سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔

ابو ! ہمارے کاروبار میں تو کسی قسم کی کوتاہی نہیں۔فائدہ ہی فائدہ ہو رہا ہے،لیکن مجھے ایک بات بہت ستاتی ہے ابو۔

وہ کیا؟ خان صاحب نے پوچھا۔ '' ہم ہمارے اپنوں سے کیوں دور ہو گئے ابو ؟ '' جب بھی میں کسی رشتہ دار سے ملتا ہوں ،ایک ہی بات سنتا ہوں۔وہ کیا؟ اتنے مغرور باپ کے بیٹے ہو کر کتنے با اخلاق ہو، کاش یہ اخلاق تمہارے باپ میں بھی ہوتے ، مجھے بہت دکھ ہوتا ہے ابو، میں سوچتا ہوں کہ کتنا اچھا ہوتا اگر یہ لوگ یہ کہتے۔ کہ اتنے اچھے باپ کا بیٹا ہو کر تو کیوں اتنا بداخلاق بن گیا؟

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:22 PM

مگر ابو۔ آپ کے تعلق سے تنقیدی کلمات سننے کے بعد مجھے میری تعریف اچھی نہیں لگتی۔

خان صاحب نے ایک زوردار قہقہہ لگا کر کہا۔ بیٹے ! بڑے اور کامیاب آدمیوں سے لوگ بہت جلتے ہیں۔ تم ان کی باتوں پر دھیان مت دو۔ اور خاص کر ہمارے اپنے۔ وہ تو میری کامیابی کو ہضم نہیں کر پاتے۔ اس لئے وہ خود مجھ سے دور بھاگتے ہیں اور مجھ پر الزام لگاتے ہیں کہ میں مغرور بن گیا ہوں۔ ضرورت پڑی تو مانگنے کے لئے آ جائیں گے۔

نہیں ابو ! بیٹے نے بات کو کاٹتے ہوئے کہا۔ ہمارے رشتہ دار بڑے خوددار ہیں اور سب آپس میں مل جل کر رہتے ہیں سوائے ہمارے۔ یہ دولت، یہ کاروبار، یہ شان وشوکت کس کام کی۔ اگر ہمیں اپنوں سے دور رہ کر جینا پڑے۔

بس بس خان صاحب نے بیٹے کو ٹوکتے ہوئے کہا۔ '' دیکھو ! '' ایسی فضول باتوں کے لئے میرے پاس کوئی جگہ نہیں۔ میں دنیا میں ایک کامیاب انسان بن کر جینا چاہتا تھا۔ بن چکا ہوں۔ اگر ہمارے رشتہ داروں کو ہماری ضرورت ہے تو وہ خود آ کر مجھ سے ملیں۔ میری جوتی بھی نہ پھٹکے۔ ایسے ناکام اور بھکاری لوگوں کے گھروں تک۔

ابو ! بیٹے نے جواب دیا۔ '' اب مجھے لگ رہا ہے کہ لوگ آپ کے تعلق سے جو کہتے ہیں وہ غلط نہیں ''۔ اتنا کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف نکل جاتا ہے۔

ایک رات کھانے پر گھر کے لوگ سب جمع تھے۔ تھے ہی کتنے ! خان صاحب، بیگم صاحبہ، فرزند سلمان، بہو اور ایک پوتہ۔ سلمان نے بات شروع کی اور کہا '' ابّو ! آپ نے ایک بہت بڑا احسان کیا ہے مجھ پر''۔ ویسے آپ نے بہت سارے احسان کئے ہیں۔ کہو کون سا؟

ابو ! آپ نے مجھے لندن بھیج کر ایم۔ بی۔ اے کروایا اس کی بدولت مجھے ایک اچھی سی کمپنی میں ملازمت مل گئی ہے اور کمپنی کی جانب سے ایک رہائشی فلیٹ بھی دیا گیا ہے۔''

'' کیا '' ؟ نوکری ؟ اتنے بڑے کاروباری کے اکلوتے فرزند ہو کر ایک معمولی سی نوکری کرو گے؟۔ اور یہ بنگلہ چھوڑ کر ایک فلیٹ میں رہو گے؟ کیوں؟ کیا کمی ہے یہاں؟

کچھ کمی نہیں ابو، ایک ادھورا پن محسوس ہوتا ہے مجھے۔ وہ کس لئے ؟ نہیں معلوم۔ یہی جاننے کے لئے میں نے الگ جانے کا ارادہ کیا ہے۔

ابو ! ہم کل ہماری کمپنی کے فلیٹ کو شفٹ ہو رہے ہیں۔''

خان صاحب غصہ سے ہوں ! جاؤ مرو۔ دنیا کے تھپیڑے کھاؤ گے تو عقل ٹھکانے پر آ جائے گی۔

ایک دن شام کا وقت تھا۔ غروب ہوتے ہوئے سورج کی رنگین شعاعیں گھر کے باغیچے کو اور زیادہ دلکش بنا رہی تھیں۔ بیگم صاحبہ ایک کرسی پر بیٹھی سوچ رہی تھیں۔ مجھے کیا ملا ، اس شخص کے ساتھ اتنے سال کی زندگی میں۔

میں نے ان کے لیے اپنے ماں باپ، بھائی بہن سے بھی ناطہ توڑ لیا۔ اب میری بیٹی داماد تو امریکہ میں مقیم ہیں۔ یہ اکلوتا بیٹا اور بہو۔ گھر میں رہتے تو میں پوتے کو دیکھ کر دل بہلا لیا کرتی۔ اب کیا رہ گیا۔ اس گھر میں۔ گھر ؟ اسے گھر تو نہیں کہہ سکتے۔ یہ تو

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:23 PM

ایک میوزیم ہے جس میں جہاں بھر کی چیزیں سجائی جاتی ہیں اور لوگ تفریح کی خاطر آجاتے ہیں۔ انہیں دیکھنے کے لئے۔ سوچتے سوچتے آنکھوں سے آنسو بے اختیار ٹپکنے لگے۔

رات آٹھ بجے بنگلہ کے چاروں طرف قمقموں کی روشنی سے سارا بنگلہ جگمگا رہا تھا۔ خان صاحب کی کار اندر آئی اور کار سے اتر کر خان صاحب نے دیکھا، بیگم صاحبہ ایک سوٹ کیس ہاتھ میں لئے دہلیز پر کھڑی خان صاحب کا ہی انتظار کررہی تھیں۔ خان صاحب نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ کہاں جانے کا ارادہ ہے۔ اتنی رات کو سوٹ کیس کے ساتھ نکل پڑی ہیں بیگم ؟

بیگم صاحبہ نے کہا۔ ''بیٹے اور بہو کے پاس''۔ خان صاحب نے زیادہ سنجیدہ نہ ہوتے ہوئے کہا۔ اب تمہیں کیا ہوا؟ وہ بے وقوف لڑکا جسے نہ دنیا کوئی تجربہ ہے، نہ کوئی سمجھ۔ نکل پڑا، آجائے گا۔ کچھ ہی دنوں میں۔ تم چلو، اندر چلو۔ یہ کہتے ہوئے خان صاحب اندر چلے گئے۔

کپڑے بدل کر باہر آتے ہیں تو بیگم صاحبہ دکھائی نہیں دیں۔ خان صاحب کو ایک زوردار جھٹکا سا لگا کیونکہ شادی کے بعد شاید یہ پہلی بار ہوگا کہ بیگم صاحبہ نے خان صاحب کے حکم کی نافرمانی کی ہوں۔

خان صاحب خود پر قابو نہیں رکھ پا رہے تھے۔ لڑکھڑاتے ہوئے اندر کی سیڑھیوں سے اوپر جاتے ہیں اور کھڑے ہوکر بالکونی سے باہر کی طرف دیکھتے ہیں۔ ایک سکتہ طاری ہوجاتا ہے اُن پر۔ گیٹ کے باہر بیگم صاحبہ ایک ہاتھ میں سوٹ کیس پکڑے دوسرے ہاتھ سے رکشا کو آنے کا اشارہ کررہی ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے رکشا بیگم صاحبہ کے نزدیک آجاتا ہے۔ بیگم صاحبہ رکشا میں بیٹھتی ہیں اور رکشا دھیرے دھیرے خان صاحب کی آنکھوں سے اوجھل ہوجاتا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

دھیمی دھیمی	ہلکی ہلکی	سہانا	خوش گوار
فکر	سوچ	گرج دار	زوردار
گفتگو	بات چیت	کاروبار	بیوپار، تجارت
مصروف	مشغول	خوداعتمادی	خود پر بھروسہ کرنا
غرور	فخر	دفتر	آفس
اعتراف	اقرار	قہقہہ	زور کی ہنسی
شان وشوکت	عزت۔ بھرم	فضول	بے کار
تھپیڑے	مار	عقل ٹھکانے آنا	سمجھ میں آنا
ناطہ	رشتہ	قمقموں	رنگ برنگ کے بلب
لڑکھڑانا	گرنا۔ پڑنا	دھیرے دھیرے	آہستہ
اوجھل	گم ہوجانا		

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:23 PM

II درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

1۔ خان صاحب نے گرج دار آواز میں کیا کہا؟

2۔ خان صاحب غرور میں مبتلا تھے یا ان کے اندر خود اعتمادی کی زیادتی تھی؟

3۔ خان صاحب گھر والوں کے لئے کون سا وقت نکالتے تھے؟

4۔ خان صاحب کے لڑکے سلمان کو کیا بات ستاتی تھی؟

5۔ سلمان نے ایم۔بی۔اے کہاں سے کیا؟

6۔ سلمان نے ادھورے پن سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کیا ترکیب نکالی؟

7۔ بیگم صاحبہ اپنے بنگلے سے کیوں بیٹے کے گھر پہنچیں؟

درجِ ذیل انگریزی ضرب الامثال کا ترجمہ اُردو زبان میں کیجئے اور انہیں اپنی کاپی میں لکھئے۔

1. A bad workman blames his tools
2. A burnt child dreads the fire
3. Adding fuel to the fire
4. A friend in need is a friend in deed
5. All that glitter is not gold
6. As is the father, so is the son
7. A Stitch in time saves nine
8. As you sow , so you reap
9. Barking dogs Seldom bite
10.Bend the twig, bend the tree

لسانی سرگرمیاں : تحریری صلاحیت : تصویر کو تحریر میں تبدیل کرنا۔

ذیل میں ایک تصویر دی گئی ہے۔ اس سے متعلق پانچ جملے لکھئے۔

.1 ....

.2 ....

.3 ....

.4 ....

.5 ....

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:24 PM

اکائی 6
اردو قواعد

مرکب جملوں کی قسمیں

اعادہ

پچھلی اکائی میں ہم نے جملہ مرکب مطلق، جملہ مرکب ملتف، مرکب جملوں کی تعریف اور اس کی دس قسموں میں سے چار قسمیں سیکھ چکے ہیں بقیہ چند قسموں کو ہم اس اکائی میں پڑھیں گے۔

مرکب جملہ کی قسمیں

- جملۂ قسمیہ (Conjuration sentence) (Oath)
- جملۂ معترضہ (Split sentence)
- جملۂ بیانیہ (Statement)
- جملۂ موصولہ (Relative)

آیئے ان کے متعلق تفصیلات جانیں۔

(1) جملۂ قسمیہ

یہ وہ جملہ ہے جس میں قسم پائی جائے۔یعنی کوئی بات قسم کھا کر کہی جائے۔اس کے تین حصے ہیں۔

(الف) حرف قسم (ب) قسم (ج) جواب قسم

جیسے قسم خدا کی میں نے چوری نہیں کی
حرف قسم قسم جواب قسم

(2) جملۂ معترضہ

یہ وہ جملہ ہے جو کوئی بات پوری ہونے سے پہلے ہی درمیان میں آجائے اور اس کے کہے بغیر بھی بات پوری طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔

جیسے خالد نے کہا، خدا اُسے سلامت رکھے، میری بڑی مدد کی۔

اس جملہ میں ”خدا اُسے سلامت رکھے“ جملہ معترضہ ہے۔

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:24 PM

(3) جملۂ بیانیہ

یہ ایسا مرکب جملہ ہے جو حرف بیان کے ذریعہ دو جملوں سے مل کر بنا ہو۔

جیسے : استاد نے کہا کہ کل مدرسہ بند رہے گا۔

بیانیہ جملہ کے تین حصے ہیں۔ (الف) مبیّن (ب) حرف بیان (ج) بیان

اوپر کی مثال میں

استاد نے کہا	کہ	کل مدرسہ بند رہے گا
مبیّن	حرف بیان	بیان

(4) جملہ موصولہ

یہ وہ جملہ ہے جو موصول اور صلہ سے مل کر بنا ہو

جیسے: جو شخص محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے

جملہ موصولہ کے تین حصے ہیں (الف) ضمیر موصولہ (ب) موصول (ج) صلہ

اوپر کی مثال میں

جو	شخص محنت کرتا ہے	کامیاب ہوتا ہے
ضمیر موصولہ	موصول	صلہ

عملی مشق:

(1) جملہ قسمیہ کی تعریف کرتے ہوئے مثال لکھئے؟

(2) ” خالد نے کہا،” خدا اسے سلامت رکھے، میری بڑی مدد کی“ یہ مثال کس جملے کی ہے؟

(3) بیانیہ جملہ کے کل کتنے حصے ہیں، مثال دے کر سمجھائیے؟

(4) جملہ موصولہ کسے کہتے ہیں؟ اس کے کتنے حصے ہیں۔ مثال سے سمجھائیے؟

حضرت لقمانؑ کی اپنی بیٹے کو نصیحت :

بیٹا! نماز قائم کرو، اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو اور برائی سے روکو اور تمہیں جو تکلیف پیش آئے، اس پر صبر کرو۔ بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنے گال مت پھلاؤ اور زمین پر اتراتے ہوئے مت چلو۔ یقین جانو اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند ہیں کرتا۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو۔ اور اپنی آواز آہستہ رکھو۔ بے شک سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (سورہ لقمان: آیت 19-17)

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:24 PM

خط نویسی کا ایک نمونہ (ادھورے خط کو مکمل کرنا)

اسلامیہ ہائر سکنڈری اسکول، پرنام بٹ، کا نویں جماعت کا ایک طالب علم پی تنویر احمد بتاریخ 02.10.2018 اسٹیٹ بینک آف انڈیا، پرنام بٹ کے مینیجر کے نام SMS Alert کی سہولت فراہم کرنے کی درخواست کرتے ہوئے ایک خط تحریر کرتا ہے جو نامکمل ہے۔ اس کو مکمل کیجیے:

پرنام بٹ

21-10-2018

من جانب

پی تنویر احمد

46، آمنہ گلی، پرنام بٹ۔

بخدمت

برانچ مینیجر صاحب

اسٹیٹ بینک آف انڈیا

پرنام بٹ شاخ، پرنام بٹ - 635 810

محترم جناب

عرض داشت : SMS Alert کی سہولت فراہم کرنے کی درخواست

عرض خدمت یہ ہے کہ ....

....

....

والسلام آپ کا مخلص

پی تنویر احمد

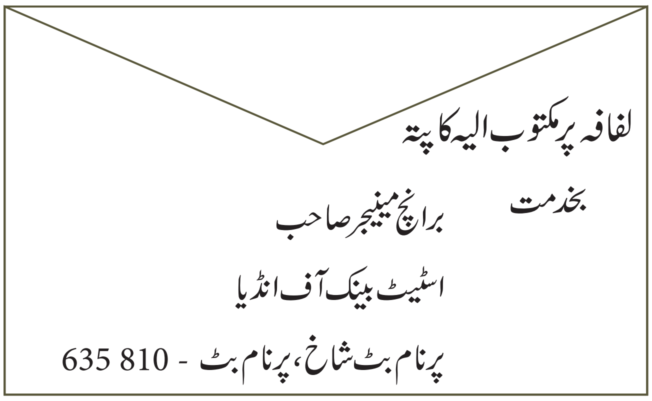

9 urdu reader unit4,5,6
Monday, February 04, 2019 8:45:24 PM

اکائی 7

حصّۂ نظم

مٹی

الطاف حسین شادابؔ بے دھڑکؔ

سیکھنے کے مقاصد

- بچوں میں عاجزی وانکساری کے جذبہ کو ابھارنا۔
- دنیا کی بے ثباتی ظاہر کرنا۔
- ہر چیز کے انجام کا احساس بیدار کرنا۔

شاعر کا تعارف

نام الطاف حسین، شادابؔ اور بے دھڑکؔ تخلص، والد کا نام چیٹ پیٹ عبدالصمد، وانم باڑی میں 1950ء میں پیدا ہوئے اسلامیہ ہائی اسکول وانمباڑی میں تعلیم پائی۔ بزم نو کے مشاعروں میں شرکت سے شاعری کا شوق پیدا ہوا۔ بہت جلد شعر کہنے لگے۔ سنجیدہ شاعری کے علاوہ مزاحیہ شاعری میں بھی نام پیدا کیا۔ جنوبی ہند کے اکثر مقامات کے مشاعروں میں ان کی بہت مانگ ہوتی ہے۔ ''میٹھی املی''، ''کھٹے کھجور'' اور ''ہنستے زخم'' نام سے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

ہر تکبر مٹا گئی مٹی ۔۔۔ خاکساری سکھا گئی مٹی
جن کا خرمن تھا آسمانوں پر ۔۔۔ نیچے ان کو بھی لا گئی مٹی
خاک اُڑا کر ہوا میں کل مجھ کو ۔۔۔ میری قیمت بتا گئی مٹی
سر جھکا کر بھی سربلند رہا ۔۔۔ انکساری سکھا گئی مٹی
ایک دنیا بسائے بیٹھا تھا ۔۔۔ اک نوالے میں کھا گئی مٹی
سربلندی اتر گئی سر سے ۔۔۔ جب مجھے یاد آ گئی مٹی
قرض بے باق ہوگیا چلئے ۔۔۔ لحد تک مجھ کو لا گئی مٹی
دوستی عمر بھر کی پل بھر میں ۔۔۔ دفن کر کے دبا گئی مٹی

سبزہ شادابؔ اُگا ہے قبروں پر
کن حسینوں کو کھا گئی مٹی

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:13 PM

حاصل کلام

شاعر الطاف حسین شادابؔ بے دھڑک کہتے ہیں کہ مٹی نے ہمارے ہر قسم کے تکبر کو مٹا کر ہمیں خاکساری اور عاجزی سکھا دی ہے، جن کا غلبہ بلندیوں پر تھا، ان کو بھی مٹی نیچے لے آئی۔ مجھے ہوا میں اُڑا کر بے حیثیت کر کے مٹی نے میری اصل قیمت بتا دی۔ عاجزی کے ساتھ سر جھکا کر بھی میں باعزت رہا۔ مٹی نے مجھے انکساری سکھا دی ہے۔

میں دل میں دنیا کی خواہش اور اس سے وابستہ لمبی امیدیں بسائے بیٹھا تھا۔ ان ساری امیدوں کو ایک ہی نوالے میں مٹی کھا گئی۔ جب مجھے مٹی یاد آئی تو سر سے ساری بڑائی نکل گئی۔ میرا سارا قرض چُکا دیا گیا۔ مجھ کو قبر تک مٹی لے آئی ہے۔ عمر بھر کی دوستی اور تعلق کو ایک لمحہ میں مٹی نے دفن کر کے دبا دیا۔

آخر میں شاعر کہتے ہیں۔ اے شادابؔ! قبروں پر سبزہ اُگا ہوا ہے ذرا دیکھ کن حسینوں کو مٹی نے کھایا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

تکبر	:	بڑائی	خاکساری	:	عاجزی، انکساری
خرمن	:	غلہ کا تودہ، ڈھیر	خاک	:	مٹی
سربلندی	:	عزت	بے باق کرنا	:	چُکانا۔ صاف کرنا
لحد	:	قبر	حسین	:	خوب صورت
پل بھر میں	:	ایک آن میں ، ایک لمحہ میں	سبزہ	:	ہریالی

II اضداد اپنی کاپی میں لکھیے اور یاد کیجیے:

تکبر	×	تواضع	سربلند	×	پست
دوستی	×	دشمنی	دنیا	×	آخرت

III مصرعوں کو جوڑ کر شعر مکمل کیجیے:

ہر تکبر مٹا گئی مٹی	کن حسینوں کو کھا گئی مٹی
خاک اُڑا کر ہوا میں کل مجھ کو	دفن کر کے دبا گئی مٹی
سربلندی اتر گئی سر سے	میری قیمت بتا گئی مٹی
سبزہ شادابؔ اُگا ہے قبروں پر	خاکساری سکھا گئی مٹی
دوستی عمر بھر کی پل بھر میں	جب مجھے یاد آ گئی مٹی

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:14 PM

IV مناسب ترین الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجیے:

(1) ہر .... مٹا گئی مٹی۔

(الف) تکبر (ب) تدبیر (ج) راہ گیر

(2) جن کا خرمن تھا .... پر

(الف) آسمانوں (ب) زمینوں (ج) پہاڑوں

(3) .... سکھا گئی مٹی۔

(الف) پرہیزگاری (ب) انکساری (ج) خاکساری

(4) قرض .... ہو گیا چلئے۔

(الف) تریاق (ب) بے باق (ج) سیاق

(5) لحد کا مطلب ....

(الف) گہوارہ (ب) قبر (ج) مٹی

V اشعار مکمل کیجیے:

(1) سر جھکا کر بھی .... رہا
.... سکھا گئی مٹی

(2) قرض .... ہو گیا چلئے
.... تک مجھ کو لا گئی مٹی

(3) دوستی عمر بھر کی .... میں
.... دبا گئی مٹی

(4) سبزہ شاداب اُگا ہے .... پر
.... کو کھا گئی مٹی

کیا تم جانتے ہو؟

اس سبق میں موجود محاورے :

- خاک اڑانا : بے حیثیت کرنا
- سربلندی اترنا : بڑائی کا نکل جانا

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:14 PM

VI بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) خاک اُڑا کر ہوا میں کل مجھ کو
میری قیمت بتا گئی مٹی

(2) ایک دنیا بسائے بیٹھا تھا
اک نوالے میں کھا گئی مٹی

(3) دوستی عمر بھر کی پل بھر میں
دفن کر کے دبا گئی مٹی

VII سوالات کے جوابات لکھ کر یاد کیجئے:

1 مٹی نے کیا مٹایا اور کیا سکھایا؟
2 سر جھکانے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟
3 دنیا بسانے والے کو مٹی کیا کرتی ہے؟
4 عمر بھر کی دوستی کو مٹی نے کیا کیا؟
5 شاعر شادابؔ اپنے آخری شعر میں کیا کہتے ہیں؟

VII تفصیلی جواب لکھئے:

شاعر شادابؔ نے اس نظم میں کیا پیغام دینے کی کوشش کی ہے مفصل لکھئے؟

لسانی سرگرمی: (جملوں کی اصلاح)

نیچے چند جملے دئے گئے ہیں، انہیں درست کیجئے:

(1) یہ گاڑی تاخیر ہمیشہ سے آتی ہے۔ (جملہ درست کیجئے)
(2) تمے کائیکوں کھڑے ہیں سو۔ (صحیح اردو میں لکھئے)
(3) آپ .... وقت پر امتحان .... تیاری کرنی ہوگی۔ (کو / کی استعمال کیجئے)
(4) کل امتحان لکھنا ہے۔ (مصدر بتائیے)
(5) خاکساری کے معنی لکھئے۔ (نرمی عاجزی سختی)

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:14 PM

اکائی 7

حصہ نثر

پریار کے عمدہ خیالات

سیکھنے کے مقاصد

- سماج کے بگاڑ کا اندازہ لگاتے ہوئے غلط رسم ورواج کو دور کرنا
- اچھائی اور برائی میں تمیز کر کے لوگوں میں ایک نیا انقلاب برپا کرنا
- صوبۂ تمل ناڈو کے ایک عظیم سماجی مصلح ''پریار'' کی زندگی کی روشنی میں

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ عظیم شخصیت کون ہیں؟

سفید داڑھی والے، اچھائی اور برائی کی پرکھ کرنے والے، وائی کم کے سپاہی، ایروڈ کے شیر، اونچ نیچ اور ذات پات کی تفریق کو مٹا کر ایک سیدھی راہ پر لے جانے والے، غلامی کی نیند میں سوئے ہوئے سماج کو بیدار کر کے عزت کی زندگی بسر کرنے کی طرف توجہ دلانے والے، انسانی معاشرے میں سوچ و بچار کی دعوت دیتے ہوئے بہترین زندگی گزارنے کے لئے ابھارنے والے۔

فہم وفراست، دانائی اور عقلمندی

پریار کا نام سنتے ہی ہمیں آپ کی فہم وفراست یاد آتی ہے، یہ فہم وفراست کیا ہے؟ ہر عمل کو سائنسی نگاہ سے جوڑنا۔ اور سوچنا جیسے کیوں؟ کس لئے؟ کیسے؟ اس قسم کے سوالات کر کے عقل وفہم کے ذریعہ فیصلہ لینا۔

> آباؤ اجداد کی طرف سے غلط رسم ورواج کو اپنانا اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا یہ ضروری نہیں۔

ہر دور میں سماج کی برائیوں کو دور کرنے والے عظیم انسان پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے انسان بڑے ہی نڈر اور باہمت ہوتے ہیں۔ وہ سچائی، خلوص، محنت اور لگن کے ساتھ عوام کی بہبودی کے لئے رات دن کوشاں رہتے ہیں اور ہر طرح کی مخالفت کو برداشت کرتے ہیں۔ اور ہر مشکل امتحان سے گزرتے ہوئے پورے استقلال کے ساتھ اپنے مقصد میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ آخرِ کار وہ اپنی منزل کو پا کر ہی دم لیتے ہیں۔

تمل ناڈو کی ایک ایسی ہی قابل احترام ہستی کا نام ہے۔ '' ای.وی.رام سوامی ''۔ جنھیں عوام نے احتراماً ''پریار'' یعنی ''قومی بزرگ'' کا خطاب دیا۔

ای.وے.را. پیریار تمل ناڈو کے ایک مشہور شہر ایروڈ میں 1879ء میں پیدا ہوئے۔ جب انہوں نے ہوش سنبھالا تو دیکھا کہ تمل معاشرے کا ہر فرد بدحالی اور کسمپرسی کا شکار نظر آیا۔ ایک طرف انگریزوں کے بے انتہا مظالم اور دوسری طرف اونچے طبقے

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:15 PM

کی بالا دستیاں تمل معاشرے پر بری طرح اثر انداز ہوئیں۔عوام بھی اپنی بے علمی اور ذہنی غلامی کی وجہ سے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا تھے۔خود داری اور خود اعتمادی سے محروم سماج ظاہر ہے، کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ یہ بات پریار کے دل و دماغ میں بچپن ہی سے رچ بس گئی تھی۔ چنانچہ اسی احساس کے تحت پیریار نے اپنی تمام زندگی تمل معاشرے کی بہبودی و اصلاح کے لئے وقف کر دی۔ پیریار کی قومی خدمات کا سلسلہ 1919ء سے شروع ہوتا ہے جب کہ پہلے پہل انہیں ایروڈ مونسپل کونسل کا صدر منتخب کیا گیا۔انڈین نیشنل کانگریس کے رکن بن کر پیریار نے تحریک آزادی میں پوری سرگرمی سے حصہ لیا اور وہ کانگریس کی تمام اصلاحی تحریکوں میں پیش پیش رہے۔

گاندھی جی نے ملک میں جب نشہ بندی کی تحریک چلائی تو تمل ناڈو میں پیریار نے سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہا اور اپنے تاڑ کے تمام باغات کو تہس نہس کر ڈالا۔اس کے بعد انہوں نے تاڑی کے دکانوں (شراب خانوں) کے آگے ستیہ گرہ کی اور انہیں بند کرانے کی مہم میں وہ کئی بار جیل بھی گئے۔

اسی طرح سماج سے چھوت چھات کی برائی کو دور کرنے میں انہوں نے جان توڑ کوششیں کیں۔ کیرلا کے وائکم گاؤں میں پسماندہ طبقوں کو اونچی ذات والے مندروں میں داخل ہونے نہیں دیتے تھے۔ پیریار نے اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا، اور انہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی۔

اسی لئے پریار کو وائکوم کا سورما کہا جاتا ہے

پیریار نے معاشرے کے بے ہودہ رسم ورواج اور فرسودہ عقائد سے پیدا ہونے والے برے نتائج کی طرف عوام کو متنبہ کیا۔ ذات پات کی تفریق کو مٹایا۔تمل عوام کو اپنی آزادی کا احساس دلایا۔خودی اور خودداری کے جذبے کو ابھار کر دراوڑی تحریک کا آغاز کیا۔ جس کے نتیجے میں تمل معاشرے کو ترقی اور سربلندی کی راہیں نصیب ہوئیں۔

پیریار کی اصلاحی تحریک نے تمل ناڈو کے سیاسی اور سماجی حالات کا رخ موڑ کے رکھ دیا۔اس تحریک نے عوام کو ہر قسم کی ذہنی غلامی سے آزادی دلانے کی بھرپور جدوجہد کی۔انہیں ہر قسم کی سیاسی اور سماجی چال بازیوں سے خبردار کیا۔ مذہبی ریاکاروں کا قلع قمع کیا۔خود اعتمادی کے جذبے کو بیدار کیا۔عوام میں پھیلی ہوئی سماجی کمزوریوں کو دور کیا۔اندھی تقلید کی برائیوں کا احساس دلایا۔آزادئ نسواں کا نعرہ بلند کیا۔تعلیمِ نسواں پر اکسایا۔ بیواؤں کی دوبارہ شادی پر زور دیا۔اس راہ میں حائل مذہبی اور سماجی رکاوٹوں کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا۔اس طرح تمل عوام کے اندر اپنی شناخت اور پہچان کا احساس دلایا۔اور انہیں اپنے عظیم تہذیبی ورثے سے روشناس بھی کرایا۔

پیریار کے نزدیک سماج کے تمام مظالم ذات پات کی تفریق سے شروع ہوتے ہیں اور جو مذہب اس تفریق کو جنم دیتا ہے وہ کسی بھی زاویے سے سچا مذہب نہیں ہوسکتا۔ مذہب کے ٹھیکہ دار جب اپنے ذاتی مفاد کے لئے مذہب کی آڑ میں عوام کا استحصال کرنا شروع کرتے ہیں۔تو سماج میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑتے ہیں۔ لہذا پیریار نے عوام کو چوکنا کیا کہ وہ اس قسم کے مذہبی ٹھیکہ داروں

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:15 PM

سے محفوظ رہیں۔ کسی طرح سے بھی ان کے جال میں نہ پھنسیں ۔ چاہے اس کے لئے عوام کو لا مذہبیت کی تہمت ہی کیوں نہ قبول کرنی پڑے۔

پیریار کو اپنے اس نظریے کے پرچار کے دوران ہر پہلو سے مخالفتیں اور ہر قدم پر مشکلیں جھیلنی پڑیں۔لیکن انہوں نے انسانی خودداری کے اپنے مخصوص نظریہ کو عوام میں عام کر کے چھوڑا۔ یہی ان کی سب سے بڑی کامیابی سمجھی جائے گی جس کے لئے جرأت والی ایسی ہی چٹان نما ہستی کا ہونا لازم تھا۔

پیریار کے پیروؤں میں تمل ناڈو کے سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی انا دورائے اوران کے ساتھی تمل معاشرے کی ترقی اور سربلندی کے لئے برابر کوشاں رہے۔ پیریار نے اپنے اصولوں کی تبلیغ واشاعت کے لئے اس وقت نئی نسل سے بعض ایسے فعال کارکن تیار کئے جن کا سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے۔

24 ردسمبر 1974ء کو تمل ناڈو کے اس عظیم عوامی رہنما نے اس دار فانی کو خیر باد کہا۔ 1979ء میں ان کا صد سالہ جشن پورے تمل ناڈو میں شاندار پیمانے پر منایا گیا۔اس موقع پر حکومت تمل ناڈو نے ایروڈ کو صدر مقام بنا کر نئے ضلع کی تشکیل دی اور اس ضلع کو''پیریار ضلع'' کا نام دیا۔

I الفاظ کے معانی اوراشارے:

رسم ورواج	:	طورطریقہ
تمیز	:	فرق
انقلاب	:	تبدیلی
عظیم	:	بڑا۔ بزرگ
مصلح	:	اصلاح یاتربیت کرنے والا
فہم وفراست	:	سمجھ بوجھ
دانائی	:	بردباری
نقشِ قدم	:	اتباع۔ تقلید
فرسودہ	:	پرانا
پسماندہ	:	کمتر
لبیک	:	حاضرہونا

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:16 PM

قلع قمع کرنا	:	جڑ سے اکھیڑ پھینکنا
بیدار کرنا	:	ہوشیار کرنا
اندھی تقلید	:	بغیر سوچے سمجھے بڑوں کی بات ماننا
بیڑا	:	مشکل
بالادستیاں	:	زیادتی

II واحد جمع الگ الگ کرکے لکھیے:

نمبر	واحد	جمع
1	سپاہی	
2		مقاصد
3	خطاب	
4		مصلحین
5	فعل	
6	قدرت	
7	جن	
8		شرفاء

III جوڑ ملائیے:

(الف)	(ب)
فہم وفراست	تعظیم واحترام
عزت وسربلندی	ذات پات کا فرق
نسلی تفریق	جوش وخروش
خوش جذبہ	دانائی وعقلمندی

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:16 PM

III درج ذیل مرکبات یا الفاظ سے جملے بنائیے:

جملوں میں استعمال	الفاظ / مرکبات	نمبر
	فہم وفراست	1
	عزت وسربلندی	2
	خوش جذبہ	3
	جوش وخروش	4
	نسلی تفریق	5

IV مختصر سوالات کا جواب دیجئے؟

1 معاشرے کی اصلاح کا کام کیسے انجام پاتا ہے؟

2 پیریار نے جب ہوش سنبھالا تو معاشرے کو کس حال میں پایا؟

3 پیریار نے اپنے تاڑ کے باغات خود ہی کیوں تباہ کئے؟

4 ذات پات سے مذہب کا کیا تعلق ہے؟

V تفصیلی جوابات لکھئے:

1 پیریار کی قومی خدمات کا سلسلہ کب اور کیسے شروع ہوا؟

2 وائیکم گاؤں میں پسماندہ طبقے کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا گیا؟

3 پیریار کی سب سے بڑی کامیابی کیا تھی؟

عملی سرگرمیاں:

(1) پریار کی تصویر اپنی کاپیوں میں چسپاں کر کے ان کی زندگی کے کسی ایک پہلو پر بحث کیجئے؟

(2) پریار کے انتخابات میں حصہ لینے کے بارے میں ایک نوٹ لکھئے؟

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:16 PM

اکائی 7

غزلیات

غزل

نوازؔ آمبوری

سیکھنے کے مقاصد

- شاعری میں غزل کی اہمیت وافادیت کواجاگر کرنا۔
- غزل میں واقع شعریت وادبیت کی حلاوت سے واقف کرانا۔
- قرآن مجید کے معجزہ ہونے کوسمجھانا۔
- قول وعمل میں مطابقت کی اہمیت کوروشناس کرانا۔
- ’’ انسان کا مقام ومرتبہ فرشتوں سے بڑھ کر ہے‘‘ ۔ اس نکتہ کوواضح کرنا۔

کل صحیفوں میں کہاں قرآن سا اعجاز ہے
ایک اک آیت میں پوشیدہ خدا کا راز ہے

زندگی کا ساز بھی مدت سے کیوں ناساز ہے
بج رہا ہے پھر بھی یہ بے سوز و بے آواز ہے

کون سچا کون جھوٹا ہے سمجھنا ہی محال
وہ بھی رہزن بن گیا ہے جس پہ ہم کو ناز ہے

قو ل جیسا ہے اسی معیار کا بھی ہو عمل
نیک انساں دین اور دنیا میں سرفراز ہے

اک نہ اک دن سب مسلماں متحد ہوجائیں گے
جو خدا کا ہوگیا اس کا خدا دمساز ہے

مردِ مومن عرشِ اعظم کا بھی کرتا ہے طواف
شاخِ سدرہ تک فقط جبرئیل کی پرواز ہے

یادِ حق میں زندگی گزری ہے جب اپنی نوازؔ
ہر کرم اللہ کا میرے لئے اعزاز ہے

اس غزل کوزبانی یاد کیجیے

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:17 PM

شاعر کا تعارف

کے محمد نواز نام، نوآز تخلص، والد کا نام، کے امیر الدین، پیدائش 1919ء ، آمبور میں پیدا ہوئے۔ وہیں تعلیم پائی۔ اُون کی تجارت پیشہ، برسوں تک آمبور کے میونسپل چیر مین اور آمبور ایجوکیشنل سوسائٹی کی مجلسِ عاملہ کے رکن رہے۔ اور آمبور میں کئی مشاعرے منعقد کئے۔ اونچی پاٹ دار آواز پائی ہے۔ اکثر نعتیہ اور اصلاحی کلام لکھتے ہیں۔ ''بزمِ نو'' کے کئی مشاعروں میں شرکت کر چکے ہیں۔

حاصل کلام

شاعر نوآز آمبوری کہتے ہیں کہ قرآن مجید ایک ایسی منفرد کتاب ہے جس کی ہر آیت میں کئی نکتے پوشیدہ ہیں۔ اسی لئے اس کا اعجاز دوسری آسمانی کتابوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اس سے کٹ کر زندگی گزارنا بے کیف و بے مزہ ہے لیکن انسانوں کا حال ایسا ہو گیا ہے کہ ان میں سچے اور جھوٹے کو پرکھنا مشکل سا ہوتا جا رہا ہے۔ جس کسی پر اعتبار کیا جائے، وہ دھوکہ باز ہی نکلتا ہے۔

بہترین انسان بننے کے لیے ضروری ہے کہ وہ قول و عمل میں مطابقت پیدا کرے کیوں کہ دین و دنیا کی کامیابی کا دارومدار ان کی نیکیوں اور اچھائیوں پر منحصر ہے۔

شاعر کو اس بات کی پوری امید ہے کہ سارے مسلمان ضرور متحد ہو کر اللہ کی اطاعت و بندگی کر کے اللہ کے مقرب بنیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے، اللہ بھی اس کا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے نزدیک ایک مردِ مومن کا مقام فرشتوں کے سردار حضرت جبرئیلؑ سے بھی بلند ہے۔

شاعر کی زندگی چونکہ خدا کی یاد میں گزرتی ہے اس لئے وہ اللہ کی ہر بخشش و نوازش کو اپنے لئے اعزاز سمجھتا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

صحیفہ	آسمانی کتاب	اعجاز	معجزہ
پوشیدہ	چھپا ہوا	راز	بھید
مدت	زمانہ	ساز	آواز ۔ باجہ
محال	ناممکن	ناساز	ناموافق
رہزن	چور ۔ لٹیرا ۔ ڈاکو	ناز	فخر
سرفراز	سربلند	متحد	متفق
دمساز	دوست ۔ موافق	شاخ	ڈالی
سدرہ	بیری کا درخت	پرواز	اُڑان
یادِ حق	خدا کی یاد	اعزاز	عزت

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:17 PM

II اضداد اپنی کاپی میں لکھیے اور یاد کیجیے:

نیک × بد	پوشیدہ × علانیہ
ساز × سوز	قول × فعل
محال × ممکن	متحد × متفرق

III درجِ ذیل الفاظ کی واحد اور جمع کی پہچان کر کے خالی جدول میں بھرتی کیجیے۔

واحد	جمع	واحد	جمع
صحیفہ	سچے	اقوال	عمل
اعمال	صحیفے	سچا	قول
شاخیں	اعزازات	معیار	آیت
معیارات	آیات	اعزاز	شاخ

واحد	جمع	واحد	جمع

IV صحیح جواب منتخب کیجیے:

(1) کل صحیفوں میں کہاں .... سا اعجاز ہے

(الف) قرآن (ب) تورات (ج) انجیل

(2) .... کا ساز بھی مدت سے کیوں ناساز ہے

(الف) بندگی (ب) موت (ج) زندگی

(3) نیک انسان دین اور .... میں سرفراز ہے

(الف) آخرت (ب) دنیا (ج) قیامت

(4) مردِ مومن عرشِ اعظم کا بھی کرتا ہے ....

(الف) طواف (ب) سعی (ج) استلام

(5) شاخِ سدرہ تک فقط ....کی پرواز ہے۔

(الف) اسرافیل (ب) جبرئیل (ج) میکائیل

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:17 PM

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) کل صحیفوں میں کہاں قرآن سا اعجاز ہے
ایک اک آیت میں پوشیدہ خدا کا راز ہے

(2) یادِ حق میں زندگی گزری ہے جب اپنی نوآزؔ
ہر کرم اللہ کا میرے لئے اعزاز ہے

VI مندرجۂ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) آسمانی کتابوں میں سب سے زیادہ کس کتاب کو اعجاز حاصل ہے؟

(2) زندگی کا ساز مدت سے کیوں ناساز ہے؟

(3) رہزن کون بن گیا؟

(4) نیک انسان بننے کے لئے کون سی صفت اختیار کرنی چاہیئے؟

(5) شاعر نوازؔ کو کس بات کی امید ہے؟

(6) مردِ مومن کا مقام واضح کیجئے؟

(7) اللہ کا کرم بندے کے ساتھ کب ہوتا ہے؟

عملی سرگرمی: عبارت کا اختصار

درجِ ذیل میں ایک عبارت دی گئی ہے۔ اس کا بغور مطالعہ کیجئے اور اس کے اہم نکات کو یکجا کر کے ایک مختصر مضمون بنایئے اور اس کے لئے ایک عنوان بھی دیجئے:

اگسٹینا ایک دن ایک سپاہی کا کھانا لے جارہی تھی کہ راستہ میں ایک خوفناک سین نظر آیا، عین معرکے میں ایک گولہ انداز سپاہی کو گولی لگی اور وہ گر گیا۔ دوسرے سپاہی کھڑے ہیں اور ہمت کرتے ہیں کہ مقتول سپاہی کی جگہ کھڑے ہو کر دشمن کو ادھر آنے سے روکیں۔ مگر بندوق کی گولیاں کیاں زوروں سے برس رہی ہیں کہ آگے بڑھتے ہوئے لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے تھے۔ بہادر اگسٹینا دوڑ کر مقتول سپاہی نے ٹھیک دشمنوں کے نشانے پر رکھا تھا، دیا سلائی لگادی اور آخر معرکے تک اس کا دستِ ہمت شل نہ ہوا اور برابر کام کرتی رہی۔

اختتامِ جنگ پر اگسٹینا کو یہ معلوم ہوا کہ اس نے اپنے شوہر کی جانب سے یہ خدمت ادا کی، جس کی مردہ لاش توپ کے پیچھے پڑی تھی۔ ملک وقوم نے اگسٹینا کی اس خدمت کو نگاہِ عزت سے دیکھا جب تک وہ زندہ رہی۔ سلطنت سے اس کو وظیفہ ملتا رہا۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:17 PM

اکائی 7
سرسری مطالعہ

دلِ ناداں

امیر الضیاء

کچن میں اتنے کام بکھرے ہوئے تھے کہ انہیں ایک گھنٹہ کے اندر سمیٹ لینا تھا۔ آج عائشہ کا ویسے بھی موڈ نہیں بن رہا تھا مگر مجبوری ہتھیار ڈلوا ہی دیتی ہے۔ کام تو ہفتہ میں سات دن بھی کرنا پڑتا تھا۔ مگر جمعہ کے دن اس کی مصروفیات بڑھ جاتی تھیں۔ نوکر تو بہانے بنا کر چھٹی حاصل کر لیتے ہیں۔ مشکل تو مالکن کو ہوتی ہے کہ اسے ہفتے میں ایک دن کی بھی چھٹی نہیں ملتی اور جمعہ کے دن تو وہ پھنس کر رہ جاتی۔ ویسے کام تو وہی روزمرے کا ہوتا تھا۔ مگر جو اصول اس نے وضع کر رکھے تھے اس کے مطابق اسے جمعہ کے دن بارہ بجے سے پہلے کچن سے فارغ ہونا تھا۔ مقررہ وقت سے پہلے کام نپٹانے کی دُھن عائشہ کے ہوش اڑا دیتی تھی۔ نتیجہ میں یومِ جمعہ اس کے لئے ٹینشن کھڑا کر دیتا۔ ویسے بھی ہفتہ کے دوسرے دنوں کے مقابلے میں وہ جمعہ کے دن کوئی اضافی کام نہیں کرتی تھی۔ سارے متوقع کام یا تو پہلے دن کرتی یا دوسرے دنوں کے لئے اٹھا رکھتی۔ دھوبی کو بھی اس نے منع کیا تھا کہ اسے جمعہ کے دن کپڑوں کی گٹھری لا کر مزید مت الجھائے مگر ساری احتیاط کے باوجود آج وہ پھنس کر رہ گئی تھی۔

معمول کے مطابق آج بھی اذان کی روح پرور آواز کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ اذان کے اختتام پر اس نے کسل مندی سے بستر چھوڑ دیا اور ساڑھے چھ تک وہ اپنے مکمل فرائض سے فارغ ہو گئی۔ معاً اسے یاد آیا کہ اس نے اپنے چھوٹے بیٹے ذیشان کے لئے ڈاکٹر سے ساڑھے آٹھ بجے کا وقت لیا تھا۔ چونکہ اسے دو دن سے مسلسل بخار نے پریشان کر رکھا تھا۔ گاؤں سے تقریباً دس کلومیٹر کی دوری پر واقع ہسپتال کے آنے جانے میں اس کے دو گھنٹے ضائع ہو جاتے تھے۔ اس نے پھرتی دکھائی اور ساڑھے نو تک ہسپتال کے چکر سے فارغ ہو گئی۔ گھر پہنچتے ہی اس نے سیدھے باورچی خانے کا رخ کیا۔ وہ جتنی جلدی کام نپٹانے کی کوشش کرتی اتنے ہی کام گلے پڑنے لگتے۔ اس نے سہولت کے لئے ڈبل اور ٹربل برنر والے دو، دو اسٹو رکھ چھوڑے تھے۔ برا ہو ملازموں کا کہ اتنی لاپرواہی سے دودھ ابالتے کہ ٹرپل برنر والے اسٹو کے دونوں برنر بڑی مدھم آنچ دینے لگے تھے۔ اس کی ساری مستعدی کے باوجود کام تیزی سے ہو نہیں پا رہا تھا۔ مگر آج ایک ایسی پارٹی کا انتظام بھی کرنا تھا جسے آج وہ کسی حالت میں اپنے سر لینے کو تیار نہ تھی۔ تبھی اس کی دیوار گیر گھڑی میں بیٹھی چڑیا نے چوں چوں کا شور مچا دیا۔ گیارہ بج چکے تھے۔ ایک گھنٹہ کے اندر اسے بہت سارے کام کرنے تھے۔ دوپہر کے لئے اس نے خاص اہتمام بھی نہیں کیا تھا۔ ویسے بھی رات کو پارٹی تھی ورنہ وہ ہمیشہ جمعہ کی دوپہر کے کھانے میں خاص اہتمام رکھتی تھی۔ کیونکہ اس کے شوہر صرف جمعہ کی دوپہر کا کھانا اس کے ساتھ کھاتے تھے۔ باقی کے چھ دنوں میں وہ فیکٹری میں ہی کھا لیا کرتے تھے۔ جیسے تیسے اس نے دوپہر کا کام نمٹایا، ڈنر کی تیاری کرنے ہی جا رہی تھی کہ گیس ختم ہو گئی۔ آج وہ ذہنی طور پر بہت اپ سیٹ تھی۔ فجر سے اب تک اسے فرصت کا ایک پل نہیں ملا تھا۔ وہ جتنی پھرتی دکھاتی کوئی نہ کوئی اڑچن اسے مزید کچن میں الجھا دیتی۔ وہ کام چور ہرگز نہیں تھی۔ اسے کھانے کی نئی نئی ترکیبیں آزمانے کا بہت شوق تھا۔ وہ ملازموں کی موجودگی میں شوقیہ کھانے بنانے کی مشق کرتی رہتی مگر شوق جب مجبوری بن جائے تو گراں لگنے لگتا ہے۔ یہی حال عائشہ کا تھا۔ پہلے پہل جب وہ نئی نئی خانہ داری سے منسلک ہوئی تو

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:18 PM

مزید اراور نئی ڈشیں بنانے کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ ملازم روزمرہ کے کھانے بنانے میں مصروف رہتے۔ وہ نئی نئی ترکیبیں آزماتی رہتی۔ تبھی اسے شدت سے احساس ہونے لگا کہ ملازموں پر چھوڑا جانے والا باورچی خانہ کس قسم کا ہوتا ہے اور ان کے بنائے ہوئے کھانوں کا ذائقہ الگ رہا اور صفائی کتنی رہتی ہے۔ ملازموں کا مطمحِ نظر تو صرف ایک ہوتا ہے کہ کام جلد سے جلد ختم ہو جائے۔ چاہے آندھی آئے یا طوفان، بس وہ فارغ ہو جائیں۔ حفظانِ صحت کے اصولوں پر کھانا بنانا تو درکنار، انہیں صفائی کا دھیان بھی نہیں رہتا۔ نہ پکائے جانے والے برتن صاف دھلے ہوئے ہوتے ہیں، نہ گوشت اور سبزیاں پاک صاف دھو کر پکائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ کھانا بنانے کے دوران کوئی ملازمہ تمبا کو سے شوق فرماتی ہے تو کوئی اپنا سر کھجلاتے ہوئے روٹیاں بناتی ہے۔ وہ شروع سے نفاست پسند تھی جب اسے پتہ چلا کہ ملازموں کے کام کرنے کا یہ ڈھنگ ہوتا ہے تو اس کی سمجھ میں آ گیا کہ کبھی کھانے سے بال کیوں برآمد ہوتا ہے اور کبھی سالن میں گوشت کی بساندھ تک کیوں نہیں جاتی۔ تب سے اس نے شوقیہ پکانے کے بجائے پکوان کی ساری ذمہ داری اپنے سر لے لی اور ماما کو برطرف کر دیا۔ اب جہاں پاک صاف اور خوش ذائقہ کھانے ملنے لگے وہیں عائشہ پابندِ سلاسل ہو کر رہ گئی۔ شوقیہ کھانے بنا کر داد وصول کرنا الگ بات ہے اور سارا بوجھ اٹھانا الگ بات ہے۔ اب وقت اس کا محتاج نہیں تھا بلکہ وقت کی وہ محتاج بن کر رہ گئی تھی۔ اب حال یہ ہو گیا تھا کہ نہ وہ ملازموں کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا پسند کرتی۔ نہ ملازم اس کی عائد کردہ پابندیاں برداشت کرتے۔ اپنے ساتھ ساتھ اس نے سارے گھر والوں کی عادتیں بگاڑ لیں تھیں۔ عائشہ کے شوہر اور اس کے دونوں بچے بھی اس بات کے عادی ہو گئے تھے۔ اب اس کا شوق اس کی مجبوری بن کر رہ گیا تھا۔ جب تک اس کی ذہنی رو نہ بھٹکتی وہ مزے سے کام نمٹاتی رہتی اور شدید ذمہ داری کے احساس کے ساتھ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کرتی رہتی، مگر کبھی کبھار اس پر دورہ سا پڑ جاتا اور وہ خیالوں کی دنیا میں کھو جاتی اور جو خواب اس نے بچپن سے لے کر جوانی تک دیکھے تھے اس کی تعبیر ڈھونڈنے بیٹھ جاتی۔ اسے طبی تعلیم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ اس نے کتنی ہی بار سپنوں میں خود کو لیڈی ڈاکٹر کے روپ میں دیکھا تھا مگر وہ تو ایک ایسی چڑیا تھی جس کے پر اُڑنے سے پہلے ہی کتر دئے گئے تھے۔ سماجی بندھنوں اور روایتی قدروں نے اس کی معصوم تمناؤں کو کچل کر رکھ دیا تھا۔ اپنی ناکام تمناؤں کا جنازہ خود اپنے کاندھوں پر اٹھا کر بھی اس نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا اور خود کو اسی ماحول میں غرق کر لیا جس میں اسے زبردستی دھکیل دیا گیا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ عائشہ کا شوق اپنی موت آپ مرتا گیا اور وہ اپنی موجودہ زندگی کی رہ گذر پر بڑھتی چلی جا رہی تھی جس میں اس کے اندازے کے مطابق صرف سنگ ریزے ہی نہیں خوب صورت کہکشاں بھی تھی مگر اتنے برسوں بعد آج اچانک ماضی کا کوئی در کھل گیا اور برسوں سے بند کمرے کے اندر بسی ہوئی گرم ہوا کا جھونکا اپنی شدت کا احساس دلا گیا۔۔ تب ہی اس کے بیس سالہ بیٹے کاشان نے ٹینیس بال اس کی نظروں کے سامنے لا کر گھماتے ہوئے کہا۔ ''امی پلکیں جھپکائیے، کب سے بلا رہا ہوں، آپ کہاں کھو گئیں تھیں؟ میں تو تمہاری نظروں کے سامنے ہوں بیٹا، میں بھلا کہاں کھو سکتی ہوں۔ عائشہ نے پھیکی سی ہنسی ہنس کر کہا۔ ''سچ سچ بتائیے امی، میں نے آپ کو کبھی اس قدر کھویا ہوا نہیں دیکھا۔ کیا سوچ رہی تھیں آپ''؟ کاشان نے اپنی ماں کے پہلو میں بیٹھے ہوئے کریدا۔ اپنے بیٹے کے معصوم تجسس کا صحیح جواب دینا ہی اس نے مناسب سمجھا۔ تم نے دیکھا کاشان آج صبح جب ہم ذیشان کو لے کر ہسپتال پہنچے تو میڈیکل کالج کی بس سے کتنی لڑکیاں اتری تھیں، شاید آخری سال کی طالبات تھیں۔ سفید کوٹ پہنے، گلے میں سیتھیسکوپ لٹکائے ہشاش بشاش چہرے لئے اپنے اپنے گروپ کے ساتھ شانِ بے نیازی سے بڑھتی چلی جا رہی تھیں، کتنا اعتماد تھا ان کے قدموں میں اور پھر جب ہم اسپتال کے اندر پہنچے تو چلڈرنس کیریونٹ میں آٹھ دس لیڈی ڈاکٹرس نے اپنے اپنے ٹیبل کے آگے کرسیاں لگائے کتنے باوقار انداز سے بیٹھی ہوئی تھیں۔ تم نے دیکھا کاشان وہ بھی بالکل میری ہی عمر کی عورتیں تھیں مگر وہ مجھ سے کتنی مختلف زندگی گذار رہی ہیں۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:19 PM

نہ انہیں گھر سنبھالنے کی فکر، نہ کھانا بنانے کی جھنجھٹ؟ عائشہ نے افسردہ لہجے میں اپنی بات پوری کی۔ ''مگر امی! ڈاکٹر بننا ہی کسی کی زندگی کی معراج نہیں ہوتی اور پھر ان کے اپنے بھی، پتہ نہیں کتنے پرابلمز ہوں گے۔'' کاشان نے بردباری سے کہا۔ ''جانتی ہوں میرے ذوق کی تسکین کا سامان اب نہیں ہوسکتا مگر اس کے علاوہ بھی میری کچھ پسندیدہ ہابیز تھیں۔ مگر میں اب اپنے کسی بھی شوق کی تکمیل کے لئے وقت نہیں نکال سکتی''۔ کیا عورت صرف کھانا ہی بنا سکتی ہے کچھ اور نہیں کرسکتی؟ عائشہ نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔ دراصل وہ روٹین سے تنگ آ گئی تھی۔ ''امی، آپ کچن میں مت جائیے ہم اپنی پرانی ماما کو واپس بلا لیتے ہیں۔ وہ جیسا بھی بنائے گی ہم نخرے نہیں دکھائیں گے۔'' کاشان نے ماں کی دلجوئی کی۔ تب ہی عائشہ کے شوہر عدنان نے ماں بیٹے کو سنجیدہ موضوع پر گفتگو کرتے دیکھا۔ عائشہ کی نظر جیسے ہی اپنے شوہر پر پڑی۔ اس نے بلا جھجک کہہ دیا۔ عدنان! کیا مری زندگی کا یہی مصرف ہے کہ ساری عمر میں خانہ داری کے جھنجٹ میں الجھی رہوں۔ اس سے ہٹ کر میرا کوئی مصرف نہیں؟۔ عدنان کو عائشہ کا دکھی لہجہ بے حد متاثر کر گیا۔ ہنستی، مسکراتی، گھنٹوں کا کام منٹوں میں نمٹاتی۔ تپش سے بھرپور عائشہ کا یہ روپ ان کی آنکھوں سے اوجھل تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ گھر کو بہترین طریقے سے سنبھالنے، شوہر کی دلجوئی کرنے اور بچوں کی صحیح ڈھنگ سے پرورش کرنے کے علاوہ بھی اس کے کچھ شوق ہو سکتے ہیں۔ وہ عائشہ کے شاکی نہیں تھے۔ انہیں افسوس تھا کہ انہوں نے اسے عورت ہونے کی یہ سزا دی کہ اس کی جائز خواہشوں کی تکمیل کا کوئی موقع فراہم نہیں کیا۔ اس قدر اپنی وفا شعار بیوی سے بے پرواہی برتی کہ خود اسے اپنا حق مانگنا پڑا۔ انہوں نے ندامت بھرے لہجے میں عائشہ کو مخاطب کیا۔ ''بے شک مجھ سے زیادتی ہوئی مگر اب بھی وقت ہے کہ تم اپنے پسندیدہ مشغلوں میں دلچسپی لو اور میں تمہاری بہترین خدمات کے اعتراف میں تمہارے ساتھ ہر ممکن تعاون کروں۔''

عدنان کے اعتراف نے گویا عائشہ کے من میں ہلچل مچا دی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کون سے شوق کی ابتداء سب سے پہلے کرے؟ وہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر اپنی تشنہ تمناؤں کی تکمیل میں جٹ گئی۔ زندگی میں اپنی پسند کے رنگ بھرنے کا زمانہ تو اب آیا تھا۔ اپنے انداز سے اس نے بہت خوب صورت رنگوں کا انتخاب کیا اور رنگ آمیزی کرنے لگی۔ تعلیم حاصل کرنے کا زمانہ تو اب نہیں رہا تھا مگر وہ اب بھی بہت کچھ کر سکتی تھی۔ اس نے سب سے پہلے انٹیریر ڈیکوریشن کورس کیا اور گھر کے کونے کونے کو سجانے لگی۔ نتیجہ میں اس کے گھر کی شکل ہی الگ نکل آئی۔ کچھ دن تک اس شوق کو لے کر طرح طرح کے تجربے کرتی رہی پھر اس کام سے بھی اکتاہٹ ہونے لگی۔ اب اس نے اپنے شوق کو گارڈننگ کی طرف موڑا۔ اور دن بھر مالی کے ساتھ ہلکان ہوتی رہی۔ چھ مہینے کی لگن نے اس کے چمن کو گلزار بنا دیا، جو بھی دیکھتا اس کے ذوق کی داد دئے بغیر نہیں رہتا مگر مطمئن وہ اب بھی نہیں تھی۔ دل کے کسی کونے میں کسک سی ہونے لگتی اور موجودہ شوق سے اکتاہٹ ہونے لگتی۔ کچن کی طرف سے تو وہ مطمئن ہو چکی تھی۔ نئی ماما اس کی مرضی کے مطابق کام کرنے میں اس کی معاون ثابت ہو رہی تھی۔ عدنان کے تعاون سے اتنی اچھی نوکرانی کا انتظام ہوسکا تھا۔ شوہر کی اعانت نے اس کی خوابیدہ تمناؤں کو جھنجھوڑ کر جگا دیا تھا۔ ایک کے بعد دوسرا شوق اسے پل بھر بیٹھنے نہیں دیتا۔ کبھی کاغذ اور قلم لے کر کہانیوں کا تانا بانا بُننے بیٹھ جاتی۔ کبھی جیولری ڈیزائن کرنے بیٹھ جاتی۔ وہ بہت اچھی ڈیزائنر بھی تھی۔ مگر افسوس تو یہ تھا کہ وہ اپنے مشغلوں میں کھو کر بھی مطمئن نہیں تھی۔ کہیں نہ کہیں کچھ کمی تھی۔ یا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ بھی نہیں کا احساس کچوکے لگاتے رہتا۔ اس کی ساری شگفتگی پژمردگی میں بدلنے لگی تھی۔ ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مصداق اس کی بے چینی میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ جب وہ پابندِ سلاسل تھی تب بھی افسردہ تھی، اب جب کہ کھلی جگہ میں سانس لینے لگی ہے تب بھی بے چین کیوں ہے؟ یہ لاینحل معمہ اسے سخت مضطرب کر رہا تھا۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:20 PM

اس بے چینی میں اس نے پاس رکھی ہوئی ایک کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ کافی دیر تک پڑھتی رہی۔ پھر اچانک اس کی نظر کتاب کے ایک کونے پر جم کر رہ گئی جہاں ایک حدیث درج تھی۔ ''میں نے سکون کو جنت میں رکھ دیا ہے، اسے لوگ دنیا میں تلاش کر رہے ہیں۔'' اس کی بے چینی کو ایک دم قرار آ گیا۔ وہ مطمئن ہو کر باقی ماندہ زندگی کی دوڑ میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو گئی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

دلِ ناداں	:	ناسمجھ دل	کچن	:	باورچی خانہ
ٹینشن	:	ذہنی تناؤ	اضافی کام	:	زائد کام
روح پرور آواز	:	دل کو خوش کرنے والی آواز	کسل مندی	:	سستی
معا	:	فوراً	مستعدی	:	پھرتی۔ چستی
سہولت	:	آسانی	فیکٹری	:	کارخانہ
ڈنر	:	رات کا کھانا	ملازم	:	نوکر
ذائقہ	:	مزہ	حفظانِ صحت	:	صحت کے اصول
برطرف کرنا	:	معزول کرنا۔ نوکری سے نکالنا	پابندِ سلاسل ہونا	:	قید ہو جانا
معصوم تمنا	:	بھولی بھالی آرزو	سنگ ریزے	:	کنکریاں
ندامت	:	شرمندگی	مطمئن	:	پرسکون
مشغلہ	:	مصروفیت	ڈیکوریشن	:	آراستہ کرنا
شگفتگی	:	خوشی کا احساس	پژمردگی	:	اداسی
مضطرب	:	پریشان			

ہشاش بشاش ہونا (محاورہ) : بہت زیادہ خوش ہونا

II مختصر جوابات لکھئے:

(1) عائشہ نے گھریلو کاموں کے کیا اصول بنا رکھے تھے؟

(2) عائشہ ملازموں سے کیوں بیزار تھی؟

(3) عائشہ کو کیا شوق تھا؟

(4) عائشہ نے فرصت کے اوقات گزارنے کے لئے کیا کیا؟

(5) سب کچھ رہ کر بھی عائشہ پریشان کیوں تھی؟

(6) عائشہ کی پریشانی کا حل کیا تھا؟

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:20 PM

III درجِ ذیل ضرب الامثال کا ترجمہ اردو زبان میں کیجئے اور انہیں اپنی کاپی میں لکھئے:

(1) A bad news travels fast.
(2) A drowning will catch a straw.
(3) All is well that ends well.
(4) All things come to those who wait.
(5) Anger is a sworn enemy.
(6) As long as life, there is hope.
(7) As the people so the proverb.
(8) Be just before you are generous.

اشتہار (Advertisement)

دیے گئے اشاروں کی مدد سے اشتہار بنانا

اشتہار کاروبار میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ اشتہار کم الفاظ والے، جاذبِ نظر، دلکش اور معنی خیز ہونا چاہئے، جو گاہک کو آسانی سے متوجہ کر سکے۔ اشتہار بنانے کا طریقہ : پہلے ایک خانہ بنائیں۔ اس کے اندر دیے گئے اشاروں کو مناسب طریقے سے جوڑیں۔ جس چیز کو مشتہر کرنا ہو، اسے جلی حروف میں دیں۔ فون نمبر اور پتہ کو بھی الگ خانہ میں دیں تو بہتر رہے گا۔ اہم نکات کو مزین کریں۔

اشارے: ٹاٹا کمپنی کی جدید ایجاد — شمسی توانائی سے چلنے والی کار (سولار کار) — ہندوستانی سڑکوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے
بکنگ — مناسب اور واجبی دام — رابطہ نمبر: 9098714567

➤ ہندوستانی سڑکوں کو مدنظر رکھتے ہوئے
➤ مناسب اور واجبی داموں پر دستیاب

اب پٹرول اور ڈیزل سے چھٹکارا پایئے۔
ٹاٹا کمپنی کی جدید ایجاد

سولار کار

رابطہ نمبر: 9098714567

بکنگ کا آغاز

درجِ بالا نمونہ کی روشنی میں نیچے دیے ہوئے اشاروں کی مدد سے ایک اشتہار بنایئے:

اشارے: نیو ملینیم بائیک — خوشنما — آرام دہ سواری — مناسب اور واجبی قیمت
بکنگ کا آغاز — رابطہ نمبر 9894997747 — ڈیلر: کمار اینڈ کو نمبر 16، پدوپالیم۔ سیلم

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:21 PM

صفت کی تعریف اور اس کی قسمیں

قواعد

اعادہ

پچھلے اسباق میں ہم نے صفت کی تعریف اور اس کی اقسام سے متعلق مختصر طور سے معلومات حاصل کی تھیں۔ ان میں سے چند قسموں پر روشنی ڈالیں گے۔

صفاتِ نسبتی (Relative Adjectives)

جو صفتیں کسی دوسری چیز یا مقام سے کسی اسم یعنی اپنے موصوف کا لگاؤ اور تعلق ظاہر کریں، ان کو صفاتِ نسبتی کہتے ہیں۔ جیسے مدراسی لڑکا، آسمانی مصیبت، پہاڑی پھول

صفاتِ عددی (Adjectives of Number)

وہ صفتیں ہیں جو کسی اسم کی تعداد یا ترتیب کو ظاہر کریں۔ جیسے پانچ کتابیں، پہلا سوال، پانچویں جماعت، دسواں لڑکا وغیرہ۔

صفاتِ عددی دو طرح کے ہوتے ہیں (1) معین (2) غیر معین

معین (Defined)

وہ عدد ہیں جن سے کسی چیز کی تعداد کا صحیح پتہ چلے۔ جیسے: آٹھویں منزل۔

غیر معین (Undefined)

وہ عدد ہے جس سے کسی چیز کی تعداد کا صحیح پتہ نہ چلے۔ جیسے: تمام کتابیں، کل روپے، سارا غم، چند روٹیاں وغیرہ

اسمِ عدد اور صفتِ عددی میں فرق :

اسمِ عدد چیزوں کی تعداد کو ظاہر کرتا ہے اور صفتِ عددی سے ترتیب معلوم ہوتی ہے۔

جیسے چار پانچ اسمِ عدد ہیں اور چوتھا، پانچواں صفتِ عددی ہیں۔

نوٹ : اسمِ عدد جس لفظ کے ساتھ آئے اسے معدود کہتے ہیں جیسے پانچ کتابیں اس میں پانچ عدد ہے اور کتابیں معدود۔

صفاتِ مقداری (Adjectives of Quantity)

وہ صفتیں ہیں جو کسی چیز کی مقدار کو ظاہر کریں جیسے ایک مٹھی چاول۔ پیالی بھر گھی۔ چلّو بھر پانی۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:21 PM

صفاتِ ضمیری (Demonstrative)

وہ الفاظ جو صفت اور ضمیر دونوں کے معنی میں استعمال کئے جائیں، صفاتِ ضمیری کہلاتے ہیں۔ جیسے فلاں، کون سا، کئی، ایسا، سب، ہر

نوٹ : صفت جس اسم کے ساتھ آئے اسے موصوف۔ اردو میں عام طور پر صفت پہلے اور موصوف اس کے بعد آتا ہے لیکن کبھی اس کو الٹا بھی کر لیتے ہیں جیسے پانی ٹھنڈا ہے۔ موسم گرم ہے، ایسی صورت میں صفت خبر واقع ہوتی ہے۔

سوالات:

(1) ان مثالوں پر غور کر کے بتاؤ کہ اس میں کون سی صفت استعمال کی گئی ہے؟

مدراسی لڑکا   پہاڑی پھول   سمندری مچھلی

(2) صفات عددی کی تعریف کرتے ہوئے مثالیں لکھئے؟

(3) اسم عدد اور صفتِ عددی کا فرق واضح کرو۔

(4) صفات مقداری کسے کہتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کیجئے۔

(5) صفت جس اسم کے ساتھ آئے، اسے کیا کہتے ہیں؟

سچ

سچ آئینہ، سچ آئینہ   سچ مچ، سچ ہیرے کا نگینہ
سچائی دنیا کی زینت   سچائی جنت کا زینہ
جس دل میں سچائی ہوگی   آ نہیں سکتا اس میں کینہ
جوں ہی سچ کا سورج نکلے   آئے نکل جھوٹے کو پسینہ
سچ سے ملے راحت ہی راحت   سچائی خوشیوں کا خزینہ
جھوٹ سے دل کی دنیا کالی   سچ کے نور سے روشن سینہ
سچا رب کا پیارا حافظ
سچے سے خوش شاہِ مدینہ

(حافظ باقوی)

اللہ کے رسول ؐ نے فرمایا کہ سچ کو لازم پکڑو، یقیناً سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ صدق (سچائی) اطمینان اور دل جمعی کا باعث ہے اور جھوٹ شک وشبہ میں ڈالنے والا ہے۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:21 PM

اکائی 8

حصّۂ نظم

قصیدہ در مدحِ عالم گیر ثانی

مرزا محمد رفیع سوداؔ

قصیدہ کی تعریف

قصیدہ اس نظم کو کہتے ہیں جس میں کسی کی مدح یعنی تعریف کی جائے اسے مدحیہ قصیدہ کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے قصیدے میں ہجو یعنی برائی کی جاتی ہے، اسے ہجویہ قصیدہ کہتے ہیں۔ غزل کی طرح قصیدہ کا پہلا شعر بھی مطلع کہلاتا ہے اور آخری شعر مقطع۔

شاعر کا تعارف

مرزا محمد رفیع سوداؔ میں دہلی پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مرزا محمد شفیع تھا جو کابل سے ہندوستان آئے تھے، آپ نے دہلی میں تعلیم و تربیت پائی۔ شاعری میں شاہ حاتم کے شاگرد ہوئے۔ پہلے فارسی میں شعر کہتے تھے۔ لیکن بعد میں خان آرزو کے مشورہ سے اردو میں کہنا شروع کیا۔ آپ شاہِ عالم بادشاہ کے استاد ہوئے۔ نواب آصف الدولہ نے آپ کو ملک الشعراء کا خطاب دیا اور چھ ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ 1780ء میں لکھنؤ میں آپ کا انتقال ہوا۔

مرزا سوداؔ نے قدرتاً طبیعت نہایت شگفتہ پائی تھی۔ مزاج میں شوخی و ظرافت تھی۔ میرؔ کا کلام ”آہ“ اور مرزا کا ”واہ“ مشہور ہے۔ ”کلیاتِ سوداؔ“ دو جلدوں میں شائع ہو گئی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

(۱) اس قصیدے میں حضرت سلیمانؑ کے وزیر آصف کے ساتھ ممدوح (عالم گیر ثانی) کے وزیر کے نام کی مماثلت دکھا کر تعریف کی گئی ہے۔

(2) ایک شعر میں صنعت ”تضاد“ بھی ہے یعنی پہلے مصرع کا لفظ ”خلق“ ، ”خالق“ کی ضد ہے۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:22 PM

رکھے ہمیشہ تری تیغ، کارِ کفر تباہ
بہ حق اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ نامِ پاک کہ کہتے ہیں جس کو عالم گیر
خدا ہمیشہ رکھے زیب و زینتِ افواہ

بجا ہے تجھ کو سلیمانؑ جلال اگر کہئے
کہ ہے وزیر کا تیرے خطاب آصف جاہ

عُلوّ مرتبہ تیرا نظر کرے جو کوئی
رہے فلک ہی کو اس کی بہ رنگِ شمع نگاہ

جہاں پناہ! تری در گہ عدالت میں
کسی کو دیوے اذیت کوئی معاذ اللہ

کرم بھی اتنا ہی تیرا ہے خلق کے اوپر
کہ اب وفور سے خالق ہی جس کے ہے آگاہ

کرے ہے عرض یہ سوداؔ، جناب اقدس میں
زمانہ چاہے تھا ، مجھ کو رکھے بہ حال تباہ

بس اب جہاں میں کوئی خوش نصیب ہے مجھ سا
امید جس کی بَر آئی ہو اتنی خاطر خواہ

غرض کروں ہوں دعائیہ پر میں ختم سخن
ادب کی مرضی ہے، طولِ کلام ہو کوتاہ

الٰہی ! تا ہوں جہاں، تو ہو اور دنیا ہو
جہاں کی خوبی ہے تو، اے جہانیوں کی پناہ

حاصل کلام

شاعر سوداؔ اس قصیدے میں عالم گیر ثانی بادشاہ کی تعریف کرتے ہوئے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ کلمۂ شہادت کی برکت سے تیری تیز دھار تلوار کفر کی طاقت کو تباہ و برباد کردے۔ یہ پاکیزہ نام جسے عالم گیر سے یاد کیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے تذکرے کو لوگوں کی زبانوں میں ہمیشہ باقی رکھے۔

اے بادشاہ عالی شان! تجھے اگر اس وقت کا سلیمان بھی کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ جو تیرے وزیر کا خطاب حسن اتفاق سے آصف جاہ ہی ہے جو کہ حضرت سلیمانؑ کے وزیر کا نام نامی تھا۔ تیرا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ آسمان کی رفعت نظر آتی ہے۔ بادشاہِ جہاں پناہ! تیرے دربار میں عدل و انصاف کا ایسا دور دورہ ہے کہ کوئی کسی کو تکلیف پہنچائے۔ اللہ کی پناہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تیری مہربانیاں رعایا پر اتنی زیادہ ہیں کہ خالق (اللہ تعالیٰ) ہی اس سے واقف ہے۔ سوداؔ آپ کے دربارِ عالی میں یہ عرض کرتا ہے کہ زمانے نے مجھے تباہ حال رکھنا چاہا لیکن آپ سے منسلک ہو کر میری آرزوئیں اتنی پوری نہیں ہوئی ہیں کہ مجھ جیسا خوش نصیب شاید ہی کوئی ہوگا۔

الغرض میں دعا پر اس قصیدے کو ختم کرتا ہوں کہ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ بات لمبی نہ ہو بلکہ اسے مختصر کر دی جائے۔ اے اللہ! جب تک یہ دنیا رہے۔ اس انصاف پسند بادشاہ کا نام باقی رہے۔ اے سارے جہانیوں کو پناہ دینے والے! تیری ہی تعریف پر ہم بات ختم کرتے ہیں۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:22 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے

تیغ	وہ تلوار جس کے دونوں طرف تیز دھار ہو	تباہ	برباد
کارِ کفر	کفر کی کارستانیاں، کفر کی شرارتیں، کفر کے فتنے	فلک	آسمان
بہ حق	طفیل سے، برکت سے	افواہ	فوہ کی جمع یعنی منہ
زیب و زینت	آراستگی، سجاوٹ	بجا ہے	بالکل ٹھیک ہے
علوِ مرتبہ	مرتبہ کی بلندی	جہاں پناہ	بادشاہ، حاکمِ وقت
بہ رنگِ شمع	موم کی بتی کے رنگ میں۔ چراغ کے رنگ میں	درگہِ عدالت	انصاف کا دربار
اذیت	تکلیف	معاذ اللہ	اللہ کی پناہ
کرم	مہربانی۔ سخاوت۔ بخشش	خلق	مخلوق
وفور	زیادتی، افراط	خالق	پیدا کرنے والا۔ اللہ
آگاہ	واقف	بہ حالِ تباہ	بربادی کے حال میں
امید بر آنا (محاورہ)	امید پوری ہونا۔ آرزو پوری ہونا	خوش نصیب	خوش قسمت
خاطر خواہ	دل کی چاہت کے موافق، خواہش کے مطابق	سخن	بات، شعر
طویل کلام	لمبی بات	کوتاہ	مختصر
خوبی	بھلائی۔ اچھائی	پناہ	امن، حفاظت، نگرانی
جہانیوں	ساری دنیا میں گھومنے پھرنے والے		

II اضداد اپنی کاپی میں لکھیے اور یاد کیجیے:

کفر	×	ایمان	خالق	×	مخلوق
پاک	×	ناپاک	خوش نصیب	×	بدنصیب
ا	×	بے جا	امید	×	ناامید
جلال	×	جمال	ادب	×	بے ادب
علو	×	پستی	کوتاہ	×	کشادہ
فلک	×	زمین	دنیا	×	آخرت
اذیت	×	اذیتیں			

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:22 PM

III درجِ ذیل میں واحد اور جمع دیا گیا ہے اپنی کاپیوں میں لکھ کر یاد کیجیے۔

وزیر	وزراء	خطاب	خطابات
فلک	افلاک	اذیت	اذیتیں
زمانہ	زمانے	امید	امیدیں
ادب	آداب	جہانی	جہانیاں

واحد	جمع	واحد	جمع

IV صحیح جواب منتخب کیجیے:

(1) رکھ ہمیشہ تیری........................... کارِ کفر تباہ

(الف) تیغ (ب) خنجر (ج) برچھی

(2) یہ نام پاک کہ کہتے ہیں جس کو.....................

(الف) کف گیر (ب) عالم گیر (ج) دستگیر

(3) بجا ہے تجھ کو .... جلال اگر کہیے

(الف) یوسفؑ (ب) موسیٰؑ (ج) سلیمانؑ

(4) ....مرتبہ تیرا نظر کرلے جو کوئی

(الف) علو (ب) غلو (ج) جلو

(5) کرے ہے عرض یہ......................... جناب اقدس میں

(الف) میرؔ (ب) داغؔ (ج) سوداؔ

(6) عرض کروں ہوں .... پر میں ختم سخن

(الف) علو (ب) غلو (ج) جلو

(7) کرم بھی اتنا ہی تیرا ہے..................کے اوپر

(الف) رازق (ب) خالق (ج) مالک

(8) جہاں کی .... ہے تو، اے جہانیوں کی پناہ

(الف) خودی (ب) خوبی (ج) خامی

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:22 PM

V خالی جگہ بھرتی کیجیے:

(1) رکھے ہمیشہ تری تیغ ....

.... اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(2) عُلو مرتبہ تیرا نظر کرے ....

........................ہی کو اس کی بہ رنگِ شمع نگاہ

(3) زمانہ چاہے تھا، مجھ کو رکھے ....

امید جس کی ....اتنی خاطر خواہ

(4) .... دعائیہ پر میں ختم سخن

ادب کی مرضی ہے ....ہو کوتاہ

(5) الٰہی! ....تو ہو اور دنیا ہو

جہاں کی خوبی ہے تو،........................ کی پناہ

VI بحوالۂ متن تشریح کیجیے:

(1) یہ نامِ پاک کہ کہتے ہیں جس کو عالم گیر

خدا ہمیشہ رکھے زیب و زینتِ افواہ

(2) بجا ہے تجھ کو سلیمانؑ جلال اگر کہیے

کہ ہے وزیر کا تیرے خطاب آصف جاہ

(3) جہاں پناہ! تری درگہ عدالت میں

کسی کو دیوے اذیت کوئی معاذ اللہ

VII سوالات کے جوابات لکھیے:

(1) شاعر سوؔدا نے بادشاہ کی تلوار کے ذریعہ کفر کی طاقت کو ختم کرنے میں کس کی برکت کا تذکرہ کیا ہے؟

(2) شاعر نے بادشاہ کو سلیمان وقت کہنے کی کیا وجہ بتائی ہے؟

(3) کس بات کا شاعر نے معاذ اللہ کہہ کر انکار کیا ہے؟

(4) بادشاہ کی کرم فرمائیوں سے کون بہتر آگاہ ہے؟

(5) سوؔدا شاعر اپنے آپ کو کیوں خوش نصیب سمجھتا ہے؟

(6) شاعر کی نگاہ میں ادب کا تقاضا کیا ہے؟

(7) آخری شعر میں شاعر خدا سے کیا التجا کرتا ہے؟

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:23 PM

اکائی 8

حصّۂ نثر

پچھتاوا ۔ ڈراما

کے۔فرحت جبین

سیکھنے کے مقاصد

- راستوں میں اور سواری چلاتے ہوئے موبائل فون استعمال نہ کرنے کی تاکید کرنا
- انٹرنٹ کے صحیح استعمال کے فوائد کو اجاگر کرنا
- فون چارج میں رکھ کر استعمال کرنے کے نقصانات کو سمجھانا
- بڑوں کی نصیحتوں پر عمل کرنے کے جذبہ کو ابھارنا
- ''پچھتاوا'' زندگی میں ایک نیا موڑ لاتا ہے'' اس کی طرف توجہ دلانا

ڈرامہ کی تعریف

کسی واقعہ کو لے کر ترتیب کے ساتھ اس کی کڑیاں تیار کرنا اور فن کارانہ انداز میں ہر کردار اپنے مکالموں اور اداکاری کے ذریعہ ڈرامہ میں جان ڈالنا۔ ڈراما کہلاتا ہے۔

ادب میں شاعری کے بعد ڈرامے کا مقام ہے۔ ڈرامہ میں کردار، مکالمے اور اداکاری کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے۔

کردار

صبیحہ		صبیحہ کے تین بیٹے	: (عمار۔حنین۔حارث)
عطیہ	: صبیحہ کی بڑی بہن	مزمل	: عطیہ کا بیٹا

(پہلا منظر)

سہانا موسم تھا۔ آسمان پر بادل منڈ لا رہے تھے ۔ ایسامحسوس ہو رہا تھا گویا ابھی برس پڑیں گے ۔ عطیہ اپنے خیالوں میں گم ، سوئٹر بن رہی تھی۔ سردیوں کی آمد تھی۔ عطیہ کی یہ عادت تھی کہ موسم سرما کی آمد سے پہلے وہ اپنے بچوں کے لئے گرم پوشاک خود اپنے ہاتھوں سے تیار کر لیتی تھی۔ بڑی جہاں دیدہ عورت تھی، اللہ نے ہر چیز سے نوازا تھا۔ اس کی قابلیت اور ہنرمندی کا ہر کوئی قائل تھا۔ اپنی اولاد کی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہوئی۔ اس کی تین اولادیں تھیں، دولڑکیاں اور ایک لڑکا۔ دونوں لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلا کر معزز گھرانے میں بیاہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکی تھی۔ جب کہ بڑا لڑکا مزمل ایک کامیاب انجینیر بن کر اعلیٰ عہدے پر فائز تھا۔ عطیہ اپنے ہی خیالوں میں گم، کام میں مشغول، تب ہی اسے مزمل کی آواز سنائی دی۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:23 PM

مزمل : امی جان! میں باہر جا رہا ہوں، دروازہ بند کر لینا۔

عطیہ : رک جا بیٹا، مجھے بھی بازار جانا ہے، ایسا کر مجھے تمہاری خالہ کے گھر ڈراپ کر دے۔ صبیحہ سے مل کر کئی دن ہو گئے ہیں، اس کے ساتھ مل کر بازار چلی جاؤں گی۔

مزمل : ٹھیک ہے امی! ذرا جلدی آنا۔

عطیہ : ابھی تیار ہو کر آجاتی ہوں، عطیہ برقعہ اوڑھ فٹافٹ باہر نکل آتی ہے۔

مزمل : ماشاءاللہ امی جان، چستی پھرتی میں آپ لاجواب ہیں (عطیہ زیرِ لب مسکرا دیتی ہے)

مزمل کی گاڑی ہائی وے میں بڑی تیزی سے فراٹے بھرتی ہوئی جا رہی تھی، جوں ہی گاڑی محلّہ کے اندر داخل ہوتی ہے، لوگوں کے ہجوم میں مزمل کو گاڑی کی رفتار دھیمی کرنی پڑی۔ تنگ گلیوں میں لوگ اپنے ہی خیالوں میں مست ہاتھوں میں موبائل فون تھامے جا رہے تھے۔ کوئی کسی سے بات کر رہا تھا، تو کوئی میسج فارورڈ کر رہا تھا۔ کوئی Chat کر رہا تھا، کوئی میسج پڑھ کر مسکرا رہا تھا، کسی کو اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ یہ سڑک ہے یہاں پر ادھر اُدھر دیکھ کر چلنا چاہئے۔ سڑک کے اصولوں کا پابند ہونا چاہئے۔ یہ سب دیکھ کر عطیہ کو بڑی پریشانی ہو رہی تھی۔ اس نے مزمل سے کہا۔

عطیہ : بیٹا دیکھو، زمانہ کتنا خراب ہو گیا ہے، لوگوں کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ وہ سڑک کے اصولوں کی پابندی کریں، ہر کوئی اس طرح منہ اٹھائے چلے جا رہے ہیں۔ بھلا کیا ضرورت تھی کہ راہ چلتے ہوئے فون استعمال کریں۔ اس نے مزمل سے کہا۔

مزمل : امی جان! آج کل انٹرنٹ کا زمانہ ہے، دنیا سکڑ چکی ہے۔ اس چھوٹی سی چیز سے دنیا بھر کی معلومات پل بھر میں موصول ہوتی ہیں۔ یہ بڑی کام کی چیز ہے، امی جان اگر انسان اس کا صحیح استعمال کرے تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔

عطیہ : وہ تو ٹھیک ہے بیٹا۔ مگر ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ کوئی بھی چیز جب حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو وبال جان بن جاتی ہے۔ اف بیٹا! آگے دیکھو، گاڑی دھیان سے چلانا، کہیں کوئی تمہاری گاڑی کے سامنے نہ آجائے (ایک آدمی عین اسی وقت مزمل کی گاڑی سے ٹکرا لیتا ہے)۔

راہ گیر : ارے میاں گاڑی چلانی نہیں آتی تو کیوں تیس مار خان بنے جا رہے ہو۔

مزمل : (غصہ سے آگ بگولہ ہو جاتا ہے) کیا تو اندھا ہے؟ یہ سڑک ہے دیکھ کر چل نہیں سکتا! موبائل فون پر نظر ملائے چلے تو ٹکر ہی لے گا۔

راہ گیر : (آستین چڑھاتے ہوئے) یہ سڑک کیا تیرے باپ کی جاگیر ہے؟ جو حکم چلا رہا ہے۔

مزمل : تو کیا تیرے باپ کی جاگیر ہے، جو منہ اٹھائے چلا آ رہا ہے۔

عطیہ : (عطیہ پریشان ہو جاتی ہے) چھوڑ دو بیٹا، بات آگے نہ بڑھاؤ (راہ گیر سے) بھیا ہمیں معاف کر دو (مزمل ماں کا لحاظ رکھتے ہوئے آگے بڑھ جاتا ہے)

مزمل : امی جان! خالہ جان کا گھر آ گیا، خالہ جان کو سلام کہہ دینا۔ کہنا جلدی میں ہوں۔ پھر کبھی مل لوں گا۔

عطیہ : ٹھیک ہے بیٹا، خدا حافظ، اپنا خیال رکھنا، کسی بھی ایرے غیرے سے منہ مت لگانا۔

مزمل : جی۔ خدا حافظ۔ امی جان

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:24 PM

عطیہ : بڑی بوجھل قدموں سے اپنی بہن کے گھر داخل ہوتی ہے۔صبیحہ اُسے دیکھتے ہی دوڑی چلی آتی ہے۔

صبیحہ : السلام علیکم آپا جان

عطیہ : وعلیکم السلام۔جیتی رہو۔

صبیحہ : کیا بات ہے آپا، پریشان لگ رہی ہو۔

عطیہ : کچھ نہیں،بس طبیعت بوجھل ہے۔بچے کہاں ہیں؟

صبیحہ : عمار،حنین،حارث بڑی خالہ امی آئی ہیں۔

(تینوں لڑکے دوڑے آتے ہیں۔اور اپنی خالہ اماں کو سلام کرتے ہیں۔حارث صبیحہ کا چھوٹا لڑکا بڑا اشراراتی مزاج، ہمیشہ اپنی امی خالہ اماں کو چھیڑ کر لطف اندوز ہونے والا)۔

دوسرا منظر

حارث : خالہ اماں کیا حال چال ہے

عطیہ : کیا بتاؤں بیٹا! آج کل کے بچوں کا بس اللہ ہی مالک ہے،فون کے دیوانے ہیں،کہ آس پاس کے ماحول سے بے خبر ہوتے ہیں

حنین : پتہ ہے خالہ اماں۔آج کل کرکٹ میں (IPL Match) چل رہا ہے،دیوانہ وار میچ دیکھ رہے ہیں، خالہ اماں چلو مل بیٹھ کر IPL دیکھتے ہیں ۔

عطیہ : بھلا میں کیا جانوں،یہ IPL کیا بلا ہے؟

عمار : خالہ اماں ساری دنیا اس کھیل کی دیوانی ہے،سوائے چند ملکوں کے۔

حارث : پتہ ہے خالہ اماں یہ کرکٹ ہے نا وہ چائنا (چین) کے لوگ نہیں کھیلتے۔

عطیہ : وہ کیوں؟

حارث : ٹکنیکل پرابلم کی وجہ سے،سب کے فیس (چہرے) ایک جیسے ہوتے ہیں،جو آوٹ ہو جاتے ہیں،وہ منہ دھو کے واپس بھی آسکتا ہے (سب کھلکھلا کر ہنس پڑتے ہیں)

عطیہ : دیکھو! باتوں سے مجھے رام کرنے کی کوشش مت کرو،یہ ہر وقت فون ہاتھ میں لئے گھومنا اچھا نہیں لگتا،پڑھائی پر دھیان دو، امتحانات قریب آرہے ہیں،قیمتی فون وغیرہ لے کر باہر مت جانا،بھلے ہی تمہیں میری نصیحت بری لگتی ہو مگر یاد رکھنا اس میں تم سب کی بھلائی ہے۔

حنین : خالہ اماں،آپ بلا وجہ ہی ڈرتی ہیں،ہمیں کچھ نہیں ہوگا،ہم تو لڑکے ہیں۔لڑکی تھوڑی ہیں؟

عطیہ : اچھا میں چلتی ہوں (عمار پر نظر پڑتی ہے) ارے عمار تو فوج چارج میں رکھ کر بات کر رہے ہو! اس سے تمہیں نقصان ہوسکتا ہے۔

عمار : کچھ نہیں ہوتا خالہ اماں،آپ بے کار پریشان ہوتی ہو۔

(عطیہ صبیحہ سے وداع لے کر گھر سے نکل جاتی ہے)

صبیحہ : عمار تمہاری خالہ اماں سے بات کرنی نہیں آتی؟ اگر وہ نصیحت کر رہی ہیں تو تمہارے بھلے کے لئے کر رہی ہیں،باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب ہوتا ہے،آئندہ احتیاط رہے۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:24 PM

تیسرا منظر

عمار، حنین اور حارث IPL دیکھنے میں مدہوش ہوجاتے ہیں۔ اچانک ایک گرج دار آواز کے ساتھ ایک دل خراش چیخ سنائی دیتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بم پھٹ پڑا ہو۔ سارا کمرہ دھویں سے بھر جاتا ہے، صبیحہ چیختی ہوئی کچن روم سے دوڑی چلی آتی ہے تو کسی سے ٹکرا جاتی ہے۔

حنین : امی دیکھو نا عمار بھیا کو کیا ہوا، خون میں لت پت پڑے ہیں۔

حارث : امی جان! بھیا کا چارج میں فون لگا پھٹ پڑا ہے (اندھیرا چھٹا ہے تو کمرے میں فون کے پرزے بکھرے پڑے ملتے ہیں)

صبیحہ : بے تحاشا چیختی ہیں۔ ارے میرے بچے کو کیا ہوا، کوئی ہے ارے میرے بچے کو بچاؤ۔

(پڑوس کے تمام لوگ جمع ہوجاتے ہیں اور عمار کو ایمبولینس میں اسپتال لے جایا جاتا ہے)

چوتھا منظر

صبیحہ : ڈاکٹر صاحب میرے بچے کو بچالو۔ ہائے اللہ! یہ کیا ہوگیا (بے تحاشا) رونے لگتی ہے۔

ڈاکٹر : (تسلی دیتا ہے) صبر سے کام لو! ابھی اس کا چیک جاری ہے۔ ان شاءاللہ بہت جلد آپ کا لڑکا ٹھیک ہوجائے گا۔

نرس : لڑکے کی والدہ کون ہیں؟ اندر سرجن بلا رہے ہیں (صبیحہ غم زدہ اندر داخل ہوتی ہے)

صبیحہ : ڈاکٹر کیا ہوا میرے بچے کو؟ ٹھیک تو ہے۔

ڈاکٹر : فکر مت کرو، جان بچ گئی ہے مگر.................

صبیحہ : مگر .... کیا ڈاکٹر۔

ڈاکٹر : بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ تمہارے لڑکے کی بینائی چلی گئی ہے۔

(صبیحہ سر تھام کر بیٹھ جاتی ہے)

ڈاکٹر : ہمت نہ ہارو، سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔ چند ہفتوں کے لئے تمہیں اسپتال میں رکھنا ہوگا۔

پانچواں منظر

حنین اور حارث سہمے سہمے رہنے لگے۔ اچانک صدمے نے انہیں ہلا کر رکھ دیا تھا، مگر نشہ تو نشہ ہوتا ہے، دوستوں کے بہکاوے میں آکر فون لے کر گھر سے نکل پڑتے ہیں۔ آج چنئی سوپر کنگ اور کلکتہ نائٹ رائیڈرس کا مقابلہ تھا، دوستوں کے ساتھ پارک میں میچ دیکھنے کا پروگرام بنتا ہے۔ گھر سے تھوڑی دور چلنے پر پارک کی گلی کے لئے مڑنا پڑتا ہے۔ وہ تیز تیز قدموں سے گلی میں داخل ہوتے ہیں۔

(حنین حارث سے مخاطب ہوتا ہے)

حنین : سنو ہمیں اتنی قیمتی اشیاء لے کر گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہئے تھا۔

حارث : کچھ نہیں ہوتا بھیا۔ موڈ خراب مت کرو۔

(گلی کے نکڑ میں چند آوارہ بدمعاش قسم کے لڑکے کھڑے ہوئے گپ شب مار رہے ہوتے ہیں)

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:24 PM

حنین : چل حارث واپس چلتے ہیں، (حارث تھوڑی دیر کے لئے سہم جاتا ہے) اتنی بڑی چیز چھپائے نہیں چھپ رہی تھی، لڑکے انہیں واپس جاتا دیکھ کر دوڑے چلے آتے ہیں اور ان سے موبائل فون چھین لیتے ہیں، حارث ان سے ہاتھا پائی کرنے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو کافی چوٹ آجاتی ہے۔ گلی میں موٹر گاڑی کی آواز سن کر لڑکے موبائل لے کر فرار ہو جاتے ہیں۔ موٹر سوار قریب آکر دیکھتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔

موٹر سوار : ارے حنین، حارث، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ دونوں نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو مزمل کھڑا نظر آتا ہے۔

حنین : بھیا وہ لوگ موبائل لے کر فرار ہو گئے ہیں۔ (مزمل تیزی سے گلی میں گاڑی دوڑاتا ہے مگر بدمعاشوں کا کہیں پتہ نہیں لگتا، مزمل ان پر خفا ہوتا ہے)

حارث : ہمیں معاف کرو بھیا۔

مزمل : چلو گھر چلتے ہیں۔ آج عمار ڈسچارج ہو کر گھر آرہا ہے، امی لینے گئی ہیں، یہی خوشخبری دینے میں گھر آیا تھا۔

(عطیہ، صبیحہ اور عمار کو لے کر گھر کے اندر داخل ہوتی ہے)

عمار کالا چشمہ لگائے، اداس اندر داخل ہوتا ہے، حنین اور حارث دوڑ کر خالہ اماں کے پیر سے لپٹ کر بے اختیار رونے لگتے ہیں۔

عطیہ : گھبرا کر، کیا ہوا، میرے بہادر بچو۔ کیوں رو رہے ہو۔

حارث : خالہ اماں۔ ہمیں معاف کردو، آپ کی نصیحتوں میں جو کڑوا سچ چھپا ہوا تھا، اسے ہم جان نہ سکے۔ آپ ہمیں سیدھا راستہ دکھاتی رہیں، مگر ہماری آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

صبیحہ : کہو کیا ہوا، کیوں گھبرائے ہو، میرا دل پھٹا جارہا ہے (مزمل سارا قصہ سنا دیتا ہے) صبیحہ سر تھام کر بیٹھ جاتی ہے۔

عطیہ : (آگے دونوں بڑھ کر دونوں کو گلے لگا لیتی ہے) مت رو۔ میرے بچو، آج کا (سانحہ) حادثہ تم لوگوں کی زندگی میں ایک نیا موڑ لے آئے گا، تمہارا پچھتاوا تمہاری غلطیوں کا کفارہ ہے، تمہارے آنسو تمہاری کوتاہیوں کا ازالہ ہیں۔

عمار : بڑی خالہ اماں اگر تمہاری باتوں پر میں عمل کرتا تو آج میری دنیا اندھیری نہ ہوتی۔

عطیہ : فکر مت کرو عمار! اگلے ماہ سرجن آرہے ہیں، تمہاری آنکھوں کا کامیاب آپریشن ہوگا، اور تمہاری بینائی لوٹ آئے گی، اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھو، چلو سب باوضو ہو کر خداوند کریم کی بارگاہ میں شکر ادا کرو، جس نے ہمیں بڑی تباہی سے بچالیا۔

(گھر کے تمام افراد خدا کے دربار میں سر جھکا دیتے ہیں) اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے، دھیرے دھیرے اداسی دور ہو جاتی ہے اور گھر پُر رونق بن جاتا ہے۔

حاصلِ مطالعہ

بڑوں کی نصیحتوں کو ٹھکرانا بری بات ہے، ایک غلط قدم زندگی بھر کے لئے وبال بن جاتا ہے۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:25 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

پچھتاوا	:	افسوس، پشیمانی	سہانا	:	خوش گوار
موسم سرما	:	سردی کا موسم	پوشاک	:	لباس
جہاں دیدہ	:	دنیا دیکھا ہوا۔ تجربہ کار	معزز	:	مکرم
زیرِ لب مسکرانا	:	ہلکی سی مسکراہٹ	ہجوم	:	بھیڑ
راہ	:	راستہ	حد سے تجاوز کرنا	:	حد سے آگے بڑھنا
راہ گیر	:	راستہ چلنے والا	ایرے غیر	:	اجنبی
بوجھل	:	بھاری	رام کرنا	:	تابع کرنا۔ قابو میں کرنا
دل خراش	:	دل کو تکلیف دینے والا	چیک اپ	:	جانچ
بینائی	:	دیکھنے کی قوت	بدمعاش	:	لچا
ہاتھا پائی کرنا	:	لڑائی کرنا	چوٹ	:	زخم
کفارہ	:	گناہ کا بدلہ	ازالہ	:	زائل کرنا۔ مٹانا
کوتاہی	:	غلطی۔ قصور	تباہی	:	بربادی
اطمینانِ قلب	:	دل کا سکون	اداسی	:	غم گینی
وبال	:	مصیبت	بارگاہ	:	دربار

II اضداد اپنی کاپی میں لکھیے اور یاد کیجیے:

سرما	×	گرما	آمد	×	رفت
قابلیت	×	ناقابلیت	تنگ	×	کشادہ
فائدہ	×	نقصان	صحیح	×	غلط
بھلائی	×	برائی	صبر	×	بے صبر
قیمتی	×	سستی	بے اختیار	×	بااختیار
کڑوا	×	میٹھا	کامیاب	×	ناکام
بے خبر	×	باخبر			

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ دو کلمے ایسے ہیں، جو رحمٰن کو بہت ہی پسند ہیں اور زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں وزنی ہوں گے۔ وہ کلمات مبارکہ یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (بخاری حدیث نمبر 7562)

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:25 PM

III درجِ ذیل الفاظ کی واحد اور جمع غور کیجیے

موسم	مواسم	عادت	عادات
گھرانہ	گھرانے	عہدہ	عہدے
زمانہ	زمانے	اصول	اصولوں
استعمال	استعمالات	حد	حدود
نقصان	نقصانات	پرزہ	پرزے
شئے	اشیاء	خوش خبری	خوش خبریاں

IV خالی جگہ بھرتی کیجیے:

(فراٹے　محلّہ ہائی وے　گلیوں　موبائل فون　ہجوم رفتار)

مزمل کی گاڑی .... میں بڑی تیزی سے.............. بھرتی جارہی تھی۔ جوں ہی گاڑی............. کے اندر داخل ہوتی ہے لوگوں کے .... دھیمی کرنی پڑی۔ تنگ .... میں لوگ اپنے ہی خیالوں میں مست ہاتھوں میں .... تھامے جارہے تھے۔

V درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

(1) ڈراما ''پچھتاوا'' کے کل کتنے کردار ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

(2) عطیہ کی کتنی اولاد تھی؟

(3) صبیحہ کے تین بیٹوں کے نام لکھیے؟

(4) راستہ میں لوگوں کا کیا حال تھا؟

(5) مزمل کس عہدہ پر فائز تھا؟

(6) عطیہ نے کس بات کو غلیوں کا کفارہ کہا؟

VI تفصیلی جوابات لکھیے:

(1) عطیہ نے اپنے بھانجوں کو کیا نصیحت کی؟

(2) سارا کمرہ دھویں سے کیوں بھر گیا تھا؟

(3) موبائل فون کے پھٹنے سے کس کی بینائی چلی گئی؟

(4) عطیہ خالہ کی نصیحتوں میں کیا چھپا ہوا تھا؟

(5) موبائل کو چارج کرتے ہوئے بات کرنے سے کس نقصان کا خطرہ ہے؟

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:25 PM

اکائی 8

غزلیات

غزل

امیرؔ مینائی

سیکھنے کے مقاصد

- اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کے متعلق عفوودرگزر طلب کرنا
- اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں جو حضرت موسیٰؑ پر ہوئیں، ان سے طلباء کوواقف کروانا
- دنیاایک عارضی گھر ہے۔اس سے نظرکو ہٹا کر دائمی گھر (آخرت) کی طرف توجہ دلانا
- اپنی ذمہ داریوں کا احساس بیدار کرنا۔

شاعر کا تعارف

امیراحمد نام،امیرؔ تخلص 1828ء میں لکھنو میں پیدا ہوئے۔حضرت مخدوم شاہ میناؒ کے خاندان ہونے کے باعث مینائی کہلاتے ہیں۔عربی اور فارسی پر عبور رکھتے ہیں۔طب اور نجوم سے بھی واقف تھے۔غدر کے بعد 43 سال تک دربار رام پور سے وابستہ رہے۔حیدرآباد کے دربار سے وابستگی کے بعدان کی وفات 1900ء میں ہوئی۔امیر بہت پرگوشاؔعر تھے۔اس لئے آپ کے کلام میں شوخی و سرمستی ہے۔

''مرأۃالغیب'' ۔ '' صنم خانۂ عشق'' ''دیوان نعتیہ'' اور ''امیراللغات'' آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔

بندہ نواز یوں پہ خدائے کریم تھا — کرتا نہ میں گناہ تو گناہ عظیم تھا
باتیں بھی کیں خدا نے دکھایا جمال بھی کیا — اللہ رے کیا نصیبِ جنابِ کلیم تھا
رنگ اس کے جاتے ہی گھر کا بدل گیا — دوزخ ہے آج کل جو ریاضِ نعیم تھا
کیا کیا نہ آفتوں کے رہے ہم کو سامنے — یا رب شباب تھا کہ بلائے عظیم تھا
دنیا میں کچھ قیام نہ سمجھو کرو خیال — اس گھر میں تم سے پہلے بھی کوئی مقیم تھا

جس دن تھا میں چمن میں ہوا خواہِ گل امیرؔ
نامِ صبا کہیں نہ نشانِ نسیم تھا

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:26 PM

حاصل کلام

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے، بندوں کو نوازتا ہے اس کی ایک صفت رحمت ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر میں گناہ نہ کرتا تو یہ بڑا گناہ ہو جاتا کیونکہ اسے عفو و درگزر کا موقع نہیں ملتا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بڑی مہربانیاں کیں۔ آپ سے باتیں کیں۔ اسی لئے آپ کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔ آپ نے اللہ کو دیکھنا چاہا تو اللہ نے اپنا جمال اور نور کی ایک جھلک آپ کو دکھلائی۔

شاعر کہتا ہے کہ محبوب کی موجودگی سے کل تک یہ گھر جنت کا نمونہ تھا اور یہاں عیش و آرام تھا لیکن اس کے جاتے ہی گھر کا رنگ بدل گیا اور ہر چیز بے رنگ و نور نظر آتی ہے۔

پھر کہتا ہے کہ ہمیں شباب کی وجہ سے کیسی کیسی آفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ شباب جس کی سبھی تعریف کرتے ہیں۔ آیا یہ شباب تھا؟ یا یہ بڑی سی بلا تھی کہ اس نے ہمیں بہت رسوا کیا۔

اس دنیا میں کسی کو دوام حاصل نہیں۔ چند دن بعد یہاں سے اسے جانا ہی ہے۔ اس گھر میں تم سے پہلے کتنے لوگ آئے سب چلے گئے۔

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ جس وقت میں چمن میں تھا پھول کا میں ہمدرد بن کر اس کی رکھوالی اور دیکھ بھال کرتا تھا۔ صبا اور نسیم ہوا کا دور دور تک پتہ نہیں تھا لیکن جیسے ہی میں چمن سے چلا گیا بادِ صبا اور بادِ نسیم چلنے لگیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

بندہ نواز	:	بندے کو نوازنے والا	گناہ عظیم	:	بڑا گناہ
جمال	:	حسن، خوب صورتی	شباب	:	جوانی
کلیم	:	بات کرنے والا	ریاض	:	جنت کا ایک مقام۔ باغ
بلائے عظیم	:	بہت بڑی بلا	مقیم	:	قیام کرنے والا
ہوا خواہ	:	ہمدرد۔ بہی خواہ	صبا	:	مشرقی ہوا
نسیم	:	صبح کی ٹھنڈی ہوا			

II اضداد اپنی کاپی میں لکھیے اور یاد کیجیے:

گناہ	×	نیکی	شباب	×	بڑھاپا
عظیم	×	حقیر	پہلے	×	بعد
دوزخ	×	جنت			

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:26 PM

III مصرعے مکمل کیجئے:

(1) .... پہ خدائے کریم تھا

کرتا نہ میں گناہ تو .... تھا

(2) .... نہ سمجھو کرو خیال

اس گھر میں تم سے پہلے بھی ....

IV مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) باتیں بھی کیں خدا نے دکھایا .... بھی

(الف) جمال (ب) کمال (ج) جلال

(2) اللہ رے کیا نصیب جنابِ .... تھا

(الف) خلیل (ب) کلیم (ج) حبیب

(3) کیا رنگ اس کے جاتے ہی .... کا بدل گیا

(الف) کمرہ (ب) صحن (ج) گھر

(4) .... ہے آج کل جو ریاضِ نعیم تھا

(الف) دوزخ (ب) جنت (ج) محشر

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) دنیا میں کچھ قیام نہ سمجھو کرو خیال
اس گھر میں تم سے پہلے بھی کوئی مقیم تھا

(2) جس دن تھا میں چمن میں ہوا خواہِ گل امیر
نام صبا کہیں نہ نشانِ نسیم تھا

VI مختصر جوابات لکھئے:

(1) امیر مینائی کی نظر میں گناہِ عظیم کیا تھا؟

(1) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوش نصیبی کیا تھی؟

(1) شاعر کے لئے شباب بلائے عظیم کیوں تھا؟

(1) کس کو قیام حاصل نہیں؟

(1) امیؔر مینائی نے بادِ نسیم سے کیا شکایت کی ہے؟

VII تفصیلی جواب لکھئے:

(1) شاعر امیؔر مینائی نے اس غزل میں کن چیزوں کی طرف رہنمائی کی ہے تفصیل سے لکھئے۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:26 PM

وراثت کسے ملے؟

خطیب نادرہ بیگم

بہت دنوں کی بات ہے کہ کسی گاؤں میں رام ناتھ نامی ایک ساہوکار رہا کرتا تھا۔ بڑا ہی ذہین وفطین۔ محنتی اور خوب دھن دولت کا مالک۔ بڑے عیش وآرام سے زندگی کٹ رہی تھی۔ لیکن اسے اندر ہی اندر ایک ہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ اس کے چاروں بیٹے شادی شدہ ہونے کے باوجود عقل کے کورے ہی نکلے۔ بڑے ہی سست خور اور کام چور، محنت وکوشش سے جی چرانے والے۔ البتہ وہ باپ کی کمائی کو اندھا دھن خرچ کرنے میں بے باک تھے۔

دن کا آرام، رات کا سکون اور میٹھی میٹھی نیند اس سے غائب ہوتی جا رہی تھی۔ سوچتے سوچتے اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کی بہویں بیٹوں کے مقابلہ میں عقل مند لگتی ہیں۔ کیوں نہ انہیں آزمایا جائے؟

صبح سویرے رام ناتھ اپنی بڑی بہو کو بلا کر کہنے لگا کہ تمہارے بنے ہوئے ہاتھ کا کھانا کھانے کو آج میرا من چاہ رہا ہے اس لئے کسی کی مدد لئے بغیر تم خود کھانا تیار کرنا۔ بڑے ہی خاص اہتمام کے ساتھ کھانا تیار کیا گیا اور ایک خوب صورت دسترخوان پر بڑے سلیقے کے ساتھ انواع واقسام کے کھانے اور میٹھے چنے گئے۔ جب کھانے کا وقت آیا تو سسر جی نے اپنی بہو سے کہا کہ میں اسی وقت کھانا کھاؤں گا جب کہ تم میرے سوالات کے جوابات ٹھیک طریقہ سے دوگی۔

کہنے لگا سال کے تو بارہ مہینے ہوتے ہیں اور ان بارہ مہینوں میں چار خاص موسم آتے ہیں ذرا مجھے بتانا! کہ تمہیں ان میں کون سا موسم پسند ہے۔ سوال سنتے ہی بڑی بہو نے جھٹ سے جواب دیا ''موسمِ بہار'' اس موسم میں ننھی منی چڑیاں خوشی سے چہکتی ہیں۔ ہر طرف رنگ برنگ کے پھولوں سے فضا معطر ہوتی ہے۔ اس وقت دل کو بڑا سکون محسوس ہوتا ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ یہ موسموں کا راجہ ہے۔

جواب سنتے ہی ساہوکار مسکراتے ہوئے کھانے لگا اور کھانے کی تعریف کرتے ہوئے وہاں سے نکل پڑا۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:27 PM

دوسرا دن اپنے ساتھ ایک نئی امید کی کرن لے آیا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے رام ناتھ نے اپنی دوسری بہو کی ذہانت کو پرکھنا چاہا۔ سسر کی آمد پا کر بڑے شوق و ذوق کے ساتھ کھانا تیار کیا گیا۔ کھانا تناول کرنے سے پہلے سسر نے پوچھا کہ تمہیں کون سا موسم پسند ہے؟ بہو نے اپنے سر پر پلو باندھا، سہم کر کھڑی ہو کے کہنے لگی۔ '' موسمِ برسات ''۔ کیونکہ اس موسم میں نہ تو زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ سردی۔ موسم بڑا ہی سہانا اور خوش گوار معلوم ہوتا ہے۔ پودے ہرے بھرے اور دل و دماغ پُرسکون۔

تیسرا دن اپنے ساتھ اپنی روشنی لایا اس روشنی کو پانے کے لئے رام ناتھ تیسری بہو کو آزمانے کے لئے چل پڑا۔ اس بہو نے اپنی جھٹانیوں کی بات سن رکھی تھی۔ سوچ سمجھ کر اس نے کہا کہ مجھے پت جھڑ کا موسم بڑا نرالا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں درخت اپنے پھول اور پتوں کو گرا دیتے ہیں جس سے زمین پر زرد اور رنگ برنگ کے پھول بکھرے ہوئے اور سوکھی ٹہنیاں کھڑی ہوئی مجھے بھلی نظر آتی ہیں۔

رام ناتھ کو یہ جواب بڑا عجیب سا لگا، رات بھر اسی سوچ میں لگا رہا کہ میں تو اپنی بہوؤں کو چالاک سمجھتا تھا مگر شاید یہ نہیں اور خاص طور پر تیسری بہو تو تنہا اور اکیلے رہنے کو پسند کرتی ہے جو امن و شانتی کی علامت نہیں ہے۔

رات کسی طریقے سے کٹی، سورج کے اجالے نے صبح کی آمد کا اعلان کیا اور رام ناتھ اپنی چھوٹی بہو کے پاس دوڑ پڑا۔ آمد کی اطلاع پاتے ہی چھوٹی بہو نے سیدھی سادی غذا روٹی، چاول، دال اور پاپڑ کا انتظام کیا، ان چیزوں پر نظر پڑتے ہی رام ناتھ نے سوال داغا کہ تمہاری تینوں بھابیوں نے ہمارے لئے مرغن کھانوں کا انتظام کیا اور ایک تم ہو کہ اتنی معمولی اور سادہ غذا ! یہ کیوں؟

بہو اپنی آنکھوں کو جھکائے ہوئے سر پر دوپٹہ اوڑھتے ہوئے عاجزانہ انداز میں کہنے لگی کہ ابا حضور! اُن تینوں بھابیوں نے آپ کی دولت کا اندھا دھند استعمال کر کے آپ پر خرچ کیا اور میں نے اپنی محنت سے جو بن سکا تیار کیا ہے۔

رام ناتھ دل ہی دل میں خوشی سے جھوم اٹھا ۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے پوچھنے لگا کہ تمہاری محنت کی کمائی ؟ وہ کیسے !!

جواب ملتا ہے۔ ابا حضور! میرے والدین نے مجھے یہ سکھایا کہ دوسروں کی کمائی پر بھروسہ نہ کرنا اور جتنا ہو سکے خود محنت و مزدوری کرنا۔ اس لئے میں اپنے بل بوتے پر کھڑی کپڑے سی کر اپنا گذارا کر لیتی ہوں۔ اسی کا دیکھا دیکھی میرے شوہر بھی اب میرے ساتھ محنت کرنا سیکھ رہے ہیں۔ مجھ سے جو بن پڑا میں نے آپ کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

رام ناتھ کے چہرے پر مسرت کی لہر دوڑ اٹھی اور دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ کیوں نہیں؟ اس کی مراد جو پوری ہونے والی تھی۔

اگلے دن صبح کو اس نے تمام بہوؤں اور بیٹوں کو ایک جگہ جمع کیا اور سب کے سامنے اپنی چھوٹی بہو کی تعریف کرتے ہوئے اپنی ساری جائیداد کی ذمہ داری اس کے حوالے کر دی۔

نتیجہ یہ نکلا کہ بقیہ تینوں بہوؤں اور بیٹوں کی آنکھیں کھل گئیں ۔ وہ بھی اب محنت و کوشش کرنے پر اتر آئے۔ اس طرح رام ناتھ ہر قسم کی فکر سے آزاد رہنے لگا۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:27 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے

فطین	:	چالاک، ہوشیار	ساہوکار	:	مالدار
ذہانت	:	چالاکی۔ ہوشیاری	سہانا	:	بہترین
پت جھڑ	:	درختوں سے پتے گرنے کا موسم (موسمِ خزاں)	سوال داغنا	:	سوال کرنا
مرغن غذا	:	لذیذ غذا۔ چرب دار غذا	عقل کے کورے	:	بے وقوف
اندھا دھند خرچ کرنا	:	دولت لٹانا۔ حد سے زیادہ بے جا چیزوں میں مال خرچ کرنا	من	:	دل

II مناسب ترین جواب منتخب کر کے لکھئے:

(1) کسی گاؤں میں .... نامی ایک ساہوکار رہا کرتا تھا۔

(الف) رام ناتھ (ب) امرناتھ (ج) گدرناتھ

(2) عقل کے کوڑے رام ناتھ کے .... تھے

(الف) بھتیجے (ب) پوتے (ج) بیٹے

(3) سال کے بارہ مہینوں میں .... موسم آتے ہیں۔

(الف) تین (ب) چار (ج) چھ

(4) .... میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ زیادہ سردی۔

(الف) موسم برسات (ب) موسم بہار (ج) موسمِ پت جھڑ

(5) رام کے ناتھ کے چہرے پر مسرت کی لہر دوڑ اٹھی اس لئے کہ ....

(الف) اس کی مراد پوری ہونے والی تھی (ب) اس نے اپنے بیٹوں پر مکمل اعتماد کیا تھا

(ج) اسے بہوؤں نے بہترین کھانا کھلایا تھا۔

III مختصر جوابات لکھئے:

(1) رام ناتھ کس طرح کا آدمی تھا؟

(2) رام ناتھ کو کس بات کی فکر کھائے جا رہی تھی؟

(3) رام ناتھ نے وراثت کی ذمہ داری سونپنے کی کیا تدبیر اختیار کی؟

(4) رام ناتھ نے جائیداد کی ذمہ داری کس بہو کے حوالے کی؟

(5) اس محاورہ کا مطلب لکھئے " باغ باغ ہونا "

IV اس افسانہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے:

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:28 PM

کلام بلاواسطہ اور کلام بالواسطہ
(Direct and Indirect form of Speech)

جب کبھی کسی دوسرے شخص کی کہی ہوئی بات اپنی طرف سے ادا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

(1) کلام بلاواسطہ (Direct form of Speech)　　(2) کلام بالواسطہ (Indirect form of Speech)

کلام بلاواسطہ (Direct form of Speech)

اگر دوسرے شخص کی بات ہو بہو نقل کر دی جائے تو اسے کلام بلاواسطہ کہیں گے۔

جیسے: زید نے کہا ''آج میرا رزلٹ ضرور آئے گا''

حامد نے کہا۔'' میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا''

کلام بلاواسطہ کی پہچان:

(1) کسی دوسرے شخص کی کہی ہوئی بات کو لکھتے وقت واوین (Inverted commas) کے اندر لکھی جائے گی۔

(2) اسم یعنی کہنے والے کے نام اور بات کے درمیان کاف بیانیہ نہیں آئے گا۔

کلام بالواسطہ:(Indirect form of Speech)

کسی دوسرے شخص کی کہی ہوئی بات کو ہو بہو نقل کرنے کے بجائے اپنی طرف سے اپنے الفاظ میں ادا کی جائے تو اسے کلام بالواسطہ کہتے ہیں۔

جیسے: حامد نے کہا کہ وہ ضرور کامیاب ہو جائے گا

کلام بالواسطہ کی اس مثال میں واوین (Inverted commas) استعمال نہیں ہوتا ہے۔بلکہ (کامہ Comma) یعنی سکتہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ضمیر متکلم اور فعل متکلم دونوں غائب میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

عملی مشق:

(1) کلام بلاواسطہ کسے کہتے ہیں؟ مع مثال سمجھئے

(2) کلام بالواسطہ کی پہچان آپ کیسے کریں گے؟

(3) کلام بالواسطہ کسے کہتے ہیں۔مع مثال لکھئے

(4) ذیل کے جملوں میں کلام بلاواسطہ اور کلام بالواسطہ سے کلام بالواسطہ اور کلام بلاواسطہ میں تبدیل کیجئے:

(الف) جاوید نے کہا کہ وہ کامیاب ہو جائے گا۔

(ب) منصور نے کہا،''میں مدراس جا رہا ہوں''۔

(ج) استاد نے کہا،''خوب محنت کرو''

(د) ''بھولے سے کبھی تم یہاں پاؤں نہ رکھا''، مکڑے نے مکھی سے کہا۔

(ح) مکھی نے جواب دیا کہ یہ دھوکہ کسی نادان کو دیجئے۔

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:28 PM

URDU READER - CLASS 9
List of Authors and Reviewer

Reviewer
Khateeb Nadira Begum
Prof. and HOD., Dept. of Urdu
Islamiah Womens' Arts and Science College,
Affiliated to Tiruvalluvar University
Vaniyambadi.

Authors
H. Abrarul Haq
B. T. Assistant, Islamiah Boys' HSS,
Vaniyambadi. Vellore District.

Mohamed Jaweed Akram
B. T. Assistant, Islamiah Boys' HSS,
Vaniyambadi. Vellore District.

Syed Masood Ahmed
B. T. Assistant, Usmania HSS,
Tirupattur, Vellore District.

K. Anwar Basha
B. T. Assistant, Khaderia HSS,
Vaniyambadi. Vellore District.

Co-ordination
A. Palanivel Raj,
Asst. Professor,
SCERT, Chennai.

Co-ordination
Ramesh Munisamy

Urdu Typing , Layout
Mohamed Nusrath Sayeed
Taj Printers, Vaniyambadi.

This book has been printed on 80 G.S.M.
Elegant Maplitho paper.

Printed by offset at:

9 urdu reader 137 unit 7,unit8
Monday, February 04, 2019 8:59:28 PM